وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ

یہہ کتاب مستطاب

دیوان دلیر جنگی مع سراج الانتظام

تصنیف کی ہوئی قدوۂ امرای زمان زبدۂ

روسای بلند مکان نواب دلیرخان بہادر

دلیر جنگ حاکم بلدۂ شاہنور دام دولتہ و اقبالہ

باہتمام و تصحیح میر خواجہ احمد علیخان بہادر بتاریخ چہاردہم شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۴۴
ہجری در شہر شاہنور در مطبع منی رام پراکدت بازیگیان بود گ از خط
میر محمد علیخان زیور طبع پوشید

۲	التجا بدرگاہ کبریا جل و علی	۴۶	فایدہ اخلاص کے بیان مین
۴	در نعت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم	۴۷	فایدہ عفت کے حال مین
۵	توصیف مین صحابای راشدین رضی اللہ عنہم	۴۸	فایدہ ادب کے ذکر مین
۶	کرامت اولیاء کرام قدس اللہ اسرارہم	۵۰	فایدہ علوی ہمت کے ذکر مین
۷	سبب تالیف اس کتاب کا	۵۱	فایدہ تواضع کے بیان مین
۱۲	مقدمہ مین تعریف حکمت وتقسیم اسکے وبیان	۵۲	فایدہ عزم کے احوال مین
	موضوع سیاست کا معہ فائدہ	۵۴	فایدہ وفا کے ذکر مین
۱۷	باب اول سیاست نفس مین	۶۰	فایدہ فراست کے احوال مین
۲۰	فائدہ	۷۰	فایدہ کتمان اسرار مین
۲۶	فایدہ توحید کے بیان مین	۷۱	فایدہ فرصت غنیمت جاننے کے بیان مین
۲۷	فایدہ پرستش حق تعالی مین	۷۶	فایدہ صحت اختیار کے بیان مین
۳۶	فایدہ فاتحہ کے بیان مین	۸۰	باب دوم سیاست و خواص حشم کے ترتیب
	فایدہ دعا چاہنے کے باب مین		مین احوال مشاورت کا
۳۹	فایدہ شکر بجالانے کے بیان مین	۸۲	فایدہ دور اندیشی کے احوال مین
۴۱	فایدہ صبر اور شکیب کے بیان مین	۸۴	فایدہ تربیت کے بیان مین
۴۲	فایدہ رضا کے بیان مین	۸۸	فایدہ تربیت ملازمون مین
۴۳	فایدہ حیا کے ذکر مین	۱۱۶	اولاد کی تربیت مین
۴۴	فایدہ توکل کے ذکر مین	۱۲۱	ادب طعام کا

۱۲۳	دستور العمل شاہ جہان کا
۱۲۸	باب سیوم سیاست عام رعیت
	پردری وباج گیری کے احکام مین
۱۴۲	فایدہ چور کے حد مین
۱۴۳	فایدہ شراب کے بیان مین
۱۴۴	فایدہ قذف کے بیان مین
۱۴۹	فایدہ تعزیر کے بیان مین
۱۵۲	فایدہ گالیان وغیرہ کے بیان مین
۱۵۷	فایدہ قتل وقصاص کے بیان مین
۱۶۲	فایدہ
۱۶۴	فایدہ شفقت کے احوال مین
۱۶۵	فایدہ خیرات کے فضیلت مین
۱۶۶	فایدہ سخاوت واحسان مین
۱۸۰	نظم تاریخ خاتمہ مین کتاب کے

تمت

تمام

شد

کتاب ہذا بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول ... داخل کتب خانۂ سید غلام محی الدین گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد لائق زیبا اُس خالق کو ہی کہ کل
مخلوقات انسان کو بین خلعت فاخرہ
تحسین اخلاق عطا فرمایا نعمات ہدایات ارزانی
اُسکے نہایت معاشرت سے اور مخلوقات
کو معطر کر دیا پس ازان شکر انعام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کس طرح ادا حمد ہو خلاق جہان کا	کوئی اُسکے مقابل نہین اِس عظمت و شانکا
خاتم ہی رسولون پہ اگرچہ کہ محمد	پر موجب ایجاد ہی وہ کون و مکانکا
زندہ ہی محمد سو بفرقان الہی	آتش سے بچا سیر کرا انکو جنانکا
صلوٰۃ پڑہی جو کوئی بر صاحب لولاک	کچھ خوف نہین اُسکو اِس آفات جہانکا
اصحاب مکرم جو قنادیل شرع ہین	روشن کئے سنت کو لئے شمع بیانکا

ہی نام محمد کا بجی ورد دلیر جنگ
و اسم مبارک کیا تعویذ ہی جانکا

المنت للہ کہ سردار ہمارا	محمود و محمد ہی مختار ہمارا

کاندھو ناگون نعمتین بہشت جاودان ... بخشا
سیاہ و لکھوکھا توصیف اُس فرید ...
ورد جواہر زواہر اخلاق تحسین اور دین ...
ہر صفات بشریہ سے دارین بخشین
ریب ... نہ نیست مخمس طیب صادق تقدیر
ابدار و لولوی شاہوار حسن اخلاق کا
عطا فرمایا اور فائدہ سب وجود انسان سے ...
ارفع و عزیز عالم سے ... منیر دریا ... ترغیب
انسان کو ... تعمیل سے ... ارادہ ... جہان ...
عوض ملک معنوی کا ... نہین ... تعمیر ... یکا ...
فواعد مکارم ... اخلاق وقعا ... جو ...
بنا ... انقلاب ... قیاس ... سطوت ... ذی ... اللہ
... عالم ... نہین ... سے ... اس خالق کی ... بعد
سب عالم ... قدرت ... نہین ... کرشمہ علم ...
ہین زمانہ ... انقلاب کے ... ہمیشہ
میدان

محبوب خدا رحمت کونین ہی بیشک	شافی امم سید ابرار ہمارا
مطلوب خدا عرش برین پر شب معراج	ہی راز خفی کا وہ خبردار ہمارا
تھے امت حضرت کی تمنا مین رسولان	مختوم رسل مخبر اسرار ہمارا

کیا خوف ہی آفات سے محشر کی دلیر جنگ
وہ ذات مبارک سے ہی غمخوار ہمارا

امت یہ محمد کی بہوت پیار خدا کا	بخشش یہ محمد کو ہی آدھا رخدا کا
ہی نور علی نور جدا حق سے نہین ہی	بندہ ہی اگر سید ابرار خدا کا
مرسل بہوت ہو گئے اس آگے زمین پر	بے شک یہہ پیمبر ہی سزاوار خدا کا
لولاک لما کی کرو معنی کو تصور	احمد سے نمایان ہوا اسرار خدا کا
بخشش یہ محمد کے جو قایل ہوئے دین	سچ جانا اسکو ہی گنہگار خدا کا
بخشے گا گنہگارون کو احمد کی طرف سے	معروف ہی یون رحم مین دربار خدا کا

ہر بات مین تائید محمد سے شب و روز
ہی ورد دلیر جنگ کو ہر بار خدا کا

[illegible]

اجسامِ عنصری کے رکن چار ہیں بجا
اس گنبدِ فلک میں اصول جہات کو
دربارِ قربِ حق کے پہنچنے کے ہر کسے
ہر کار چار چار پہ جب پا لیا قرار
بوبکر و عمر سے عثمان و علی تلک
چاروں کے مرتبے میں نہیں فرق کچھ ذرہ

ہر سال میں فصولِ زمن چار ہیں بجا
دیکھو تو غور کر کے زمن چار ہیں بجا
مضبوط مستقیم چمن چار ہیں بجا
دینِ محمدی کے ستن چار ہیں بجا
پھولے سو خلافت کے چمن چار ہیں بجا
ہر رافضی کے سینہ شکن چار ہیں بجا

چاروں پہ صدقِ دل سے پڑھ فاتحہ دلیر
خورشیدِ ہدایت کے کرن چار ہیں بجا

آلِ نبی کے پیار سے آرام ہو گیا
ہووے محبِ آل قیامت میں سرخرو
تاریکیٔ مزار سے اندیشہ کچھ نہیں
اے منکر و نکیر تمہارے جواب کا

راحت کی مے سے لبریز جام ہو گیا
جنت کی رہ کا اسکی سرانجام ہو گیا
تابان زمین میں شعلۂ اسلام ہو گیا
آلِ نبی کی فیض سے الہام ہو گیا

صلوٰۃ بر محمد و بر آلِ محمد

بیت

[illegible]

هر دم دلیر جنگ کو بھی کام ہو گیا

انگ میں دشمن کے کنکر سل گیا
جسکی آمد سے زمانہ ہل گیا

خورم و شادان رکھے اللہ ہمیں
جو کہ مشکل تھا سو سر سے ٹل گیا

فضل پیغمبر سے بیماری گئی
دوست خوش دشمن بصد سنگر گل گیا

جو جگر سے نکلے آتش کے شرر
خوش ہے دل دشمنو کا جل گیا

ہر کسی کو یہ خبر پہنچی دلیر
چاند پیر سے دو ہو بادل گیا

اشرف ہی سب عضو سے ہر وقت نام دل کا
بائیں طرف ہوا ہی کیونکر مقام دل کا

بائیں طرف ہی آپی سیدھے میں آتشی ہی
حکمت سے آپ پیر ہی ہونا آرام دل کا

سیدھے طرف جلالی بائیں طرف جمالی
تب رحم کے ہی ہر وقت کام دل کا

ہر دم ترپ ہی انکو صاحب کے یاد کی ہی
ہوتا ہی جلد تب تو ہر انتقام دل کا

اس واسطے ہیں کہتے دل خانہ خدا ہے
خبر عشق کے نہیں ہی کوئی اور دام دل کا

وہ عبدیت میں اپنی پیلا رہو رشتہ ہی
ہر لحظہ ہو رہا ہی حق کو سلام دل کا

ہی دل مین روح آئی سب کام پروہ قادر
جو راز ہی اسی کا بدنام نام دل کا

وہ چھی حجاب طی کر خلوت مین یا تو ین ہے
باون طرف ہوا ہی جب انصرام دل کا

پوشیدہ حق تعالی خود ہی حجاب اندر
جب لامکان مین یون ہی ہم کلام دل کا

خوش دل کرے کسی کا اسپر خدا ہی خوش ہو
اللہ کی سیر گہ ہی ہر وقت بام دل کا

دل تازہ ہو تو تازہ کنگورہ عرش کا ہو
یہ بھید جانتے ہین سب خاص عام دل کا

دوزخ بہشت دونو حاضر ہی جسم اندر
ہی روح آب کوثر ہوئے جام دل کا

باندے جدہر ارادہ اسطرف جسم جاوے
اعضا ہر ایک دل کا خود ہی غلام دل کا

میزان چشم دونو دم ہی صراط جانو
روح نور ایزدی ہی سو ہی امام دل کا

کعبہ و دیر دونو ظاہر ہی سات دم کے
حبس دم سے زندگی پھر ہی انتظام دل کا

تحقیق اسکو جانو یہ رمز معرفت ہے
عاشق سو صبر و تقوی رکھے قیام دل کا

پوچھو نہ کچھ حقیقت دلکی دلیر جنگ اب
دونو جہان کے اندر ہی دھوم دہام دل کا

کیا ذرہ سے بات مین دل کا خلاصہ ہو گیا
مجکو حیرت ہی کہ یہ کیا تماشا ہو گیا

دل کا دلین فیصلہ ہوتا ہی ای دانندہ دل
بر وہی سمجھے کہ جسپر ہوئی مرشد کا کرم
جب ملے ہی مرشد کامل تو پھر کیا خوبع

بیت کربانی مین تشنہ کوئی پیاسا ہو گیا
راہ گم سیدہی ہوئی رہبر ہرا سا ہو گیا
نفس سرکش نے جو دیکھا سوادا سا ہو گیا

مِل گئے پر تجکو وجہ الدین مرشد ای دلیر
کیا ذری سی بات مین دل کا صفا ہو گیا

دو تو جہان مین مجکو وسیلہ رسول کا
مجکو ہی یہہ امید اُس عالی جناب سے

رکھتا ہون مین امید بھروسا رسول کا
دیوے شفا یہہ مجکو بھروسا رسول کا

دل سے دعا کو بھول مت اور یاد رکھ دلیر
سر پر تیرے ہمیشہ ہے سایہ رسول کا

آل نبی کے ذکر کو جب دل نے نکالا
ہی موجب نجات محبت رسول کی
موقوف کی جب کہ ہوئے مصیبت مین مبتلا
الفت جو آل کی ہی محبت رسول کی

صلوٰۃ علیہ سلمہ اللہ تعالیٰ
مغرب مین تاب مہر سے جب دن ہوا جالا
ہووے محبّ آل شفاعت سے نرالا
شیر و شکر مین زہر کو ہرگز نہ ملا لا

آل نبی کی انس سے منکر ہین وہابی
بھر جام دلیر جنگ محبت سے پلالا

ہین کسکو کہنا شہنشاہ روا
مگر ہی وہی شاہ دنیا و دین
محمد رسولون پہ سردار ہے
وزیر اسکے ہین چار سب نیکرای

شہنشاہ کون و مکان ہے خدا
شہنشاہ نے جسکو مرسل کیا
رسالت کا حق جسپہ مختتم ہوا
کہ جسے دین حق جس سے قایم ہوا

دلیر جنگ سا حاکم نہ کوئی ہوئیگا
سبھی جن و انسان پہ فرمانروا

سر کشون کو سر کشی سے سرنگون حق نے کیا
تخت دھلی کے ارادہ پر جو تھے گردن کشان
جسکو چاہے سلطنت دے جس سے چاہے چھین لے
جو کہ چاہا سو کیا چاہے سو کرتا ہی وہی

اسلیئے نیم درون نیم برون حق نے کیا
انکے اعمالون سے انکو واژگون حق نے کیا
کیفیت چرخ برین کی گونگون حق نے کیا
اپنے تین پھر آپ بیچون و چگون حق نے کیا

ای دلیر جنگ قسمت ہین بہت تیری دلیر

[illegible]

تیرے تین دین محمد کا ستون حق نے کیا

بھیجا کیا خوب اب خدا بھیجا
نوان الوان اُس کنندوری پر
دل کو طاقت دماغ کو قوت
راہ دین نبی پہ چل دل سے

دل کا مرغوب اب خدا بھیجا
تھا جو مطلوب اب خدا بھیجا
تن کا مرغوب اب خدا بھیجا
تجکو مرکوب اب خدا بھیجا

بندگی مین نکر قصور دلیر
جو تھا مطلوب اب خدا بھیجا

کیا خوب ریاست مین ہے دیوان ہمارا
گبور کی جاگیر عطا ہمنے کیا ہے
قایم رکھے تجکو تیرے اولاد کو جاگیر
ہی نام اُسے غوث خان دیوان ہمارا

ہر علم و فراست مین ہے دیوان ہمارا
سب سے بڑے فراغت مین ہے دیوان ہمارا
دل جان سے خدمت مین بھی دیوان ہمارا
نت دل سے اطاعت مین ہے دیوان ہمارا

اللہ رکھے سر سبز دلیر اُسکو ہمیشہ
لاثانی امانت مین ہے دیوان ہمارا

[illegible]

الوداع سب سے جدا ہو مہ رمضان چلا	روزہ دار و نکمتین کرکے پریشان چلا
حیف صد حیف ہی یکسال جدای اسکی	تیس دن نارہ کے اس ہستی مین یا سے مہمان چلا
وہ مہینا ہی شب قدر ہے جسمین روشن	اسقدر کرکے عبادت کا ہی سامان چلا
نور اللہ کا ہر ایک کے چہرے اوپر	مہربان کرکے خدا کو ہی مہربان چلا
ہر شب اسمین مصلی ہو رہے پاکیزہ	ختم کرواکے تراویح مین قران چلا
اس مہینے مین جو کوی روزہ کھلاوے سبکا	خود خدا کہتے ہین گھر اسکے ہو مہمان چلا
سب کو تعلیم وہ کر خوف خدا اور رسول	صف اسلام کتین کرکے با یمان چلا
ختم قران بھی کرنے کو نماز و روزہ	رخ لے مسجد کا ہی ہر ایک مسلمان چلا

ہو دلیر جنگ کو اللہ رسول اللہ درود
کرکے ثواب کی مشکل ہی و آسان چلا

شکستہ قلم دل شکستہ کیا	بلے دل کے تیشے کا رستہ کیا
دلالت محبت کی تہی دال مین	زبر زیر نے دل کو خستہ کیا
متاع محبت گران کرکے تو	سوا اسکے سب مال ستہ کیا

اخلاق کی حکمت کسی پر اسنید سے نہیں [illegible]
پھر بھی دو قسم ہے حکمت نظری اور عملی [illegible]
حکمت عملی کی تین قسمیں ہیں [illegible]

پھر ظالم میرے شیشۂ دل کو لیے	شکستہ کیا کیا شکستہ کیا
ابھی خیر سے دلکو لیے ہاتین	معافی ہی جو کچھ گذشتہ کیا

پھر ادو بدلے نہ بدلے دلبر
کہ تقدیر نے جو نوشتہ کیا

تو رنگ میں آب سا ہم رنگ ہوجا	زمانہ دیکھہ کر مت دنگ ہوجا
پھر ہیں آثار چرخ گونہ گون کے	نہ نیرنگی کے ہرگز سنگ ہوجا
پھر و ساز ندگی کا کسکو جگ مین	تو ہم سے اسقدر مت سنگ ہوجا
الگ لوگون سے سن سنکر تو شکوے	نہ ہم سے اسطرح دل تنگ ہوجا

دلبر جنگ بہادر کی وفور داد سے
پڑے ہیں یہان بہت نور ہوجا

جسا قالب میں ہے تنگ دنیا	کرتے ہیں دین سے الگ دنیا
ایسی دنیا پہ دل نہ رکھ اے دل	سایہ سا جائیگی ڈھلک دنیا
راہ عقبیٰ مین عمر کاٹا ہے	ہیہ تو دو روزہ یک پلک دنیا

والے علم سلوک [illegible] اور حکمت والے [illegible] منزل و ملک [illegible]

[illegible] عادت [illegible] عقل [illegible] ایسے عادت والون [illegible]

دنیا صلاح دنیا کا مقدم جانتے ہیں
علما کے مشورت بکرا اقدام [illegible]
نحو و ادب [illegible] ضروری [illegible]
[illegible] فواید [illegible]
ہی [illegible] نہ نسبت [illegible] علم [illegible]
کو [illegible] دست درازی [illegible]
کیفیات تناقض میں مقدم [illegible]
دقیق [illegible] نزدیک [illegible] رضا [illegible] خالق
[illegible] نیک نامی [illegible] خالق

ہیگی مشہور گردش دوار	کس پہ قایم رکھا فلک دنیا
جا رضون پر ہی غفلت ابلیس	ڈہونڈتے پھرتے جان تلک دنیا
دور ہیں جو فریب دنیا سے	دین پر ہیں غرض نہ رکھ دنیا

سب یہ ظاہری بات جان دلیر
یار ہوسکی عمر تک دنیا

بیریا ہو کے بیر کو کھانا	کبر و کینہ سے باز آجانا
ہی نہ دنیا میں بیریا سے اور	عجب و نخوت سے دور ہو جانا
اور قانع ہو اپنی قسمت پر	شکر یہ حق کا نت بجا لانا
کذب گوئی سے لب کو بند اپنے	بات سانچی زبان پر لانا

رکھ ریا سے دلیر جنگ نفرت
بیریا ہو کے بیر کو کھانا

رسم شادی میں اگرچہ ہی منم کا جھگڑا	ہر دو نواب کے بھنو نہیں رسم کا جھگڑا
شادی پر شادی خوشی اور خدا دکھلاے	دوستان شاد ہو دشمن کو ہو غم کا جھگڑا

[illegible] دین و آخرت کے سلاطین دین کے
ہیں اسواسطے علما دین داران [illegible]
خلفاء انبیا و وارث مرسلین [illegible] ہیں
انہیں کے فقط استغفار [illegible]
علوم تصوف و فقہ و حدیث و اصول [illegible]

[illegible] ناقص [illegible]
[illegible] تصوف [illegible]
[illegible] فقہ [illegible]
[illegible] و غیرہ [illegible]
ہی ابو اللیث [illegible]
[illegible]

[illegible] محقق [illegible]
اصول [illegible] نقشبندیہ [illegible]
جامع الکمالات [illegible]
بلا فروغ [illegible] اصلاح [illegible]
ممنون احسان [illegible]

نمبر

مقدمہ میں تعریف حکمت و تقسیم اسکی و بیان موضوع سیاست [illegible]

نت عداوت کا خدا دیوے نہ ہمدمی کسیکو
قابو گیری سے دلاور کی خدا دیکھو مین
روسیاہ ہو گیا دو جگ مین قمر جہونی

جیسے کرتا ہے دلاور نے ستم کا جھگڑا
خصلت بد کو لب گور کیے دم کا جھگڑا
حشر مین ہوئیگا انصاف ستم کا جھگڑا

ہی محمد کا دلیر جنگ کے سر پر سایہ
خوف کیا تجکو اگرچہ ہے خصم کا جھگڑا

شجیع و سخی قطب دین خان نواب
اتہی آٹوین ماہ ذیقعد کی
شہادت کا اسکو ملا مرتبہ
شجیع ایسا جانے سے ہاتف کہا

نکل کر بقا کو فنا سے گیا
جوانمرد نیکی سے شان سے گیا
جو تہا دن جمع کا جہان سے گیا
شجیع و سخی تو جہان سے گیا

۱۲۷۱

دلیر اسکا وہان ہی بہلا ہوئیگا
کر یاد خدا کے بیان سے گیا

کیا خوب آج عرس ہی شاہ کمال کا
وحدت کی بحر سیر کیے کثرت کیسے کمال

حاصل ہی جنکو قرب ہمیشہ جلال کا
ظاہر ظہور جن سے ہو حق بیزوال کا

[illegible]

قطعه

از سیاست نظام یابد ملک
نہ بہ سیاست خلل پذیر بود
نسق کارہای عالم را
از سیاسات ناگزیر بود

بیت

تجھے احدیت مین واصل حق محو ذات کئے | مقدور اس امر مین نہین کچھ مقال کا
فیاض زندگی مین موئے پر بھی فیض بخش | ثمرہ یہہ بر ملا ہی خدا کے وصال کا

تجکو جزای خیر دے ای دلیر جنگ
پاس ادب ہی تجمین محمد کی ال کا

قدم قدم پہ ہی انداز دلربائی کا | نظر پڑا یہہ تماشا ہمین خدائی کا
لیا جو ہات مین ائینہ ماہ رو اپنے | بھرا ہی خوب سے بازار خود نمائی کا
تمنا دیر و حرم کی نہین ہے اب ہرگز | ہے شوق مجکو ترے در پہ جبہہ سائی کا
مین دل سے تجہ پہ تو مفتون او شیدا ہون | بھلا تجھے بھی رہے پاس آشنائی کا
وفا و مہر و محبت کا تیرے خواہان تھا | نہین خیال کیا تیری بی وفائی کا
جہد بہت سے کیا پر نہ پہنچا دامن تک | بیان کیا کرے طالع کی نارسائی کا

دلیر جنگ کا طالع ہی اوج پر ہر دم
خیال چہوڑئیے مت اُس سے دل لگائی کا

شہر مین اب ذر دگر یک نوجوان پیدا ہوا | بند و بست عدل مین نوشیروان پیدا ہوا

قطعه

قطعہ [illegible]

ولد نواب دلیر جنگ ہی عبد الحلیم
مجنون کو شہر کے راحت رسان پیدا ہوا

کیون نہ آبادی ترقی پر ہو اُس سے دمبدم
جب رعیت پر ہوا ایسا مہربان پیدا ہوا

حق پرستی کے ہیں سب آثار اُسمین اوربہی
بھائیون نے اُسکے ہر نادر جوان پیدا ہوا

ای دلیر جنگ یا اولاد لائق حق تجھے
ہر پسر تیرا سو با نام و نشان پیدا ہوا

غلامون نے ادنیٰ غلام ایک تیرا
سراپا بدل ہون تو صاحب ہو میرا

ادا شکر تیرا کہان تک کرون تو
گنہگار کی التجا کو نہ پھیرا

پیمبر کی مین نے وساطت سے خاوند
تیری بندگی مین لکھا ہے چھیرا

حفاظت میری ہے تجہی پر خدایا
تو باندہا میرے سر ریاست کا سہرا

رہو خوش تو ولیں دلیر جنگ ہمیشہ
تیرے دشمنون کو گردش نے گھیرا

یہی ہے شرط مردونکی زبان دیکر نہ پھر جانا
زنا نونکی ہے عادت تیا نامنہ نکل جانا

جوانمردی صداقت پر سو پروانیکی دیکھیے
نہ سمجھے آگ کو جہت پت شمع پر گر کے جل جانا

قطعہ [illegible]

[illegible]

ارکان سلطنت دست بستہ ہوا عرض کرنے لگے ای شاہ فلک بارگاہ ... تمام مشیران مملکت اور ... مولی جناب ... آگرکوئی بفرمان عالی کے ... بادشاہ ... مولان لیکر فروخت ... اسکے شہر مین بفرقت ... نام ایک قیمت دیکر بعینہ لیا ... کہ دیا وہ رند ... بدن پر

یہہ اسکی ثابتی کو دیکھہ دلمین رشک کھا کر
زبان سے جو کہ نکلے بات سو ہووے نباہ اُسکی
زمانہ سب زبان پر قایم و ایمان تک اپنا

شمع فانوس مین سیکھی خجالت سے پگل جانا
سخن ہے اُسکو جو جگر پر سب کے سل جانا
وہ کب انسان ہے جو مُنہ سے کہنا اور بدل جانا

کیا ثابت غزل اپنی تو آیات و حدیثو نسے
دلیر خنگ کے مصرع کو جگر سنتے ہے ہل جانا

دیکھہ یہہ سنگدلی اور نہ سیجا اپنا
ہی گرفتار دل آشفتۂ عشق جان سوز
کس سے مین سمجھے دیوانہ کو کیا مطلب ہے
تجھہ سے معروض ہے ای غیرت خورشید ہی

کر لیا مین نے بہی پتہر کا کلیجا اپنا
خون دل ہجر مین معشوق کے پیجا اپنا
پہلوی یار مین جب اُسنے کیا جا اپنا
مجکو دیدار تو بتلا دے کسی جا اپنا

اِسقدر لطف تو فرمائیے اپنا بدلیر
ایک بوسہ تو ادہر ہو کے دیجے جا اپنا

کیا سخی فرزند میرا نو جوان پیدا ہوا
جسکا شہرہ ہو گیا آفاق مین ایسا بلند

پہر دوبارہ فیض بخش حاتم زمان پیدا ہوا
جب کہ صاحب ذی شرف کشورستان پیدا ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باعث خیر و برکت مخزنِ داد و دہش / سارے عالم میں کوئی ایسا کہاں پیدا ہوا
جب جبیں سے اُسکی چمکا ہی ستارہ ارجمند / غل ہوا اِس دَور میں رشکِ شہاں پیدا ہوا
ہیں بہت نازاں جہاں کے لوگ اُسکے عہد میں / کیونکہ فیاضِ زماں صاحب قِراں پیدا ہوا
ذی سخاوت ذی شجاعت منبعِ فیض و عطا / جان نے ہر ہر کار رتبہ قدر داں پیدا ہوا

کھل گئے دروازے اب اقبال و دولت کے دلیر
سعد منہ دکھلائی جب ابو الخیر خاں پیدا ہوا

رکھتا ہے شوق مرد کو اکثر شکار کا / جو ہے شجیع خیال ہی دل پہ شکار کا
رستم زماں وصفِ شکن شیر رزم گاہ / برج اسد میں جیسے کہ ہی اختر شکار کا
جب بازِ خشم چھوڑتے ہیں دشمن پہ صید غضب / گویا چلے ہے حلق پہ خنجر شکار کا
مانند لومڑی کے ہو دشمن تو ہولناک / گر جھکے یک نگاہ سے خاور شکار کا

نسل دلیر کیوں نہ بہادر ہو ابو الخیر
رستم شکارگاہ کا صفدر شکار کا

شیرِ فگن جو ہم سے ہوا نام رہ گیا / آغاز کا ہمارے یہ انجام رہ گیا

قطعہ

خوش آن شہریار کہ از روی دانش
تأمل کند در کتاب سیاست
سر تیغ او گلشن سلطنت را
تر و تازہ دارد بآب سیاست

[illegible]

قطعہ

بیت

پسندیده باشد بہ شرع ...
ولیکن تو هم گر با هوشی
بجور مردم آزار را خون و مال
که از مرغ بد برکنده بہ پر و بال

حاصل نہین جہان مین سو نیکی بدی سوا	تو دا اٹھ گئے جہان سے یہہ الزام رہ گیا
مشہور ہے مثل یہی جہان کی یقین کر	سب کام کے چلے گئے اور کام رہ گیا
اللہ جانے کیسے ہمارے ہین سر نوشت	قاصد نہ آیا اب تئین پیغام رہ گیا

دیوان تجسے ہے جو بنا جنگ دلیر
یک یادگار جگمین صبح و شام رہ گیا

گھر مین میرے اچانک وہ پاک ذات آیا	جانو اسے غنیمت ہر نجات آیا
مین دست بستہ ہر دم ہون یاد مین خدا کے	قدرت کے بوستان سے گلدستہ ہات آیا
گیا رنگ برنگ کے گل ہین دستے مین دیکھو	ہر ایک نئے وضع سے گل چین کے سات آیا
گل موگرا چنبیلی فردوس باغبان نے	چن چن کے پھول خاصے نے خوش صفات آیا

نواب دلیر جنگ تجھے پاس اس شہر مین
جو کوئی شخص آیا لیکر برات آیا

بوسہ توکل کی رات عجایب مزا دیا	تھا بد مزہ دہن اسے میوہ خدا دیا
منہہ لب سے لب ملا کے مزیدار کر دیا	بے لذتی کو اتنے دنو نکی بھلا دیا

باب اول سیاست نفس و ریاضت

ریاضت واخلاق نیک و بد کے بیان مین دیکھو تہذیب اخلاق
منجملہ اسکا فن تہذیب ہی بایہ مشہور ہی اسکے
عام طور سے سلوک کی کتابین وادب
سبب منہاج العابدین و
سبب سعادت و اکثر اسرار ادب فنیہ
گلستان و بوستان وغیرہ
زبان وقفہ یہ کتابین و رسالون
جب کا یہ وقت سا معلوم کر لینا
تو عالم باتی جانی

در پردہ اس پری نے جو کی مسکرا کے بات	الفت سے اپنے دل کی کنول کو کھلا دیا
انکھین چورا کے بات کو کرنا او بھول جا	آخر کتین دہن نے سے کو ملا دیا *
غیر دیکی دوستی ہوئی بے فائدہ تمام	یک جام مُل صنم نے مجھے جب پہلا دیا
شانہ اگر ہو لاک طرح دل مرا رہا	آخر پری کے زلف مین لیجا پھا دیا

بہولا ہوا تہا راہ جو کوئی عشق کی یہان
رستہ دلیر جنگ نے اسکو بتا دیا

تو یاد سے کرے عبادت ہی بقا دنیا فنا	باقی خدا سب ہین فنا آخر فنا آخر فنا
مین بندہ عاصی ہون ترا تجہ بن نہین کوئی آسرا	جو کچہ کہ میرا ہو گنہ تو بخش دے یا ربنا
غافل ہون تیرے یاد سے کہتا ہون مین فریاد سے	ہین کام لاکہون راہ زن نکلے نہ کچہ لفظ انا
ہونا جو کچہ دن رات ہی ظاہر وہ تجہ پر بات ہے	دو دن کی اس دنیا مین کوئی نہ رکہا آشنا

نفس عدو سے جنگ مین تجہ نے کیا مجکو دلیر
جب تک ہی میری زندگی کرتا ہون تیری ثنا

یا دین تیرے مین وفا نہ کیا	پر ہی میرے پہ تو جفا نہ کیا

استعداد ناقص ہی جامع کمالات
دل و عمل درج ورع و جامع
صوری و معنوی سے ملازمت رکھے
اپنی ملفوظات سے حاصل کرنا ضرور
ہی بیان رکھو اختیار و ایجاز و اختصار
کی بیان ہو وہ نکات درج

خوب سے کہا ہی جا
ونہایت ہی ہدایت اعمال واقوال
قول و نیت درعبادت تہذیب نفس کی ہی
رانجہ سے ہی کیفیات
بولتے ہین اسکو ہی عمل ایمنی کرنا
ہین باعتبار انکو ہی کرنا کہتے

ہم کیف اعمال ادبی تین قسم
ہین عبادات و عادات و معاملات
وہم ایک تینون سے یا دل سے متعلق یا
زبان سے یا دوسرے اعضاء سے
ہات پانون آنکھ کان ناک فرج
زبان لازم اسکی بحث کو جوارح سات
بولتے ہین سب اعمال و
دکہ روح منتظر ان در عبادت و
ونکر ان دل یکہ ہین دل مین کا

کوئی بجا نہین جہان مین بد
جو ہوئے ہین گناہ میرے سے
بیوفائی جو مجہ سے ہو آئی

تو کیا مین نے جز خطا نہ کیا
آج تک اسکا تو گلا نہ کیا
تو نے اسکا بدل ذرا نہ کیا

یاد حق میں تو رہ مدام دلیر
اسنے تیرے کو جیون جدا نہ کیا

خود ہی یہ مسند و ملک معاملہ ٹھیرا
کوئی شریک دولت کا جز نواب دلیر
مدام شرکشی کرتے رہے جو دولت مین
خدا کے حکم سے سردار نے ہو ٹھیرایا

خدا کے فضل سے کل آپ فیصلہ ٹھیرا
نہ شکوہ غیر کا اپنے سے ناگلہ ٹھیرا
انہو کا صاف جدائی ہمین جو حوصلہ ٹھیرا
لیا جو شر تک اسمین مبتلا ٹھیرا

دلیر جنگ بہادر ہو خوش خدا نے کیا
تمام تخت نشینی مین سلسلہ ٹھیرا

قدرت سے خدائی کے تماشا نظر آیا
یعنے کہ چلے والئے شہور کی طرف

مقصود دلسکت کی زمین سے جو بر آیا
ہمبائی سے ٹھیرا و میرے نام پر آیا

ہی شکر خداوند حقیقی کو ہمیشہ	جو حکم سے اسکے مجھے حکم صدر آیا
جب سوچ کے دیکھا تو پیمبر کی مدد سے	اختر نے ترقی کے میرے اوج پر آیا

خوش حال رہو خرم و شادان دلیر جنگ
تھا مال جو دولت کا وہ دولت کے گھر آیا

سایل ہوں میں بارش کا ترے سے خدایا	باران نہ رحمت کا ابھی تک ادھر آیا
ہر وقت ہوں میں دست دعا مثل صدف کے	گوہر کا طلب گار ہوں اتنک نہیں آیا
گلشن سے بیابان تلک ہو رہے تشنہ	تجھہ رحم کے الطاف کا پانی نہیں آیا
بارش کے مناجات میں ہر پیر و جوان ہیں	باران کو اب رحم کے برسا دے خدایا
در سے ترے اتنک کوئی خالی نہ پھرا ہی	جو التجا منہہ کھول ترے پاس لے آیا
جو عرض کروں صدقے سے سن لیو نگا خالق	تحقیق پیمبر سے بڑا ہی ہمیں پایا

مقبول سخن تیرا ہی سمجھ جا دلبر اب
اللہ کا فرشتہ نے یہہ اخبار سنایا

سینچ شعرا جمع ہوئے ایک جا	ہفت اقلیم کا ملک آجا

مشورت کرینگا امر خدا | جس مین ہو وے حصول مقصد کا
ملک رانی کی مشورت سب نی | کرنا لازم پڑا ہر یک کو جدا
ملک کا انتظام خوبی سے | جب دلخواہ ہوا بفضل خدا
کوئی غزل کوئی قصیدہ لکہنے لگے | شعر گوئی کا گرم ہوا چرچا

زیر ظل دلیر جنگ کے سب
رہین آرام سے بخوش ملجا

رب سے ہوا ہی حکم و ندا | کل نفس کو موت نے گھیرا
جہان تلک ہی جہان مین سبکو موت | پاک ہی اس سے ایک ذات خدا
انبیا اولیا رسول و قطب | ہین رضا مند سب بحکم خدا
غافل ہو موت سے خوشی کرتے | کرتے ہر سال مین ہین سال گرا
ہی یہہ بازار زندگی کا کھیل | جس مین ہے موت کا سدا پھیرا
فکر بندہ چوی کنند صد سال | موت بر دوش می کنند خندہ

ای دلیر تو نہ کر فکر دل مین

بارکر دین یحیی رسول خدا

قابو گیرون کے خواب سے بیدار رکھ خدا
انکے دغا سے خلق کو ہشیار رکھ خدا

اللہ کسی کو نا کرے غافل تمام عمر
ان بیوفایون سے تو خبردار رکھ خدا

کذاب بے تمیز جو وعدہ خلاف ہین
صحبت سے انکے خلق کو بیزار رکھ خدا

ڈر انکو کچہ نہین ہے خدا و رسول کا
گردن پہ انکے شرع کی تلوار رکھ خدا

پیچ پاچ کرتے ہین ہر یک امر مین
اس پیچ مین ہی انکو گرفتار رکھ خدا

دربار مین کھڑے وہ رہین ہات باندکر
فریادی انکو کوت مین سو بار رکھ خدا

ہر روز انکو دیکھ کے کہتے دلیر جنگ
تو مجھکو روز اپنا طلبگار رکھ خدا

کلی شب کو مجھے بشارہ ہوا
اس بشارہ مین کچھ اشارہ ہوا

از طفیل خدا و پیغمبر
راست جانو کہ کام بست ہوا

مجھکو اللہ سے ہوا تحقیق
جو تہا مقصود وہ سب ہمارہ ہوا

خواب نا اسکو سمجھون غفلت کا
صاف ہی مجھکو استیارہ ہوا

بدا الاسلام غریبا وسیعود کما بدا فطوبی للغرباء وهم الذین اصلحوا ما افسد الناس بعدی من سنتی
وان الله یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها
ویحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین وادعاء

کانہ قد تکلم هذا الغنذه بالغنذه ...
یہ نجی برابر اپنے لئی ...
بخشی ہو آباد اجاد ...
عادت وجنگ وجدل ...
شرکی دنا فضی ان لوگون سے ...
وجیبہ ہاص الایات ...
وامی بی دعنی ...
بی وطی ...

روایت بشیر ... عابد ... حتی لو دخل احدهم جحر ضب لدخلتموہ وفی اخری حتی لو ان احدهم جامع امرأتہ بالطریق لفعلتموہ قالوا الیهود والنصاریٰ یا رسول اللہ قال فمن الناس الا هم وفی اخری الروم وفارس یا رسول اللہ قال ومن الناس الا اولئک وفی الحدیث یاتی علی الناس لزمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة وهی خراب من الهدیٰ علماؤهم شر من تحت ادیم السماء من عندهم تخرج الفتنة والیهم تعود وغیر ذلک مما ورد فی شان الروافض والخوارج والمعتزلة والجبریة والقدریة والمشبهة وغیرهم واما ما ورد فی شان المجتهدین فمثل قوله لا تزال طائفة من امتی منصورین علی الحق لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم الی یوم القیامة

خوب ہے اب ترقی دولت کی سلطنت حق رکھے سدا قایم دوست سن خوش ہو سے اشارہ کو علم باطن و علم ظاہر مین		پنجتن پاک کا سہارہ ہوا پھر عنایت علم نقارہ ہوا دشمنون کا ہے دل دوپارہ ہوا فضل حق سے مجھے نظارہ ہوا

مرتبہ تو دلیر جنگ کا اب
دو جہان مین بلند دوبارہ ہوا

بہشتی کا مقام ہے بالا آب رحمت پہ جب مقرر ہے ہے بہشتی تو نام مولا کا		رحم کرتا ہے اسیر حق تعالیٰ مرتبہ اسکا ہو گیا اعلیٰ آب کوثر کا بانٹنے والا

رحمت حق دلیر جنگ پر ہو
نیک اور بد کا پالنے والا

شاہنور مین بے رحم ہے قصاب جو بالا ہے گوشت اسمین زاید اور اسمین کم ہے		بکرون کی بد دعا سے خدا منہ کیا کالا کرتا ہے اسی قابو مین ہر رات اجالا

تفصیل توحید ... ہم کو یہ معلوم ہوا کہ توحید کی چند قسمیں ہیں ... شرک کی بھی ... قسمیں ... توحید ذات توحید صفات توحید افعال توحید عبادت ... شرک ... اہل الذہب ... الی آخرہ

حلقہ بگوش اسکو کیا ہے خدا نے جب ڈالا ہی کان مین تو اسی واسطے بالا
ہرگز نہین ترس تجھے بکرون پہ آتا سنگ دل ہے ترش رو ہے تیرا طور نرالا
لیکر کے چھوری ہات مین اور کھاندے پہ کندا پھرتا ہے بغل بیچ لئے مکر کا جالا

کیا خوب بیان کی ہے دلیر جنگ بہادر
یہ قافیہ برسات مین ہے خوب نکالا

شیشۂ دل کو میرے تو توڑا جب مین تیرے طرف سے منہ موڑا
بوجھ بھاری جو ہو گیا تجھ پر تب تو مین چوم چاٹ کر چھوڑا
تاب سہنے کا نا رہا مجھ مین مت کیا کر تو ایسا نکھتوڑا
کہان تک بار مین اٹھاؤن بس ہات ایک ایک دل پہ ہی کوڑا
مین پرستش کیا بہت تیری تو نے ایک دن بھی ہات نا جوڑا
مجھے ایسی بدی کیا تو نے جو مین بدلہ کرون سو ہی تھوڑا
حق تعالی کی یون مدد ہے مجھے مین ہون تیرا سوار تو گھوڑا
کاہیکو روز و شب ستاتا ہے راہ کا تو بنا ہے کیون روڑا

ای دلیر جنگ بہادر ذی فطرت
تیرا کان تک قیاس ہے دوڑا

شکر للہ کہ دنیا مین میرا نام ہوا
التجا ہے میری ہر وقت یہی درگہ مین
زہی طالع میرے تائید سے پیمبر کے
اس سے معلوم ہوا ملک مجھے التمغا
جو کوئی پوچھے تو یہہ اس سے بیان کرتا ہون

فضل سے حضرت سرور کے میرا کام ہوا
غیب سے بے سر و سامان کا سرانجام ہوا
کشور شرق سے تا غرب یہی احکام ہوا
حق تعالی کے ہے درگاہ سے انعام ہوا
حق تعالی کے کرم سے مجھے آرام ہوا

سچ یہہ دلیر جنگ بہادر کے جو قسمت مین دلیر
نیک ہر کام کے آغاز کا انجام ہوا

میلا ہے آج حضرت بندہ نواز کا
دل کی مراد جلد ہو حاصل بعد خوشی
جو مدعا ہے دیوے غفور الرحیم سب
جو کار ہی میرا سو سپرد کر دیا اسے

روشن کیا چراغ ہون گیسو دراز کا
مدت سے آرزو ہے ارادہ نیاز کا
مالک خدا ہمارا ہے اس دل کے راز کا
امید وار رہتا ہون اس کار ساز کا

پناہ لے [illegible] نفع علیہ یا اسی کام [illegible] احکام [illegible] قائم ہی یعنی تو درست نہین [illegible] اور کسی [illegible] بالکفایت ہی [illegible]
زبان سے ثابت ہی اسکو قبول [illegible] لازم ہی بموجب [illegible] وفقہ و تصوف وغیرہ کے اگر اقرار
ہمین کیا تو خلق مین بھی [illegible] اور بعد اقرار کے [illegible] ہوگی اسیطرح باوجود اقرار کے [illegible]

کیا خوف ہی زمانہ کا تجکو دلیر جنگ
سایہ ہی جبکہ حضرت بندہ نواز کا

جاری رہیگا حشر تلک غم حسین کا
رنج و الم اٹھاتے ہیں امت کے واسطے
لشکر تمام کٹ گیا جبوقت رنج سے
سرخی شفق کی روز شہادت سے ہی نمود
جن و ملک ہیں رو رہی ارض و سما کے بیچ

واجب ہوا تمام پہ ماتم حسین کا
دم مارنا ہی مومنو ہر دم حسین کا
اسوقت کیا ہو یگا عالم حسین کا
غم یاد کرکے رو رہا شبنم حسین کا
ہی نعرہ یہ ہر ایک کو لازم حسین کا

کیا ڈر ہی تجکو و نوجہانمیں دلیر جنگ
اللہ نے کیا ہے تجھے خادم حسین کا

زر زری زر بخش نظام الدین ہو تم اولیا
عارف کامل ہو تم اور ہو ولایت کے رتن
گوہر بحر حقیقت ہو مکمل در جہان
راز دار گنج مخفی ہو ولی اللہ کے

واقف سر الہی معدن جود و سخا
صاحب کشف و کرامت مخزن کان عطا
پیشوای کل عالم تم ہو سبکے پیشوا
بولتے ہیں صف بصف ہم دینی ہو سبکے رہنما

ہو دلیر جنگ کے تئین تا نہ عقب ہر روز و شب
رو کر و دشمن اسکے نظام الدین اولیا

ریش سفید ہی سبز لباس تسبیح دانہ ذکر خدا ایک پاؤن پر کھڑا ہو کر حق کی عبادت کرتا ہی دانہ تسبیح کرتا وظیفہ کرے عبادت مکہ مین ہر کے اسکو پرکنے ہارا مور کھ اسکو کیا جانی	مطلب اسکا جو کوئی بسبب رحمت اوسپر ہو کے ہر ہر عضو تسبیح دانے ذکر خدا سے نین ہی چلے یاد خدا سے جب ہو غافل زمین سے ہو کا جدا جو کوئی کھاوے لذت یاد الٰہی سے ہو ہیچ جل کے خدا

اسکا خلاصہ ہوئے دلیر جنگ وہاں پہ ہی لکھوا
نام جسکا مکائی مصبہ ہو کچی مجکو حق سے ندا

آخری چہار شنبہ کا تو ہوا گل گل کسکو اوکسے پوری روشیون پر جو بٹ کئی انجنی ابر باران نے رحم سے حق کے روز یکتا ہی روز چلتے ہین	نصف کسکو ملا کسے پورا کسکو لڈو کا مل گیا چورا گوشت نلی کسے کسے چھرا گند دہو دہا کے کر دیا کورا نعمتون کا تو ہو گیا شہرا

اور اُن اولیا کی کوئی ... سنتی کی ... اسلام باری تعالی
کی نبوت نبی کی تھا اور تحقیق قرآن
کی و نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی قرار کی آتا تھا تو وہ بھی ہی
یہود و نصارا کی ... غلامی وغیرہ
جو جو اُنکے ... بہی سب درست

[illegible]

عمر دولت دلیر جنگ کی دراز
اور یکوان ہو یگا دہیرا

کچھ خدا کا بہی ڈر نہین آتا
عیب سے ہیکے ہنر نہین آتا

باندتے ہو بہلا کہان شمشیر
کچھ خیال کمر نہین آتا

پشت پر کی سپر ہے کہوتون پر
باندہنا ہی سپر نہین آتا

ہے لڑینگے یا نا لڑینگے کبہو
بقیافہ نظر نہین آتا

دیکھے سے نامرد سو مر گیا
ہے یہ سخن دہیان پر نہین آتا

ہمکو معلوم ہو گیا ہے اب
ہمسے کوئی بسر نہین آتا

یاد جنہکو دلیر جنگ کا سخن
اب تلک خبر نہین آتا

جو گیا پھیر کر نہین آتا
عکس اسکا نظر نہین آتا

نام آتا ہے اسکا ہر منہ مین
وہ حقیقت مین گر نہین آتا

خاک مین مل گئے سکندر سے
موت سے کوئی بسر نہین آتا

[illegible]

آخرت مین دلیر جنگ ثواب
جز عمل کوئی بر نهین آتا

بول اور چال مین پڑا لگڑا
ہے نہا ناپسند ہی حق کو
بات کرتے ہو منہ چہاتے ہو
مت گرفتار ہو تو دنیا مین
خاکساری جہان مین ہے خوب

شاعرون مین تو پڑ گیا جھگڑا
رنگ زمانے کا اسقدر بگڑا
لا دیر دیے مین نہ سیا مکڑا
جسنے بیہودہ کا ہے یہہ رگڑا
کھاوے ٹہوکر زمین پر جو اکڑا

کیا خطر ہے دلیر جنگ کتین
دین احمد کا آسرا پکڑا

جہان کب کسی سے کرے ہی وفا
بجز نیکی کچہ سات آتا نهین
مثل ہے یہہ جہان بیچ مشہور ہی
نہ غفلت مین ہو یاد رکہ اسکتین

تو خالق سیتی اپنے دل کو لگا
یہہ بندہ ہے دنیا کا بے فایدہ
بھلا سو بھلا اور برا سو برا
کرے گی تو آخر ملے گی سزا

[illegible]

اول دین کر بعد دنیا کرو
جزا اسکی پاؤ بروز جزا

جو دونو سنبھالے وہی مرد ہے
ہریک بات مین ابتدا انتہا

زمینون کو ہے پرورش کے لئے
چلے دین و دنیا کے ملکر سزا

لگایا ہے حق زوج ہر ایک کو
تم اسباب کو دلمین سمجھو ذرا

اگرچہ او ہے وحدہ لاشریک
پیمبر پھر کیون یہہ پیدا کیا

ولیر جنگ ہے در ہے لازم نہین
رہو اسپہ راضی کرے جو خدا

عجب طرح ہے زمانے کا اتفاق ہوا
سرود اور تنبورے مین ہی نفاق ہوا

کسی کا کم ہوا سور اور کسی کا سر زاید
یہہ راگ رنگ نہ ہوا مسخری مذاق ہوا

یہان تلک ہوا بیہودہ تان ہندوستان
کوئی تو جفت ہوا اور کوئی طاق ہوا

اوسے بہادے جسکتین دے تعلیم
نہ راگ گاکے سنے کا اشتیاق ہوا

او تان تانکے چھاتی کو تان پھول گئے
نبی نون کو نسے شیطان کا فراق ہوا

ولیر جنگ ہین پھرین راگ رنگ کے

[illegible]

بنا ایمان کی ایک چار اصل ہے اول تصدیق دل دوم اقرار زبان سیوم عمل تن چہارم نیت [illegible]

ہی اصل ایمان تصدیق دل ہی کی ایمان [illegible]

مانع ہی عذاب کی + اور چہار چیزین [illegible]

جو اسکو سمجھے نہ تحقیق او حماقت ہوا

ردیف الباء

یاد حق مین تشنہ ہے مو تہی تلاب	منتظر نظر کرم کا ہی سحاب
دیکھ نا سک نج عالم ای کریم	تجھ سے کرتا عرض ہے تیرا نواب
زندگی پانی سے ہے ہر چیز کی	آب بن ہر ہر کو ہے بس اضطراب
رحم کیجے بندگون پر ای رحیم	بارش رحمت سے ہون تا فیضیاب
واسطے اپنے پیمبر کے خدا	دور کر بندونکے اوپر کا عذاب
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے	جلد کیجے سیراب ای عالیجناب

ہی ولیر خنگ کی حق سے التجا
جلد رحمت کا خداوند بخش آب

شکل گس سے صرف ہین دنیا کے تو خراب	بچتا ہے کاہل ہات کو آخر با عذاب
یکسان نہ رہے ہی کسی پر بھی یہ ہوا	مشہور ہے جہان مین زمانے کا انقلاب
آتا نظر ہی یون یہ زمانے کا کاروبار	پوچھو تو کچھ کسی سے او دیتا ہی کچھ جواب

[illegible]

دلکو کھان تلک کے سنبھالیئے بھلا | آفات محبت کے اُٹھانے مین لاکے تاب

شبنم سے دشمنان ہی جانیگے سبھی
طالع دلیر جنگ کا ہی مثل آفتاب

نایب خدا کا بادشاہ اس سے بنا نواب | خورشید کی چمک سے ہی معکوس آفتاب
راحت رسان خلق ہو رنجو آپ ہین | آتش نہ محن عدل کی جلتے ہین جون کباب
حاکم کی یک دعا ہے ہزارون کے خواستہ | مانگے جو شہنشاہ سے اگر ہو مستجاب
فیضان حق کے فیض سے یہ مستفیض ہین | ہے فیض بخش لوگ کے واسطے فیضیاب

اکثر دعا خیر مین رہتے ہین غیض یاب
قایم دلیر جنگ کی رکھے خدا جناب

دروغ گو کے تو پیچھے نیئر نماز تراب | خوشامدین عبادت تکبر تمام خراب
خدا رسول سے ولیو نسے جو ہو خفیف | بداعتقاد کے کرنام پیر مدام شباب
لیک دیوانہ سے پھرتے ہین چھوکر علم | بتا نے نام سے پوچھو تو مولوی القاب
نہ صرف جانتے نا نحویت سے کچھ واقف | کلام حق سے نہ قایل نہ کچھ سوال و جواب

شیر احوال لکھا فاریابی عن فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ والمومن من امنہ الناس علی دمائہم و اموالہم والمجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمہاجر من ہجر الخطایا والذنوب روایت کیا فضالہ بن عبید نے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا مسلمان وہ ہے کہ جو زبان اور ہاتھ سے اسکے مسلمان سلامت رہے اور مومن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنی جان اور مال کا امن رکھتے ہین اور مجاہد وہ ہے کہ اپنے نفس سے خدا کی طاعت مین جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہون کو چھوڑ دے

دین ہی اور ترک کرنا اسکا ویرانی دین کی ہی جیسا کہ حدیث شریف مین ہے الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین اور بعد نماز کے زکوٰۃ ہی کہ حق تعالیٰ جل و علا نے نماز کے ساتھ اسکو بھی قرآن مین معظم رکھا ہے چنانچہ فرمایا واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ اور نماز کا امر فرمایا ہے بعد روزہ کے ساتھ ایمان کی روایت ہی حدیث مین جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بین العبد وبین الکفر الا الصلوٰۃ

لکھا ہی کچہ تو بتاتے ہیں کچہ نہ معنے
فضیحت ہوتے ہین خود غیر کو نصیحت کر

سوال آپ ہی کرتے وہ لے خلاف کتاب
رہیگا حشر مین دنیا مین اُنکے دل پہ عذاب

دلبر خنگ تیری ہا بیک کرامت ہے
چھپائے سے نہین چھپتی کہین بہ بوی گلاب

واب ضرب سے میرے کمر مین تیرے ہی داب
یک لحظہ پاس آ میرے مین ہی تو ہون نواب
اوصاف حسن کا تیرے کیا بیان کرون
ناز و نزاکت آپ کی یک موج بحر ہے
جو مانگنا ہو مانگئے مجھسے تو ای پری
لذت تو زندگانی مین عہد شباب ہے
عمر تو دراز باد کہ تا دور مشتری

ہوتا ہے خوف سے تیرے ہر سنگ آب
مشہور ہی جہان مین صنم تیرا آب و تاب
شہرہ تیرا بلند ہوا مثل آفتاب
درج حیا مین ہین وہ عصمت کے در خوش آب
ہی مانگ تیری کہکشان منہ تیرا آفتاب
قایم رہے جوانی میری اور تیرا شباب
حق پاس مانگ لیجیے دعا ہوئے مستجاب

دلبر سے دلبری کی محبت تمام ہو
دشمن دلبر خنگ کے جل بل کے ہون کباب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الاعمال افضل قال الصلوٰة لوقتها
قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت
ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللہ
پوچھا مین رسول علیہ السلام سے کہ کونسا
عمل زیادہ افضل ہے ... دوسرے ...
نماز اول وقت گذارنا ... پھر ماں باپ کی خدمت کرنی

نماز عمل فاضل رہی ... سبب ...
والدین کی ... غزا ... اسلیے
فاضل تر ہیا ہی ... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
خدا ... قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوٰة الخمس والجمعة الی الجمعة
ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینہن اذا اجتنب الکبائر
... ابو ہریرہ ... رسول علیہ السلام ...

اور کاٹو ہی ہی ... الذین ... اور ... بین ... ہی ... دوسری حدیث العہد
الذی بیننا وبینہم الصلوٰة فمن ترکہا فقد کفر
صلی اللہ علیہ وسلم ... نماز ...

سو دین لپٹ کے اُس صنم نازنین سے کب	جاگین نصیب گردش چرخ برین سے کب
جو چاہے سو کیجئے مختار ہو یہان	چوکی یہہ بات ہی کوئی مسند نشین سے کب
سینہ بسینہ پہلو بہ پہلو ہو منہ بہ منہ	چھوٹے ہے کام ہی کوئی اہل زمین سے کب
معلوم سب کو ہی جو صنم ہات آئیگی	کوشش کو چھوڑتے ہین کوئی ہی ہمین سے کب

کیا خوب ہے یہہ بات سمجھ لو دلیر سے کب
کاغذ جبین کو بہرے حرف نگین سے کب

دنیا کے سب مرید ہین مطلب ہے دین سے کب	شیوہ تو انکا کفر ہی زنار سے طلب
خالی رہے ہے معبدہ اسرار سے کبھی	ٹک دیکھہ شیخ کعبہ دلدار مین ہی رب
آئین مشرب دل صوفی کا آئینہ	چہرہ نما ہو جبین یہہ چہرہ تو کیا عجب
عین الیقین کی آنکہ اگر ہی تو دیکھ لے	ہر ذرہ رو نما ہی یک آئینہ حلب
اسرار حق سے ذات کسی کی نہین ہے دور	پر اسکے دیکھنے کو سو ہمکو ہی آنکہ کب
اللہ رے قدرت تیری ہر ہر حجاب مین	ہر آن مین نئے نئے ہر دن عجب عجب

غیر و عین ڈھونڈتے سے لیکر اپنے ولین ڈھونڈ

فضیلت عبادت کی جو خاص پر منافق
رحمۃ اللہ علیہ کا ہی یہ لکھا چاہے
ہی یہ قول صحیح شیخ ابو طالب مکی
اور ایک اعضو قات حقوق والدین
ہے ایک جہی فرار ہونا غزا سے
اول قتل ناحق دوم دزدی + اور پانون
زنا دوسرے لواطت + اور دو ہات کے
سیوم اکل مال ربا + اور دو فیح کا اول
اول شرب شراب دوم اکل مال یتیم

بجہ بغض میں شہر میں شہرہ ہی بحصہ غضب

برجِ حمل کے تخت نشینی میں آفتاب	نوروز کی خوشی ہی بہر شاہ دہر نواب
زیبندہ سریر و فرتین مسند ہو	انعام و خلعتوں سے کریں لوگ کو خطاب
ہر روز رقص و رنگ و عنایات و بخششیں	ہر جسم سرفراز ہی یک شیشۂ شہاب
ہر محفلوں میں روشنی رنگ رنگ کی ہے	ہر سمت کو ترشح کرے فیض کا سحاب

یوں ہی دلیر جنگ بہادر کو ہے خوشی
ہاں اس جشن کے دیکھنے عالم باضطراب

غیر پر کرنا کرم ہمسے عداوت کیا خوب	اور دنوں سے راضی رہے ہمسے تغافل کیا خوب
روز و شب ہمسے خفا رہتے ہو غیروں سے ملے	تم یہہ سیکھہ لئے جان شقاوت کیا خوب
لب کیا ہمنے گلا آپ کا سوگند کھاؤ	یوں اٹھانے لگے نا جان ملامت کیا خوب

یوں تو ہمیں سبھی سخن دیکھے ہیں سعادت کی راہ
ہی دلیر جنگ بہادر کی کہاوت کیا خوب

جو کوئی ہو یگا سیندی اور شراب	دو جہان میں ہو یگا آخر خراب

ایک تو دنیا میں ہوگا بے عزت	دوسرا محشر میں پاویگا عذاب
جسکو پیغمبر نے فرمائے خراب	قول اُنکا کرتا ہیکا انقلاب
اُسکے بدلے کچھ جزائے خیر کر	دو جہان میں ہو تجھے حاصل ثواب
حکم نہیں مانا اور وہ حکم رسول	حشر میں اللہ کو کیا دیگا جواب
ہوویگی معلوم تب اسکو خبر	جب سوا نیزہ پر آوے آفتاب

ردیف	ای دلیر جنگ زہد و تقوی پر نور ہ سبکو منہیات سے کہو ایو در اجتناب	التا

دربار سے خدا کی تقسیم آج رات	مخلوق کی برات جو ہوتی ہی تب برات
کیا ہی بزرگی شب کی جو ہو و حیات و رزق	ہوتا ہی سال سال جمع خرچ موجودات
حق نے کیا ہے شب کی بزرگی سے اتصال	جسکی لکھی برات اسی شب یہ ہی برات
اس شب میں پڑھے سورۂ یسین تین بار	پڑھنے طول سے عمر ہی اور رزق اور برات

عاصی دلیر جنگ ہیں شافی میرے رسول دولت زیادہ ہو صد و سی سال کی برات

الناس علی دین ملوکهم

نت سے چہرے کی کیا بنی ہی گت	کیون نہ چہرہ کو اس سے ہو الفت
نت سہاگن کو زیب دیتی ہی	اسکی اللہ نے رکھی حرمت
سارے زیورین زیور عورت	میرے نزدیک ہی تو زیور نت
مال سے کوئی نہین مہاجن ہو	لاکھ سے خوب جسمین ہو یک نت

عصمت دین رکھے نگاہ دلیر
تجکو اللہ نے دیا دولت

تین شخصون پہ حق کیا لعنت	لیوے دیوے دلاوے جو رشوت
مال مردم کو اس سے بتلا کر	جمین لیتے ہین لعنتی ہر وقت
رشوتی مال خوار و مردہ دل	دشمن دین و دشمن دولت
رشوتی لعنتی ہوے لیکے	دیکے دلوا کے ہی ہو بخت
طوق لعنت مین جو پھنسا ہو دلیر	کون ہو اسکے دوست جز نت
کوٹ سے گہر کے سر کو لاگی چوٹ	غار غفلت سے دلنے آیا کوٹ
آدمی کا ہی آدمی شیطان	غیر پر کیا ہی اپنا سونا کھوٹ

جو سنبھل کر کرے ہر یک بیوپار
اسکے سود میں کچھ نہ آوے ٹوٹ

منہ سے نکلے سخن سو نا پلٹے
گفتگو باو کی ہی باندھی موٹ

اس زمانہ کا دیکھ حال دلیر
بیٹ حیرت سے مونڈ لئے ہونٹ

سو امن کا کیا ہمنے جو بھیڑ روٹ
لگی ہی دشمنوں کے دل اپر چوٹ

شکر بھیر کھی روا میدہ ملا ڈال
دیا باوام اسمین اور اکروٹ

نذر فاتحہ پڑھ کر کے تقسیم
تناول جب کئیے تو مل گئے اونٹ

خدا کے شیر تم مشکل کشا ہیں
میرے دشمن زمین پر لوٹ پوٹ ہون

دلیر اپنا تو رکھ معمول ہر سال
خزانے میں کبھی ناوے ٹوٹ

صدق دل سے کیا جو ہی شربت
صد و بیس منکیاں بصد حرمت

نذر حق ہی ثواب کی اسکے
ہی جناب امام مین نیت

یا امام حسین ابن علی
آپ ہو مقبول حق بصد عزت

بیان میں اول تعریف اور توصیف اپنے منعم کی کرنا ہوتا ہے اسکا انعام دولت کی بخشش ہی [illegible] نعمت ہیں جسکو نعمت سلطنت [illegible] سلطان کو چاہیے [illegible] سپاس میں [illegible]

فائدہ شان کا ملہ ایزد ہما [illegible] وحدت

حم و چنو اہی از تو خواہ دا وی منو اہی

الرشد از شہنشاہ ہی ہما

بادشاہ جہانگیر دا از رہ لطف

قطعہ

این گونہ مستجاب ہو چکا

الہٰی دعا واسطے اپنے اور انہو کے

عرضِ حق سے ملے میرا مقصد	صد و بیس سال عمر اور برکت
ہو نواسے تمہیں پیغمبر کے	شافی حشر ہیں میرے حضرت
آپ کا رتبہ سید الشہدا	دو جہان کی ملی تمہیں حشمت
دشمنان آپ کے ہو دوزخ میں	حق کہا ظالموں پہ ہی لعنت
ہی وہ ظالم امام کا قاتل	جسکو دارین میں ملی ذلت
گرا ماموں سے ہی تجھے مطلب	دلیں رکھہ چار یار سے اُلفت
مدعا ہے کہ یا علی مجھکو	تندرستی کی ہو مجھے خلعت

ای دلیر ابن خیر ہی تجھیر
فضل مولا جو ہے ملی دولت

خاک میں ملنا ہی آخر خاک کی ہے صحبت	درجہ عالی ملی دایم رہے باعافیت
تخم جو پنہان زمین میں ہو سو بالا تر ہوا	قرب حق اُسکو ملے جسنے رہا باعبدیت
خاکساری کا مزہ جسنے چکھا جانے وہی	عبدیت کے حد دادا بو نکی قدر و منزلت
ہستی دو دن پہ اپنے بھولمت ای ناتواں	ڈھونڈ اِس ہی آسرے میں عافیت کی ابیت

[illegible]

وصف حیوانیمین داخل آدمی ہی دلیر
آدمی ہو وہ کہ جسمین آدمی کی ہو صفت

آج کی شب ہے شب قدر کی رات — سال بہر کی عبادت او سے مات
بیس پر ساتوین جمعہ کی شب — ختم قران کے واسطے دعوات
آکے در مسجد جلو خانہ — فاتحہ پڑ کے بانٹے حسنات
یعنی اس شب مین سب کے سب بیدار — جن و انس و ملک ہو در صلوات
رحمتین حق سے ہوتی ہین نازل — جگنے والونپو یاد حق کے سات
توہی خالق ہے ہادی بر حق — دے ہدایت کے کھول دلین نکات

ہو گناہ دلیر جنگ کے معاف
لب شب قدر موجب برکات

شمس و قمر کی چال سے ذرات آہ ہے — گہڑیال کے بنانے سے ساعات آہ ہے
جنت سے نکلی رات ہی دوزخ سے دن ہوا — بن صبح و شام کے نہیں کچہ بات آہ ہے
فکر معاش دنین عبادات رات مین — افضل ہے دن سے رات مین راحت آہ ہے

جو دن مین روزه دار هو بیدار رات مین
بیشک خدا کی اسکو ملاقات ہوئے ہات

پایا اسینے جسنے جگاتا شبا ہی دلیر
غفلت مین سو رہی کتنین کہا آتے ہات

فضل فضال سے کہ یہ دولت
ظل رحمت مین ہے بصد حشمت

یعنے دو سو برس سے تا این حال
دمبدم ہے ترقی عزت

تخت اور تاج کو ہی پا وے
جسکے الله نے کیا قسمت

حصہ جو مانگتا ہو دولت مین
اسکو دونو جہان مین ہو دولت

تخت و دولت بکار دانی تے
خرتبا سید خالق شوکت

حاسدون کے حسد سے کیا ہوگا
جل جرین دیکھ دیکھ تاج و تخت

تا قیامت در دلیرا ویر
فتح و نصرت کی بجبرہی نوبت

جسنے پیدا کیا ہے اسکی صفت
کرنا لازم ہے بندہ کو ہر وقت

صفت مخلوق ہے صفت خالق
ہر مجازی مین ہی ظہور الفت

اسطرح سمجھے عابد و محمود	شیوهٔ بندگی ہی عین وحدت
یہہ حقیقت صحیح ہے بندے کی	معرفت کے لئے ہوا خلقت

ای دلیر جنگ خدا کا عابد ہو
جسنے بخشا تیر یکو یہہ دولت

کیا خوب نظر آئی مجھے چاندنی کی رات	یہہ روشنی بندون پہ ہے اللہ کی عنایات
لکھے ہیں سراج الغربا اسکو عجب بات	تا شرق سے لے غرب ہے مشہور یہی بات
اُس چاندنی مین چاندنی کا فرش بچھا ہو	رقاص ہیں رقص کنان جب ہی عجب بات
ہو چاند سے ہم رخ مین اطراف ستارے	دولت ہے خداداد ہی اور نصف کرامات
خدمت مین جمع سارے ہو ارکان ہمارے	خوش ہو کے غزل کہتا کوئی پڑہتا ہی ابیات
ہو کصیدوسی سال ہمین سر پہ سبو نکے	مسند پہ ہو بیٹھے ہوے اور سب کو تہنیات
انجم رقاصات ہو ہمراہ ہمارے	تھا سب اللہ نے کیا ہیگا میری ذات
پہولون سے ادہر باس ادہر عطر کی ہو کا	ہوتا ہو ادہر راگ ادہر موسم برسات

ہی سیر مین دن رات دلیر جنگ بہادر

سنیئر ہمیشہ ہے وہ صاد درجات

سونہ کہا سنار سے آو تم میری ذات
کام کاج کا دن ہیوا در چین کر نکو رات
رنگ روپ مین لاتی ہے تجہے میری بات

کالی مُنہ کی گونجی تمی ہمار سات
جوڑا نیو بھگوان کہیو کہو نہ مُنہ سے بات
اُسکا بیچہ پر تو سے تمی مین جلے سات

پانی سا لطی نیو ہر رنگ مین کرامات
حرمت سبکی دی خدا دلیر جنگ کے ہات

جلیبی شیرنی مین دیتی لذت
اگرچہ دِق طبیعت ہو کسو کی
جلیبی کا عجب ہی پھیر دیکھو
جو سیر ہے عاقلان اُس پھیر مین جب
ہمیشہ اُسکا ہے بازار آباد
جلیبی ڈھال رہیگی جس ضرر کو

جگر کو زور ہرا عضے کو قوت
گرائی سے اُترتے کھاوے توت
اُسی لذت سے دنیا کو ہی حجت
تو نادانون کو کیسی ہے نصیحت
کرِ جن و انس کو اُس سے ہی قوت
تماشہ کیا بچارا اُسکی ہمت

نکالے طرز تو صیں بچہ دلیر جنگ

جو ترشی کی ترک سے تجلی کی ہی بدت

خواب غفلت سے نہ ہشیار ہو کر تو دولت — سو انکو حق کی عبادت مین ہوگی دولت

جاگتا جب تلک ہے کرے عبادت حق کی — نیند جب لاگے تو بچھا و بچھا تو ہو دولت

سایہ دنیا کا ڈھلک جاتا ہے دیکھو یارو — حیات آنی ہوی کہو نا نہیں ہیچ ہو دولت

دولت ہستی کی ہے کیا چیز دلیر جنگ ذرا ہے — جو عبادت ہو خدا کی ہے فقط او دولت

ردیف الثا

بغیر یار کے ہے سیر لالہ زار عبث — وفا کی بو نہیں جسمین وہ گلعذار عبث

ہر یک دل کے جو سینے مین ہین تابان کامل — کلام شیرین پہ انکے ہی اعتبار عبث

صنم کی گردش چشمون سے جو ہوا مخمور — نظر مین انکے ہی پھر مے کا اب خمار عبث

جنون کا شیفتہ ہو دل تو نکی الفت مین — انھون کو پند و نصیحت ہے بار بار عبث

دلیر جنگ کا احوال تجھ کو ہی ظاہر
بنایا پھر کے جو کرنا ہی تجے بار عبث

علوم دین کا دنیا مین جو ہوا وارث — ہوا وہ روضۂ جنت کا بر ملا وارث

معزز ہوا تھا اُسکی
مشغول تھا تمام ارکان دولت
کہ عالم رو در غم الم
اور اب

کا الیمین نیتی پایا تو روز جنگ نمایی
نتی پر اموتہ عم ہوا وقت جنگ ہو بیانا
لشکر بہرہ افغال نے اُسی فتح فیروزی
مبتدہ با کمال چلا آیا بادشاہ ملک خطا
سپاہ بے شمار لیکر بادشاہ ہم ملک
دشمن خون خوار نے شکر ... اور
وعادت اپنی کیا + اتفاقاً بادشاہ ... کی
موصوف نے ان دونوں فرزندوں کی خدمت

نثار دل ہی مرا اُس پہ جسنے رنج اُٹھا		صنم کے کوچۂ الفت کا ہو رہا وارث
چلے جو آدمی وادی کی چال پر اپنے		زمین کے تخت خلافت کا ہوگیا وارث
دم پسین مین نظر یار پر پڑی جسکی		متاع وصل کا بیشک وہ ہو چکا وارث

دلیر رکھئے قدم پر قدم تو رہبر کے
کریگا منزل مقصود کا خدا وارث

اُٹھا نہ رنج و محبت کا یہانکی بار عبث		اُٹھا اُٹھا کے ہوئے ہین بہت سے خوار عبث
سریر زینت دنیا پہ ہو کے جلوہ نما		انا کے پیچھے ہین ہر چند نہ ہو شکار عبث
یہان کا خار ہی یک پھول سا نظر آوے		نہ اُسکے بادۂ الفت کا رکھ خمار عبث
تو بار ساعد سلطان ہی بوم سیر چمن		شکستہ خانہ تمین نکر قرار عبث

دلیر رہبر کامل تجھے ملے پھر تو
سلوک راہ مین کرئے نہ انتظار عبث

نکیجئے اسطرح زرح ہو کے یار ہم سے بحث		کمان ابرو سے تیر مژہ کے رم سے بحث
ہلا ہلا نہین کیا زخم ہو گیا کاری		جبھی نہ کیجئے اسکے دم قدم سے بحث

اور اب آرام فرما بابت ہی بیٹھ
پیدا کیا آج روز ایسے خالق کا کام آتا
چون فردا کام میرا ای اللہ تعالیٰ نے افغال کا
مجھکو فتحیاب کریگا یہی ... ہیر

حساب ... کا ... تھا ... سرو مین ہیی
زرہ ... کا ... مستعد ... عہد ... بتو ... ہون
... کا ... تعین ... اُس ... کے ... ان
بیت ... لشکر ... اپنا ... جنگ ... علاج
سپر زرہ ... بیسر ... دیکہا ... بیتا بہو
موجب افراد ... رمضن کے ... سے ... رہی الحمد للہ
عرصہ جنگ ... ہے ... بیٹا ... دون ... دوکلے

محرف ... ہوئی ... مضمون ... ملک ... غیرت ... بیرون ... وشان
ہو دالبی کی ... بادشاہ ... دونکلے ... تیر ... بیی ... بیی ... بیی
بنا ... نیمہ ... سیاہ ... دشمن ... نیمہ ... جان ... غیرت
حبابیر ... بادشاہ ... دیہن ... تیر ... عبث ... تیر ... خدا
ہی بیت ... ہوئی ... سے ... سوار ... بیو ... نکلا
اختیار ... بیعہ ... دون ... بیت

لکھا جو کاتب تقدیر نے نہ مٹ سکے وہ
روانگی میں ازل کی نگر قلم سے بحث

ہمارے فعل کے ہیں گرچہ آپ ہم مختار
شریک ہونے میں اُسکے نگر عدم سے بحث

ہر آئینہ میں نمایاں ہی مُنہ اُسکا دلیر
وہ نے نکیجئے پھن و کجی و خم سے بحث

ردیف الجیم

ہزار پیچ ہی اُس سر کو جسکے سر پیچ
ہزار ہا ہی پیچ مین دولت کے باندکر پیچ

جواہرات نہیں بوج ہے ریاست کا
سبک نہ جان مرصع کی تاج پر سرپیچ

جو پیچ و پاچ ہیں دنیا کے اسکے ہر ترا ہیں
نہیں ہے مفت جو بیٹھے ہیں باندکر سرپیچ

بجز عطا، خدا اک یہہ خبر حاصل ہو
جدھر ہو قوت قسمت سمجھہ ادھر سرپیچ

نصیب ہو کے سوا کِسکو یہہ میسر ہو
جو تخت و تاج ملک ہو رچل جو سرپیچ

دلیر جنگ بہادر امیر ابن امیر
ازل سے حصہ ہے تیرا نصیب ہو سرپیچ

پیغمبر خدا کے نواسے ہیں دو سراج
بھیجا خدا نے جن کے لئے رنگ رنگ تاج

حضرت امام حسن کو زمرد کا تاج ہے
اور سرخ امام حسین کو یاقوت کا ہے تاج

فائدہ [illegible]

از تحریک آتش من نیز شد

کار الٰہی غرض آمیز شد

[illegible] بجود رو

معنی اخلاص نماز اندر [illegible]

کار از اخلاص [illegible]

اگر چنان کار سزاوار [illegible]

[illegible]

یہ سبز و سرخ ہے سو معما ہی ماجرا	یک زہر سے شہید ہی خنجر ایک سے آج
دونو کے واسطے کیا دونو جہاں ہے حق	قایم اُنہیں سے حق کیا دونو جہاں کا راج
یہ دونو وہ ہیں اُمت عاصی کے کارساز	اللہ کے کارخانہ ان ہر سے کام کاج
آل نبی کے فیض سے سب مرض دور ہو	ہر اعتدال کمید وسمی سال کے مزاج

صدقے سے تاج شبر و شبیر کے دلیر
قایم خدا رکھے یہ ریاست کا تخت و تاج

فضل و کرم سے حق کے بلا دور ہوی آج	اور التجا نواب کی منظور ہوی آج
یعنی کہ وہ بلا جو اُبا نام آئی تھی	حاکم کے نہ تیغ دعا جو رہوی آج
یہ جو طرف ہر یک کو معلوم ہو گیا	شاہ نور کے شہر سے بلا دور ہوی آج
اُمت کے سر پہ سایہ رسول خدا کا ہے	بستی خدا کے نور سے پر نور ہوی آج

ہی التجا دلیر کی ہر روز حق کے پاس
یوں دور ہونت جیوں کہ بلا دور ہوی آج

یا امام حسین شہید گنج	دور میرے بدن کا کر درد و رنج

[illegible]

[illegible]

ہر دن میرے بدن کا جب ہو دور	نذر ہر سال ہووے شیر و برنج
جلد تم اسکو پیادہ مات کرو	یہ زمانہ کا جو بچھا شطرنج
میوہ دو خاص دوستان کتین	تلخ اور ترش دشمنان کو ترنج
فاتحہ آکے کردن ہر سال	پیالے رولے مین بھر کے شیر و برنج
مصطفیٰ فاطمہ علی حسنین	مستجب ہو دعا بحرمت پنج

خاک نعلین سید الثقلین
بس دلیر ہے تجھکو از خزانہ و گنج

من کی مرادو میری دے دستگیر آج	تالاب سارے بھر دئے پیران پیر آج
ہے فاتحہ وہ نام کے ہے سب کے پیداد	ہو کے جمع تم آؤ صغیر و کبیر آج

پائے ہین شاد ہو کے دلیر جنگ نے مراد
انکی مدد کو پہنچے ہین روشن ضمیر آج

کیا خوب ماسند گھمنڈ سے ستیا ہے مہاراج	سب راجون مین کر کے کرجتا ہی مہاراج
لشکر سے جسکے راج کے آباد ملک ہے	سرسبز او شہر جہان بستا ہی مہاراج

مثنوی
مودب بود دیدے جیسا [illegible]
ادب آموز ازان ادب کی او [illegible]
ادب از حضرت خدا آموخت [illegible]
بر کسے تو ان سبق کرد ہر حال [illegible]
سبق از نوع کہ [illegible] آموخت [illegible]
ادب تمام کو [illegible] دیکھا اور مرتبہ [illegible]
[illegible]

الله نے یہ شرف دیا آب حیات کو
جسوقت خشک سالی ہے اسکی نظر پڑے

موتی برستے ہیں جہاں ہستاہی میکہ راج
آبادی ہو وہاں جہاں دستاہی میکہ راج

بختاوری میں ایسے دلیر جنگ کے قدم
جو دیکھیے ہمیشہ نرستاہی میکہ راج

فضل خدا سے دور ہوا ہی گران آج
ٹل گئی بلا سر در ہوا ہی گران آج

تحقیق جانو دولت و حشمت کا ہی نمود
برج دلو سے پور ہوا ہی گران آج

منزل سے اپنے بار کیا خط استوا
اسواسطے غرور ہوا ہی گران آج

معلوم مجھکو ہوگیا اسطرلاب سے
ہر اک ہر سطور ہوا ہی گران آج

عرب و عجم حبش سے اتر زنگ بار تک
دیکھو رخصت عبور ہوا ہی گران آج

اب دلو نے بجھا دیا آتش کو ہر طرف
ہے مثل کوہ طور ہوا ہی گران آج

مہتاب کے جو آگیا برپشت آفتاب
دشمن سا جل تنور ہوا ہی گران آج

گر اسکا ستارہ خدا نے درست کیا
سب رنج کرنے دور ہوا ہی گران آج

روشن ہوے ہیں اسطرح طالع دلیر جنگ

[illegible]

تاریکی جا کے نور ہوا ہی گران آج

زخمِ تیرِ مژہ کا خونبار کس سے ہو علاج	ہر نسیمِ گلشنِ جانان کی ہووے تو علاج
سوزشِ ناسور سے سیماب دل کو ہے چین	مرہمِ دیدار سے ہو مستقر کیجو علاج
مفت رنجیدہ نہ کیجے اُٹھیے بالین سے طبیب	وہ نہیں ہے مرض میرا کہ سکے کچھ تو علاج
ایک تو زخمی جگر ہوں تسپہ مت چھیڑ تو نمک	عشق کے مارے کو کرے کون جستجو علاج
کسکو یہ بھاتی ہی کہ تیرے سامنے ہو خجل دلیر	ہیں بہت سے یاد تیرے مار کے اُسکو علاج

ردیف الحا

پھر خوان لطف دیا بھیج جب حسینِ ملیح	ہے ہر جا میں نمک کہ لب حسینِ ملیح
ملذذ ہو کے ملاحت سے جسکی ہر شیدا	کرے بے نظیر سے سجدہ روز و شب حسینِ ملیح
خیالِ حسن حلاوت کذب تھا جسکو	کہ سم نخوان ہی نمکین غضب حسینِ ملیح
نظر بہ پردۂ غفلت برنگِ مراتِ دل	دسے نہ لیل کے آنکھوں میں کب حسینِ ملیح

دلیر تو ہی ملذذ و خوان ہی فرقان
تجلی بری ہیں خدا کو لقب حسینِ ملیح

نہ تمام نکو از ادب یافتند

قایم

عالی ہمت کیتی تھی تو علو ہمت کہ زہی
لکھتا ہی اور خبر میں آیا ہی دو بیت
ان اللہ یحب معالی الہمم

قطعہ

[illegible]

قایم

بیت

[illegible]

روایت [illegible]

مثنوی

[illegible]

رند مشرب سے کون ہو ناصح	زچ ہو کھو جائے عقل کو ناصح
فعل ظاہر کو دیکھ رندوں کے	یوں اٹھے کچھ تو روبرو ناصح
سرِ باطن سے رند کے واقف	دم بخود لب کو باندھ ناصح
میرے کاموں کو دیکھ دیکھ کے تو	کیجیے کچھ نہ جستجو ناصح

ہوں دلیر ان خیر خیریت
مجھ سے کیجیے نہ گفتگو ناصح

ضعیف مرکب تن پر نجائے ملاح	خدا حفیظ ہے لنگر اٹھائے ملاح
بحر محیط سفر طول دور ساحل یار	وصال یار کی کشتی چلائے ملاح
غریق بحر طریقت غریق رحمت ہی	گنہگار کے ہونے کو پائے ملاح
سفر ہے حج کے موسم سے ہے خجستہ پہ حج	نخوف مرگ سے ہمکو ڈرائے ملاح

دلیر وقت غنیمت ہی یار سے مل لے
خدا ہی ناخدا سے نجائے ملاح

چھپتے ہیں لوگ کام پہ جانے علی الصباح	ہم اپنے درد دل کو سنانے علی الصباح

[illegible]

مسجد کو عابدوں نے کنشت کو رہباں	ہم رنج کوی یار اٹھانے علی الصباح
بیدار شب بیاد صنم دن کے روزہ دار	کھاتے جھکولے نیند گنوانے علی الصباح
بدمست بھول آپ کو مَی خوار محو ہت	سوتے ہیں لیکے ہات سرانے علی الصباح

لیکن ولیؔ تجکو یہی خوب وقت ہے
کھڑکی سے دیکھی یار نجھانے علی الصباح

ہو تو بیدار کہ ہی وقت عبادت دم صبح	اور نماز و درود دعا کی ہی اجابت دم صبح
قبر رو حات اٹھا مانگ دعا شب وصل	کرتے ہیں باب اجابت کو ملایک وا دم صبح
عالم نور کے نظارہ کا ہی وقت یہی	طالع بیدار اگر تیرے ہیں جگ تو دم صبح
دیکھتے دیکھتے راہ اسکی کٹی ساری رات	منتظر آنے کا اس یار کے تھا تا دم صبح
آخری شب کو ہوا وصل میسر اسکا	دیکھتا عارض و رخسار رہا تا دم صبح
یاد سے حق کے تو غافل نرہ یکدم اے ولیؔ	ہو کے بیدار عبادت کو کر اسکے دم صبح

ردیف الخاء

ہیں کے نکلا ہی جو زادہ شاہ خوباں سرخ	کہ جیسے ہووے ہی تاج و قبای سلطان سرخ

چمن مین سیر کو جاتے ہین یکبیک مجکو	دسا ہی خوب سے رنگین ادا کا دامان سرخ
نظر پڑا مجھے دست حنائی کا پنجہ	تصدق اسکے سے کیجیے شاخ مرجان سرخ
کیا جو دلنے تمنا کہ لیجیے بوسہ	تو پان کھاکے دکھایا لب و دندان اسنے سرخ

دلیر خنک ہی مضمون تجنیہ اُس نے
چمن لباس جو نکلا تھا سو کیا تھا سرخ

شوخ چشمی نہ کیجیے ای شوخ	پُر حیا ہو رہیجے ای شوخ
نام خوبون کا کیون ڈبوتا ہی	زلف کو تاب دیجیے ای شوخ
مکھڑے بالون مین پیچ کھاتا ہے	دلکتین تھام لیجیے ای شوخ
ساغر چشم دل بباده اُس	ایک دو گھونٹ پیجیے ای شوخ

کرکے الفت دلیر سے منہ پھیر
کب تلک یون رہیجے ای شوخ

کس جگہ باندھا ہی تیلا دیکھیگا یار کاخ	یا کہ ہی آرام گاہ اُسکا سو ہر عرش و دا کاخ
ہم تو سنتے ہین کہ ہیگا لامکان اُسکا اللہ	لیکن اس سے بھی پرے ہی عقل جاکی یار کاخ

مین ہی بیچون و چگون ہون لامکان میرا مکان عرش سے لے فرش تک ہونڈو کہین ملتی نہین	عقل سے میری پرے ہی یار کا گلزار کاخ خبر نہ بتلائے کے ہمکو رہبر ہشیار کاخ

پیر وجہ الدین وجہ اللہ کو بتلادے دلیر
ہی سر پر من عرف پر باندکر دلدار کاخ

نہال حسن ازل کی یہہ لگائی شاخ مدام سبز بدن سرخ رو ہو خندہ دہن ہزار ثمرۂ پختہ رسید میوون سے کہ جسنے حسن عقیدت سے ایک پھل کھایا	نہ آج کل کی تراشی ہوئی جمائی شاخ حلیم طبع ثمرکش ہو سر جھکائی شاخ ہمارے واسطے دلدار نے بھجائی شاخ زمین دل سے تبھی اسکے سر اٹھائی شاخ

ردیف | کلام حق سو نہال ہے وہ شاخ سو قران
دلیر سمجھیے اسپر سو یون سجائی شاخ | **الدال**

ہر خشک و تر مین گرنے نظر ہی وہی مراد ہی مرغ دل کے واسطے لاہوت آشیان ہی دانۂ انار سے مقصود گرچہ ہر	اپنے معاد کی طرف ہر ذرہ رو نہاد ہر کلبۂ تراب سے ہو وے ہی مستفاد تکمیل مغز کو نہو خبر پوست انقیاد

اس سے لیتے ہیں پرورشِ ہر شجر کیتین	آب ہوا و ماہ و فلک خور سے اتحاد

مخلوق سب طفیلی و مقصود ہیں دلیر
تکمیل خوب و زشت ہوئی ہیں اسی سے منعقد

فضل احمد سے ہی ہے باغ ایجاد	اسکے بانی کا کیوں نہ ہو دل شاد
بانی اس باغ کی ہے احمد ہی	رہے سر سبز اسکے آل اولاد
برگ گل سے یہی صدا نکلی	ہیت بخت و عمر سہاگ آباد
دوستان اسکے بار آور ہوں	دشمنان اسکے سرو سا آزاد
سیر اس باغ کا ہو جلکے نصیب	باغبان ہوویں اور ہوں دل شاد

ہے دلیر ابن نثیر سے ارشاد
ثمر اس باغ کے رہیں آباد

عشق کی مستی میں تیرے کھل گئے چولی کے بند	لب تیرے شیرین سخن ہیں یہ شکر کے قند
نت تیری تعریف نکلے ہے زباں سے رات دن	میں کیا چاہا دہن ہوتا نہیں ہر چند بند
اسقدر حسن و نزاکت ہے تیرے میں بہر پری	ہو گیا تعریف میں ہی منہ تیری سو بند

کل جو گلشن مین نمایان ہو گیا تیرا دہن	دیکھ کر غنچہ ہوا ہی باغ مین دو چند بند

خوش ہوئے سارے دلیر جنگ کی سنکے جو گفتگو
سب سخندان ہو گئے ہین خرم و خرسند بند

بازو پہ اپنے باندھ کے بیٹھی ہی بازو بند	زیور تو یہ ہر ایک کے آیا ہی بہت پسند
زیبا کناری گو تہے سے چولی کی تو ہی	نادر ہے پھر سنگار ہی اُسپہ ہوا دو چند
الماس اور زمرد و لعل و گہر جسترے	بازو پہ اسکے آنے سے رتبہ ہوا بلند
کیا زیب دار سب مین ہی زیور جواہرات	بازو پہ بازو بند تو بوجھے جو دست بند
تحقیق کر کے دیکھے سے معلوم تو ہوا	ہے بازوئین جو ہین آشفتہ کے کمند
یہ بات ہر کسی پہ نہین ہی عیان ہوئی	ظاہر ہوا اُسکو عشق کا جو ہووے دردمند

آگے بیان کرنے کو اسکا دلیر جنگ
کرنے سخن بیان تو زبان قلم ہی بند

بندگی خالصا خدا کو پسند	دل سے بندے کے درد ہو دلبند
سجدہ مین سجود ظاہر مین	جا ثواب و گناہ ہو دو چند

غلام بہت یار وفادار تھا اتفاقا کوئی روز خواجہ بیمار ہوا اور جناب باری میں عہد کیا کہ اگر اسکی بیماری کے قاضی پاؤن ... خدا اسکی غلام کتین آزاد کرو چند روز نہ شافی بخش بیماری اسکی دور ہو آیا شغل خواجہ کا دل غلام ... البتہ وہاں بہت تھا آزاد کرنا نہیں چاہا بعد کئی دن کے یہ خواجہ بیمار ہوا غلام کو کہا طبیب کے احوال بیماری کا میرے کے ظاہر کرتا علاج ہم آرے غلام نے بار جا کر ... پوچھا طبیب کیا کہا غلام نے ... کیا کرے اب خواجہ طبیب ...

عبدیت و لین جسکے ہو بستی	وہی اخلاص حق سے ہو بہو مند
ہی بصیر و علیم سب پہ وہی	جسنے قرآن سے دیر ہا ہی بند
منہ پہ میٹھے دلوں میں زہر بھرے	خاصیت ہیچ جیسے اندا وند
ہو وہ خدمت میں باب کے معذر	جو کہ فرزند ہو سعادت مند

خوف حق سے دلیر ہی لرزان
گرچہ ظاہر میں ہی وہ دولتمند

مزاج شاہ کا بیشک حباب کے مانند	ڈھلے جدہر کو ادہر کو ہو آب کے مانند
سنبھال رکہئے مقرب دماغ کا اُنکے	رہو تو پاس ہو عطر و گلاب کے مانند
مدام ہزل و غضب میں ہی ایک سا نہ ان	جہلکین جدہر کو برسدین سحاب کے مانند
امید و خوف کو شاہوں کے ایک سا کہئے	رہیں مہر خدائی سے تاب کے مانند

دلیر جنگ بہادر امیر ابن امیر
خطاب کسکو ہی اسکے خطاب کے مانند

دن نکل جا کے بات رہتی یاد	کبھی رنجور ہی کبھی دلشاد

... وہ کا نعت میری کا ہی اوقات علاج ... نہیں کا ... ہرگز ... علاج ... غلام ... طبیب ... عہد ... علاج ... نقص ... سیاہ ہون ... غلام ... صفت ... کامل ... لطف ...

حکایت

[illegible]

کب یہہ دنیا ہی الکسان قایم
جسکا حصہ اسی کو پونچے ہی
جسکو دولت ہی نیک بختی سے

فکر میں عسرت کرو برباد
حق تعالی کی چاہیے امداد
صد و سی سال تک رہے آباد

ای دلیر جنگ فضل حق جسم
خوش رہو تا بہ آل اور اولاد

مرشد وجہ الدین شاہ میرے مجکو کیے مرید
ماموں میرے بختی میرے میرے ہی فیض لیے
نعمت جو جو مرشد سے لے سینے میں ہی جوش
کامل سمجھے ہاشم کا گھر جس سے مجکو فیض ملا

بخشش سے انہی کے بیٹے بختی مجکو ہوگیے
دولت کے تو بختی بنگی جنکی رہ کے لئیے
ساجد جنکے شاگرد جنکے بختی میرے ہوئے مرید
تب تو لب سے ساغر میرے بختی نے لے لیے

مرشد تیرا کامل چیلے صادق تیرے دلیر جنگ
سینہ جسکا مرات دیا اسکو تو نے کیا

نہ سخن کو سیکھے میرے مقال کے بعد
خمیدہ پشت پہ ہنسا نہیں قد موزون

زوال قدر نہیں رکھتی ہی کمال کے بعد
بدر جو ہو تو ہی مشہور بس ہلال کے بعد

[illegible]

خطا ہی تیرے ستم کے بعد مجیبہ غضب
سخی جو کہتے ہیں اوسکو کہ ہے وہ مانگے دے
بساط ساغر و صہبائے شیخ یہاں پرجوش
نکر تو آئینہ مسنون سے دعوٰۓ وحدت

کہیں ہی دیتے ہیں جام زہر لاؤں کے بعد
مگر وہش ہو تعجب نہین سوال کے بعد
چلو تمہارے شراب پڑے گلال کے بعد
کبھو نہ رتبہ تباین رہے مثال کے بعد

دلیر جنگ بہادر خیال ہی تیرا
خیال ہی ہی کہیں مجھہ تیرے خیال کے بعد

شکستہ تہی کاسی کی ساری یہہ مسجد
ہوئی تازہ تر کامگاری مسجد

دلیر جنگ بہادر شفاعت سے پاکے
کرا از سر نو تیاری مسجد

در امیر پہ آتے ہمیشہ دولتمند
خدا کا نام تو مشہور ہی غریب نواز
مین شادمان ہو حاجت برآر کرتا ہو
سخاوت ایسی ہو جو بار بلیہ ادا کرے

تو شیبی جو اونکی کرے تو خدا بہی ہی خورسند
نمونہ اپنا بنایا ہی جگ مین دولتمند
خدا رسول کو جو کچھہ کہ بات آوے پسند
خدا کے پاس ہی مرتبہ بہت ہی بلند

نماز روزہ سے بڑھکر ہے مرتبہ اسکا لے آوے التجا جو اُسکو پہنچا خوشی کو	خدا کا دوست ہوا عجز اُسکا سب مین بلند مشہور ہوتے ہین جب تو جہان مین خاوند

دلیر جنگ بہادر ہین عاقل و دانا
کیا خدا نے ہی جب تو نصیب اسکے بلند

عشق کی مستی مین تیرے کھل گئے ہوگی کمند لب تیرے میٹھے ہی سخن شیرین اور میٹھی زبان اس لب شیرین کے بوسے بے بہا گیے ہو پھر جو چہاتیان تیرے رسیلے لب شیرین ہیج	عاشقون پر عشق تیرا کیون ہوا اس سے پسند منہ کھول یا اسکو بولون مرتبان شکر قند کاٹ دیوین ہا تجکو مثل شکر ہر بند بند سر سے منہ وہ جب دیکھے تیرا قد بلند

ہی سخن خسرو تیرا تعریف شیرین مین دلپذیر
کیون نہ حیرت مین رہینگے شاعران سمرقند

کمر سے یار کے لیتون مین دال کے مانند لپیٹ ایسا نہ بیخود ہو عشق مین ہرگز کوئی تو لپٹے کمر سے کوئی بن سے دین	خیال یار کا آتا ہی خواب کے مانند حیا ہی آنکھون مین جس کے حباب کے مانند ہی لپٹے کون کمر سے طناب کے مانند

[illegible]

کوئی تو عطر سا لیتی کوئی اوتنے سا
لپٹیا کوئی ہی برگ گلاب کے مانند

ہو گرد پتیس نہ لپٹون مین ابر سا اسکو
پری کا چہرہ ہی گو آفتاب کے مانند

چمک چمک کے ستارے ہین دیکھنے لاگے
تہا رخ یہ چاند سے ہلو سحاب کے مانند

کیا مین خوب تصور تو دل نے بول اٹھا
خیال لپٹیا ہی جاکر نقاب کے مانند

ڈہلے جدہر کو روان ہو گئے ادہر ہی کو
محیط ہو تا رشیون کا آب کے مانند

عدو ہین اڑ گئے شبنم سے رو برو سے تیرے
جو طالع چمکا تیرا آفتاب کے مانند

تیرے عروج کتین دیکہ سارے جل جل کے
تمام سوختہ ہو گئے کباب کے مانند

ردیف	جہان مین اہل دول کوئی نظر نہین آیا دلیر خنگ مجاہد نواب کے مانند	الذال

بس ہی بازو پہ میرے نام خدا کا تعویذ
کام آوے نہ کسی جہوٹ دغا کا تعویذ

قل ہو اللہ کا ہو نقش نگین حسن دلبر
اسکو کیا کام ہی سیم و طلا کا تعویذ

نقش باسط کا ہی مرشد سے ملا مجکو
نہین درکار مجہے مکر و دغا کا تعویذ

اسکو اس ہستی موہوم کی کیا ہو پروا
کردن جان مین جسکے ہو فنا کا تعویذ

[illegible]

[illegible]

اب دلبر جنگ کی دعا ہی یہ خدا سے دم
کر عطا تیرے تئین اپنے شفا کا تعویذ

لب یار کے ہین پستہ و بادام سے لذیذ
مستی چشم ہی می گلفام سے لذیذ

ایام ہجر مین تیرے ای دلکے دوستدار
کیا چیز ہنگی نامہ و پیغام سے لذیذ

شیرین زبان کیون نہو اب تیرے ذکر مین
کوئی مزا نہین ہے تیرے نام سے لذیذ

اقسام کے ہین میوے اگرچہ کہ ہند مین
پر کوئی ہی دسا ہی نہین آم سے لذیذ

تعریف تیرے لب کی بہلا کیا کہے دلیر
ہین لعل لب تیرے تو لب جام سے لذیذ

وصال یار کا قاصد نے لا دیا کاغذ
سدا سر اسکی اطاعت سے تھا لکہا کاغذ

اگرچہ شوق تجہے وصل کا ہمارے ہی
ادب سے آئیے ہی تجکو رہنما کاغذ

ہزار طرح کی مخلوق ہی و لے ہمکو
بری مسیا سے لکہا ہی جہ بر ملا کاغذ

رموز راہ و منازل حضور کے آداب
لذوذ وصل وغیرہ مین ہی بہرا کاغذ

بہت سے دشت مین گمراہ ہیت گئے بیراہ

[illegible]

خواجہ بزرگوار قطب الاقطاب [illegible]

[illegible]

چلے دلیر وہی جسنے پڑھ لیا کاغذ

کمال و فضل میں ہی گرچہ بے بدل استاذ
ہنر میں عشق کے رہ جاوے دست مل استاذ

پڑھے جو آتش الفت میں عالم کامل
مثال نور کے ہئے ذات سے مجل استاذ

نہ ہئے جناب سے کانون دلمیں رد و شح
سلوک جو غیب سے جاوے ہو الگ حل استاذ

رخ صنم سے اگر یک جھلک نظر آوے
محال ہے کہ رہی دل کتین سنبھل استاذ

دل دلیر منور ہی شمع رو کو دیکھ
جمال سے جسکی رہے طور سالحل استاذ

گر تمنا ہے کہ یاوے بے نیازی کی کندو
چاہئے پہلے کہ جا کے جان بازی کی کندو

ذات سے اپنی فنا باقی بحق ہو تجھکے
نفی اور اثبات سے خوان مجازی کی کندو

سر یہ جب خورشید ہوئے اصل میں پرہ نہاں
ئے وہی جانے جو یاوے سرفرازی کی کندو

ہان یہاں ہشیار رہئے ہی محال اتحاد
پائے رہبر سے اسی امتیازی کی کندو

عبد و رب میں عینیت اور غیریت تحقیق ہی
بوالئے مت کچھ دلیر خنگ اس کارسازی کی کندو

ہر ایک درد کا مٹتا ہی ہر کہین تعویذ ... و لے اجل کا بغیر از اجل نہین تعویذ

بلا اگرچہ ہو کیسے دعا سے ٹلتی ہی ... پہ آگے موت کے تحقیق کچہ نہین تعویذ

ہزارون مشکلین بجہ جاوین اور آفت ... کرم خدا کا تو ہو ختم مرسلین تعویذ

تو جان ہو ویگا ہر روز موت کا لقمہ ... نہ بہول دنیا پہ اپنے کتین باین تعویذ

غضب سے رب کے ہمیشہ سنبہال اپنے کو ... گناہ گارون کے بازو پہ ہی نکمین تعویذ

عو سے ہوتا نہ تقریر سے نہ فال سمجہ ... لکالے ہند ہو نکو کہینچ نکتہ دان تعویذ

ردیف	دلیر جنگ بہادر کا ہی یہہ فرمود خدا کا نام گلے بین ہی بسلین تعویذ	الرا

مسند حضرت پیمبر کے صدر ہین چار ... یعنے بوبکر و عمر عثمان و حیدر چار یار

صدق تو صدیق کا مشہور ہی عالم کے بیچ ... عدل مین حضرت عمر تو ہین جہا نمین آشکار

حضرت عثمان بیشک جامع قرآن ہین ... محفل حضرت رسول اللہ کے ہین زیبدار

ہین علی شاہ ولایت جنکو حق نے کہا ... لا فتا الا علی لا سیف الا ذو الفقار

چار یہہ برحق شریعت محمد کے ہیں ... در جہان حضرت نبی کا دین جنسے برقرار

[illegible]

قدرت اللہ مین ہین چار اصحاب نبی	باغ کو اسلام کے انہ چار سے بیگی بہار

ہر محمد اور اسکی آل و یار و نیر دلیر
پڑہیے دل سے صد سلام و درود صد ہر بار بار

حاکم کرے جو حکم نشہ سے غرور کر	رکھتا ہی مے پینے سے خدا اسکو دور کر
محکوم جب ہوئے خدا ترس ہوئے وہ	جنت مین حق رکھے اسے صدر صدور کر
فرمان حق جو ہوئے حکومت کا ہی کام	رہتا دب سے عقلی کا اپنے عبور کر
دنیا کے کام و کاج ہمت آج ہو نشہ	آیۃ حدیث کے تو مطابق ضرور کر

قسمت کی بات ہی یہ جہان مین دلیر جنگ
پیدا کیا جہان مین تجھے با شعور کر

آج صندل ہی عرس کا بھرپور	گنبد شاہ کمال ہی پر نور
اولیاؤن کی یون ہوئی تا ابد	ہوی ساری بلا شہر کی دور
ایسے کامون سے یون خدا نے کہا	زرد رو سب ہین دشمنان مغرور
زور طالع سے نیک نیت سے	کیا بہتر جو دل مین تہا منظور

[illegible]

نشانی ہی اور ... اور سرکی ہی + اور ... نشانی ہی ... دراز ہو ...
نشانی ہی اور ... اور ہیبت ... نشان ... [illegible]
... [illegible] ... اور دلیلین ... اور ... [illegible]

رہے دایم دلیر جنگ آباد
اور حکومت ہین ملیح شاہنور

دلیر جنگ کے سرکار نت رہے دربار
ہمیشہ دولت و شوکت رہے یونہین قایم
تیری خدائی کی قدرت سے کرے تو مجکو نثار
جو میرا مقصد دل ہے سو تجہہ پہ ہے روشن

یہی دعا ہے خدا پاس میری لیل و نہار
بفضل حق و رسول اور انکے چارون یار
در حرم پہ و بر روضۂ رسول کبار
طفیل احمد مختار کر تو بیڑا پار

تیرے جناب مین ہے روز و شب دعا دلیر
طواف کعبہ کا میرے نصیب ہو یکبار

ہفت اقلیم کی حکومت پر
محل خاص کا ہی برج حمل
برج ثور پر ابو القاسم
برج جوزا بنام عبد حکیم
خان عبد الرؤف در میزان

ہفت برجون کا ہی اثر ظاہر
ہی ابو الخیر خان کا جدی گھر
ہی مجید خان کا اسد منظر
ہین کریم خان میان ثور اہر
ہین ولیدان خیر کے سیر

... متوسط ... [illegible] ... دراز ... نشانی ... اور دلیلین ... کی ہی + اور ... [illegible]

اور دلیلین چشم ... نشانی ... اور ... متوسط ... اور درازی مین ہو ... نشانی ... اور ... کی ہی × ... [illegible]

ہفت بر جون سے ہوگیا ہی حصار	ہول و دہشت سے دشمنان ابتر

ہفت شاہو پہ ہی دلیر ہفت ہی
خواجگون کے ظلال نت سر پر

ماہ رمضان مین شب قدر سے نور	جسمین ہیگا کلام حق مظہور
حق کیا ذکر جسکا قران مین	لیلة القدر بہ زالف شہور
گر تو چہتا ہزار شب کا ثواب	اسمین کر بندگی بقلب حضور
آخری دہ کی طاق راتون مین	اسمین اقوال مختلف مذکور
جسپہ فتوی امام اعظم کا	بیس پر ساتوین ہی شب مسطور
رکھ عبادت سے زندہ اس شب کو	جو دعا مانگے حق کرے منظور
دیوے اللہ مجھے مجل نائیس	رہے قایم جہہ دولت مشہور
آئی آواز مجکو ہاتف سے	دوست خوشوقت دشمنان مقہور
حق رکھے مجکو تندرستی سے	صد وسی سال تک اسی دستور
جیون اُبلتا ہی حوض صحن فلک	ہووے جاہ و حشم سے روز افور

نازل ہوتے ہین جبرئیل امین
بطفیل خدا بفضل رسول
ختم کامین نے جب وسیلہ کیا

ساتھ اپنے لیے ملک جمہور
مرض و بیماریان بلایان دور
دکھ درد دور تندرستی پور

نت ازل سے دلیر جنگ کتین
کردیا حق نے صاحب مقدو

کیا نہین تجپہ بھید کہلا اسرار
وحدہ لاشریک قادر ہو
اسکو شرکت کبھی نہین بھاتی
ایک بلد مین گر ہو دو حاکم
وہ تو دونو جہان کا حاکم
بت پرستی سے شدے جہنڈونکو
لوگو اس سے بڑی ہے شرکت کو
مار نے کو جلا نے مردون کو

مشرکون سے جو ہی خدا بیزار
مشرکون کا ہو کسطرح دلدار
جو کہ حاکم ہو یہان رہے مختار
ایک دوسرے کے قتل پر تیار
ہو نہ کیون مشرکون سے وہ بیزار
یہہ جو تم جانتے ہو نافع و ضار
وحدہ لاشریک ہی مختار
اس سوا اور سے نہوئے کار

مین دلیر ان خیر ہون محکوم
اسلا جنے کیا مجہے مختار

ہین بخیلون سے زن لیر ناچار	اولیا انبیا خدا بیزار
حق مین اُنکے خدا نے فرمایا	و قنا ربنا عذاب النار
آپ کہاوے نہ غیر کو دیوے	ناحلالون مین ہے نہ ہی مردار
جو بخیل ہو سو ہی عدوے خدا	اور سخی دوست حق کا ہی بر بار
پھر بخیلی مین کچہ نہین حاصل	ہی سخی کا ہمیشہ بیڑا پار
سو بخیلی کئے طرح کی ہے	اُسکے ارکان کو سمجہہ ہوشیار
خوب تحقیق کر کے دیکہو سب	ہی بخالت کا لفظ بدتر کار
زندگی کا بہروسا ہی کسکو	عمر مین گہٹ رہی ہی لیل و نہار
کیا وہ لایا وہ کیا لجاوے گا	یاد کار یک جہان مین ہی یار

دیدہ دانستہ بات ہی یہہ دلبر
زن و فرزند اُس سے سب بیزار

جھوٹ سب خصلتون سے ہی بدتر	ہیگی لعنت خدا کی جھوٹے پر
وہ ہنو معتبر جو ہو جھوٹا	مکر سے ہی کھین کسی در پر
گرچہ موتی ہی چین کا پرآب	جوہری پاس لوت ہی کھیر
جھوٹ سے دو جہان لرزے ہیگا	عرش کانپے ہی جھوٹ سے تھر تھر

حق کو باطل جو جانتا ہی دلیر
دین حق مین ہی بے گنہ کافر

سُود خورے کو حق کا نین دیدار	صاف فرماے سید الابرار
سُود خوری سے جان ہو ناپاک	روسیاہی سے حشر مین ہو خوار
سُود خوارون کے پیٹ ماٹ سجھو	انہین پھر تے رہینگے عقرب و مار
سُود سے لین دین دلوانا	دین نبوی مین ہرسہ ہین مردار

گر حکومت مین اپنے منع دلیر
سُود خواری ہنو نے دیے زنہار

ہی شب قدر کا تو آج ظہور	جلوہ دیتا ہی مسجدون مین نور

پوشیدہ رکھنا اسرار ملک داری کا
اور مافی الضمیر اپنا اظہار کرنا ایک کا
چنانچہ اخبار مین آیا ہی کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات
راز دل اپنا سفر مین پوشیدہ رکھتے

مثنوی

درین کار بس تو انداز نیست
اگر تو دانند کہ تو ہست
دعا بلک و من عبلک

جلوہ خانہ مین ختم قران ہی
سر خرو ہو رئیس دو جگ مین
کر عفو اُسکے سب گنہ یارب

مسجد خاص والئے مشہور
دشمنان اُسکے ہووین سب مقہور
درد و دُکھہ فضل سے ہو تیرے دُور

مین دلیر ابن خیر ہون عاصی
التجا میری ہوئے نت منظور

بغض رکھنا صحاب سے ہی کفر
جو نہ جانے خدا رسول کو سچہ
رکھیئے چارون سے الکیسان الفت
بل کبیرہ گنہ حلال سمجہ

ڈر نہ جانا عذاب سے ہی کفر
دوستی اُس خراب سے ہی کفر
بیش و کم کے حساب سے ہی کفر
بغض اُنکے ثواب سے ہی کفر

شربت حق سے منہ نہ پھیر دلیر
لینی لذت شراب سے ہی کفر

باسط زمین پر فلک کا جنبر
پیمبر کے خاطر خدا نے کیا

منور بقندیل شمس و قمر
زمین آسمان اور سب بحر و بر

لازم ہی اول سم مین معتقد اپنی
رہنی ہی دو سم ابدا مقاصد کی
ظاہر ہو نماز اور جہود بہت مین
اصل طرح تمام مین سلام دل سے
یہ جہونا جانے کر اسکو علم مین محرم

تتمہ

کہا شاہ نمین اُنکے لولاک حق
تو صحرا مین فرش زمرد بچھا
رسول خدا نور اللہ کے
جو احمد سے حق نے محمد کیا
ہین جس روز پیدا ہوے مصطفےٰ
وہی بھلے سب کے ہین آخر وہی

یہ معنے ہین اُسکے رکھو دھیان کر
گل و بو تے کر رنگ ہر رنگ باہنر
تجلی ہی اُنکی ہر یک چیز پر
ہوے خلق مین ہین نبی نامور
جواہر کے مل گیے فرشتون کو پر
ہوا ختم اُنپر حساب حشر

ہر ایک کام کرتے رہو اے دلیر
درود اور صلوٰۃ کو بولکر

کاہلی خفگی بندگی مین نہ کر
غیر ذی روح سے لیکے ذی روح تک
یاد حق جو کرے فراغت مین
گر عبادت مین ہو سدا مشغول
دم کو ضایع نکر تجہ بغیر حق کے

کچہ نہ اویگا درد و غم تجہ پر
یاد مین اُسکے سب ہین شام و سحر
تو اذیت کا اُسمین کیون ہو ضرر
مہربان ہو رہے خدا اسپر
کام آویگا تجہ کو در محشر

کوئی ایک بزرگ کی تعریف بحد و نہایت کی ہے
روایت ہے کہتے ہین کہ
نیکو ہست حاصل ایام آدمی
چند فانی کہ از پی رحم در جہان
چون عاقبت فنا رسد انجام آدمی
گر است قدر نعمت و مال و متاع و جاہ
نیکی بنا کرم بود نام آدمی
ای طالب خلود بقا و دوام

قطعہ

[illegible]

کوئی دم یاد سے نہو غافل
یاد رکھ یہ تو قول پیغمبر

جو عبادت ہی اور سخاوت ہی
توشۂ آخرت ہی یہ خوشتر

زندگی تک تو بندگی کر لے
زندگی بعد بندگی ہو کدھر

ای دلیر جنگ جانئے تحقیق
بات اس سے نہین کوئی بہتر

جھوٹ کہنے مین جو ہوا مشہور
اسکی سچی بات ہی نہو منظور

جو ہو کذاب اسپہ لعنت ہی
وہ خدا اور رسول سے ہی دور

کیا دریافت سب مذاہب مین
جانتے اسکو ہین اسی دستور

نسل آدم مین یون ہی ہوتے ہین
قدرت اللہ کی تو ہی معمور

پر وہ انسان دروغ گو ہی بد
کیا اللہ قران مین مذکور

مرد جھوٹا اگر سلیمان ہو
ہو وے عورت اگر لنگل حور

اعتبار اسکا نا کرے کوئی
اسکے سایہ سے حق رکھے بس دور

ایک جماعت مین دوستی اندر
ڈال دیتا جدائی وہ فی الفور

[illegible]

ہی دلیر اُس سے دل سے نت بیزار
گروہ ہو شاہ روم یا فغفور

سدا دُ ئے ہی خدا نام پنجتن مین اثر
جو مُنہ سے نکالے سو ہو وہی جاری
ہزار زخم لگے بر جہہ تاب طاقت ہی تھی
کھڑے تھے ہو کے پیاسے ہزار سے لڑتے
جو باندھے گھر پہ پیمبر کے تیغ ظالم نین
جھڑے بتول کے گلبن سے آب بن جو گل

بصدق نکلے زبان سے جو سخن مین اثر
نبی علی کی ثنا سے ہی یون زبان مین اثر
کئے جو تیر و سنان لاک شہ کے تن مین اثر
عجب بتول کے تھا شیر کا بدن مین اثر
نہ اب تیغ مین باقی نہ تیغ زن مین اثر
ابھی تک ہی اُسی بد جھری کا بن مین اثر

دلیر جنگ شہ دین کے غم مین اشک بہا
یہی ہی کہنا کہ کچھ بھی ہو تیرے غم مین اثر

حیات رکھہ کر میرے سینہ پو وہ بولی اکبر
تیرے دلبر نے تجھے آج بلایا ہی چل
صندلی رنگ گلاب عرق ہی جاری

تھام کے دلکو تڑپنے ند سے اُس دلبر
شیشی سینہ سے اُسکے تر اُسینہ مسکر
بند انگیہ مین رسیلے دو انار ین کس کر

فلک مارگاہ اس عمارت بلند کا ہی تیر
کمر جو زاکیتی ہو لیا ہی اور اسکے دیکہ
کی بلندی یاون شرف کا سر آ ایوان
کیوان پر رکھا ہی **قطعہ**
چنین بنا دھیا یون فلک بدیدہ کتم
چنین عمارت عالی ندر دیا ر
نخست بار دگر اقبال باز ادر خش

اِس شفا خانہ دلیر مین بہت ہین بیمار	مہربان جس پہ طبیب ہو وہی پہونچے کنار

مژدہ وصل میانجی سے یہہ پہونچی دلیر
در دولت پہ گیا اُسکے سہو نمین دیکر

جو خواب اُسکا وہی تعبیر اُسی پر	تقریر اُسی پر ہے تحریر اُسی پر

اللہ دلیر شک کی بلا دور کر دیا
تاثیر اُسی پر ہے تقریر اُسی پر

نذر اللہ کی مین کیا ہون ضرور	جلد ہو دیے دعا قبول حضور
جو قلندر ہین میر حیات ولی	اِس لئے کوہ کا سفر ہی ضرور
بطفیل اِس حیات قلندر کے	رکھہ حیاتی سے تو مجھے ہر روز
ہین یہہ سچا دیے غوث شاہ قادر	ہی برکت مکان مین اُنسے ظہور
دین دنیا کا سر حرف ہی دال	دو جہان مین تو رکھہ مجھے منظور
ہر ہر منزل مین خیر خوبی سے	جلد پہنچا دیے مجھکو لا شاہ نور
یہہ نیاز بہت دن سے تہی مجھہ پہ	دکھہ درد دور تندستی ظہور

[illegible]

میرے ضامن جو ہین امام زمن	مشکلان آفتان بلایان دور

تندرستی ہوئی ہے مجھکو دلیر
کر سفر حج گنہ سبے ہووے دور

ایسے خاکونسے خاک پا بہتر	یہ از اکسیر یہہ دوا بہتر
مجھکو کشتہ جو دیے وہ کشتہ ہو	ہی بنایا ہمین خدا بہتر
صاف صورت ہی خاک کے مانند	ابتدا مین ہی انتہا بہتر
یہہ ہنر والے بولتے کب ہین	مل گئی جسکو کیمیا بہتر

ای دلیر جنگ تم کو کیا پروا
ایسا اللہ نے کیا بہتر

مشرکون سے تو ہی خدا بیزار	شرک سے کوئی نہین ہی بدتر کار
دلین کچھ منہ پہ کچھ جو ہووےگا	ہی وہ کذاب اور ناہنجار
حال کیا ہوا ہی شیطان کا	کیا بجا ہے سچی جب تکرار
شرک ہو جسمین کب مسلمان ہے	مشرکون کی ہے خوابگہ فی النار

ضعیفون کی نوشیروان کو بہت پسند آئی اور یہ ہر ایکا راضی ہوا

فایدہ صحبت اخیار کے بیان میں

مصاحبت اور ہم نشست نیکون اور دانایون کی کیمیا سعادت ابدی اور دیکھنیوالی دولت ہمیشگی کی ہی

صحبت علما اور فضلا کے ایک لحظہ [illegible]

مثنوی

صحبت مردانت از مردان کند
نار خندان باغ را خندان کند

[illegible]

تمام کام انکا کلام بر اعلی عالم اور بیرہم [illegible]
اور خلفا کے بھی بہت [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] ہی [illegible]
[illegible] عدالت اور [illegible] انہون کی [illegible]
[illegible] اور کوئی علم [illegible]

صدق دل سے ہووین برثابت	اُسکو جانینگے احسن مختار
قول جو کچھہ خدا رسول کا ہی	رہنا اُسپر تو صادق الاقرار

ہی دلیر خنگ عبدیت تجھہ مین
جب تو کرتا خدا برآمد کار

بادشاہی دل کی سارے جسم پر	سب وزارت مین ہین اعضا کے گر
سیر گاہ انکا زمانہ رات دن	تندرست دل ہو تو آوے سب نظر
دل سے اول سر ہی اعضا رئیس	بادشاہت اُسکی ہی سب جسم پر
چشم اُسمین ہین جو سب کچھہ دیکھے	کان اُسمین ہین کہ سن لے کان دہر
بینی اُسمین ہی ہر یک تو باس سونگھے	ہی دہن اُسمین کہ گویا ہی مگر
ہی زبان اُسمین مزہ سب جانچے	اور ہین دندان چکنے سر بسر

یہہ دلیر خنگ کہ تقصیر ہی
سُنکے سب ہشیار ہوجاوین [illegible]

کیا خوب ضرب دار ہین سرکار جی بدار	شاہونکے پاس ہین یہ ہین دربار جی تو بدلہ

[illegible] اسکا موافق حکمت کے ہو اور حکم
پس ہر ایک کو لازم ہی کہ خداوند
تعالی کی قدرت کی طرف اور اسکی حکمت [illegible]

[illegible] عالم [illegible] علما و فضلا اور [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible] عاقلان و [illegible]
[illegible] شعور [illegible]
[illegible] علم و حکمت [illegible]
[illegible] فضلیت [illegible]

نقرائی چوب جا تو مین باشان شکوه
کرتے حکم حضور کا ہین جاری چوبدار

ساجیے دلیر جنگ بہادر کو خوب سا
مسند جلو سوار عماری و چوبدار

دولت عمر زیادہ نگاہ روبرو سخن
کھینے کو دست بستہ در اسواری چوبدار

قایم دلیر جنگ بہادر کو حق رکھیے
دولت عمر زیادہ ہو للکارے چوبدار

ای برہمن تیرے گلیے زنار
وقنا ربنا عذاب النار

شمس کو تو ہزار دیے پانی
حصہ تیرا ہے دو جہان مین نار

دیوچہتر کا تو نگر پوجا
اُس صنم سے نہین ہی تجھکو قرار

کرنر نکہار کا تونت پوجا
تاکہ تخفیف ہو دیے دوزخ نار

بید پڑ پڑ کے ہو گیا پنڈت
کیون بھٹکتا پھرے در و دیوار

سُن نصیحت دلیر جنگ کی تو
دل شریعت مین یاد کر اقرار

جھوٹ کھنے سے جسکو ہو سروکار
راست اُسکا نہین ہی قول و قرار

کرتے ہین لوگ نفرین سب اوسپر | اور رکھتے ہین اوس سے سب انکار
جسکے ہووے زبان پہ قول دروغ | راست کیون جانے اوسکو ہی گفتار
راست گوئی ہوئی ہے اب معدوم | کذب گو یون سے آپڑا ہی کار
جو کہ کاذب ہی اوسکو کان ایمان | لایق نار ہی وہ بدکردار

صدق نیچ ہے کلام مین جسکے
اوس سے ہووین دلیر جنگ بیزار

شب جمعہ کو ستارہ مین نظر آیا نور | دو ہین درویش مجھے لادیئے دو جام [illegible]
اسقدر اونکی ہی آمد ہوئی اوس جا اوپر | مورچل ہاتھ مین اور دوش پر اونکے [illegible]
سربسر ہوتا ہی مجھکو یہہ قیاسا معلوم | اوسکی تعبیر یہہ بی شک ہے دولت کا ظہور
کیا اللہ نے بی بی کا میرے طالع بلند | دیکھہ سکتے نہین دشمن وہ ہوے جلکے [illegible]
رہ نما ہین میرے مرشد وجیہہ الدین شاہ | جنکی برکت سے مجھے پہنچا ہدایت کا نور

کی پیمبر نے دلیر جنگ بہادر کی مدد
ہو گئی بات یہہ ہر شہر کے اندر مشہور

[illegible]

قطعہ

نصیحت کان ز دروغ [illegible]
[illegible]
روان اندر دل و جان [illegible]

باب

نکلا جو دستگیر کا چاند آسمان پر
میرے مدد کو اب ہوئے پیران پیر نے
اب دستگیری ایسی کیے دستگیر نے
دشمن کو میرے رد کیے ہیں دستگیر نے
سنکر یہ خوش خبر کو ہوئے خوش ہیں دوستان
اب جا ئے شکر کرنے کی ہی سب آئے دوستو

روشن چراغ ہو گیئے ساری جہان پر
ہر وقت یہ سخن ہی ہر یک کی زبان پر
غالب تیری ہی بات یہ ہر یک بیان پر
آیا ہی چاند اسکی بہت امتحان پر
اور دشمنوں کی آگئی ہی بات جان پر
لا کا دعا کا تیر تو میر النشان پر

لکہا کرے یہ یک صد و سی سال تک دلیر
مضمون تازہ غوث منزہ کی شان پر

ہاتھ رکھ کر میرے سینہ پہ وہ بولی ہس کر
زلف پیچ ہی اس عارض گلرنگ پہ واہ
نوک مژگان سے بس کر نے دل کو مجروح
منتیں کر کے ہزاروں تو ہی مانے ہی نہیں

مت مل اتنا ہی پستون کو میرے اب کس کر
یون نظر آوے کو یا کیٹے ہی ناگن دس کر
تیغ ابرو کو لے آیا ہی پہر اسنے کہس کر
بیطرح سے وہ مچل بیٹھا ہی دلبر رس کر

جو ہر انسان کا پرکتے ہیں دلیر جنگ نے یون

[illegible]

جیسا سونے کو ہر کسنے ہین محک پہ کس کر

ہاتھہ رکھہ کر میرے سینہ پہ وہ بولی ہنس کر
تیرے سونے کو ہرکتی ہون کسوٹی کس کر

کشمکش سے تیرے ظالم مین سینہ ہو گئی
دل تو گھبراتا ہی گرمی آرہے تو بس کر

چاندنی رات ہی دربی ہی رقیب ہی خو
ہے دہرک تم چلے آتے ہو دہس دہس کر

گردن صندلی گر ہات میرے آجاوے
مثل صندل سا گلے اُسکے ملون گہس گہس کر

غیر کے ساتھہ مجھے دیکھہ کے کہنے لاگی
ایک تو کیا ہی تیرے روبروے دس دس کر

بات اچھی نہین بنتی ہی جرات تیوری
گالیان دیتے ہو تو دیجئے تم ہنس ہنس کر

جیسا سونے کو ہرکتی ہی کسوٹی بیشک
تونے عالم کو ہرکتا ہی دلیر جنگ بس کر

ہر ہر اسم کے ہاتہہ مین لاٹہی ہے نیشکر
احمدی اپنے ہات سے بانٹتی ہی نیشکر

شیرین سخن کو حق نے ہی تاثیر یہہ دیا
کھایا ہر ایک نے مزہ گاتی ہی نیشکر

اپنے لے بگاڑ کے فوج مین تمام
سمار سے بیٹھے بہ کاٹتی ہی نیشکر

یون نیشکر کا باغ تو نادیدہ شنید
ہندوان اثر کیا نہین گاتی ہی نیشکر

[illegible]

قاسم دلیر خنگ بہادر کو حق رکھے
بھالا ہی نیشکر کا نہ داتی ہی نیشکر

شاہون کو جو پسند ہی شاہین کا شکار
مارے ہی رو برو میرے کالی کو بحری جا
دہشت سیے جسکے گر پڑے تیتوریان دراج
ہے باز بیرے کا تو اکثر شکار تلخ

ہر شاہ کو ارجمند ہی شاہین کا شکار
پر خوشنما یہ چند ہی شاہین کا شکار
کیا خوب بالا نبد ہی شاہین کا شکار
ہر مثل شیر و قند ہی شاہین کا شکار

ہر دن دلیر خنگ کو رہتا ہی شوق صید
اُسنے کیا پسند ہی شاہین کا شکار

احمدؐ کے نام پر ہون سدا جان و دل نثار
عقبیٰ مین اُسکا دیویگا حق نے جزای خیر
کیا کار خیر کو احمدی بیگم نے کر لی ہی

برکت سیے چار یار کے شادیان ہوئین جاری
کس نا کسون پہ رکھتا ہی جیہ سایہ برقرار
اُسکا جزائے خیر خدا دیوے بے شمار

کیسی غزل بنائی ہی جو تو نے دلیر خنگ
تیری مدد پہ غوث قطب شاہ ذوالفقار

قطعہ

فائدہ

بارالٰہا ہوں تیرے حضور یا غفار	دعا قبول کے یا نا قبول ہی مختار
یہ ہے ہر دوسرا محمد کا ایک سید ہے	دعا قبول کرا دینگے سید ابرار
بجز خدا و پیمبر کے کون ہے ایسا	جو مستجاب کریگا دعائیں لیل و نہار
اگرچہ میں ہوں گناہوں میں غرق سر تا پا	یہ مجکو میرے خدا و نبی کا ہی ادھار
نظر نہ کر کے گناہوں پہ بخش دیگا مجھے	بحق پنجتنِ پاک خالقِ جبار
جو آسرا لے پیمبر کا اسکو کیا ڈر ہی	خبر ہے سبکو محمد یہ ہی خدا کا پیار

دلیر خنگ کی بخشش کرینگے پیغمبر
دلاسا دلکو ہمارے یہہ خوب ہے ہر بار

عرض کی سب دلیر خنگ کے حضور	ہو گیا جو خدا کو تھا منظور
دابۃ الارض جانے سے دجال	شہر شہنور کی بلا ہوی دور

۱۲۷۷

ردیف الزا

منظور نہیں ہمکو بجز یار دلنواز	اس خوب و زشت سے ہو ہر چند امتیاز
رنگین ہر پیالہ اسی مے سے گرچہ ہی	ہر شکل جام ہی نظرِ سر میں فرق ساز

باب

حاصل ہو یہہ نور دلی ہر کسی کتین	جب تک کئیے نہ آپ کو جیون شمع دلگداز
رنجور کب تلک ہے شہزادہ صفی	زینت خلافت رو کزین با آز

ہان تجہ سوا دلیر نہین کوئی مستعد
جو یار ہر ہو یار کے ہمراہ جیون ایاز

خالص طلا ہو یے بجز نار قلب سوز	منظور کبریا نہ ہو بغیر شمع دلفروز
ای گل غلاف شاخ سے بو دار ہو نکل	کب تک لحاف تن مین رہیگے ہو پارہ دوز
ہر بیخ و شاخ و برگ سو ہی شیشہ ہاکی	ہر جام می سو خوشہ انگور ہی ہنوز
جا بہت مین گل کی خار سے زخمی ہی عندلیب	ہر شب کے ہی حجاب مین پنہان ہو نور روز

ہر شعر تیرا بحر معانی ہی ای دلیر
بیہودہ گفتگو نہین یہہ جیون شتر کی گوز

جز وصل یار کشف نہو کسیہ یہہ رموز	لذت ملے اسی کو جو عاشق ہو عقل سوز
غنچہ مین گل نہان ہی کلی شاخ مین چھپی	خورشید کے ظہور سے روشن جہان ہو گر
ہر تیغ ابدار مین جوہر ہی گر چہ بہر	مرجان جیشیدہ گر نہو ہے کات ہی ہنوز

اور عیان سلطنت و علا زمان و شقوقان ... بیرونکا علی اگر بنین و وسیط حالکی ... بنی لیے فتوحات نجم بین ہووے کی ... معانی فوق قیدم غرض بین ... بین نادر اکوم وری ... جو ثبات و لمحات علاقت ... اور دیکر دریافت نفوذ رعایا اور زاد کئن ... یا ہجبین اور عال ہر کلان و اعیان ... ملکت ہا کا تو دریافت مین رکہین اور ... تحقیق کیا اور ... کفایت ...

مذہب مین عاشقون کے بلا شک ہی ...		روشن شمع کو دیکھ کے پروانگونکی زیست

خلعت دہری ہے تیرے خلافت کی دلیر

پارینہ پیرن مین نزدہ ہوکے پارہ دوز

شاہ شرف بو علی قلندر راز		صدق دل سے کیا ہون مین نیاز
نان و قرما ہین ہے انکی نیاز		سید الطعام جنکو تھا مرغوب
مرغ روح انکا خلد پر پرواز		جاے مرقد ہے پانی پت کرنال
تندرستی ہے ہون مین سرفراز		بطفیل انکے حق دیا ہے شفا
خوف کیا مجھکو از نشیب فراز		سرفرازی تمھاری مجھ پر ہے

الستین	اپنے خدمت مین ہی یہ عرض دلیر تندرستی ہے ہووے عمر دراز	وکریف

اگر ہی خاکین آلودہ ہی ہزار الماس		قدر نہین ہے مگر ہی تو جوہری کے پاس
صف ذلیل مین ہووے ہی بہنکر کرپاس		چھپے نہ دانش بینا مین کوئی شاہزادہ
کرے ہی راہبری انکی یہان خضر الیاس		تو بھولے راہ کے صحرا مین بیٹھ جاتے اداس

اور ... اور شاہ ... بجمیع ... تمام رخسار ... بعض ... سمع و بصر ... کی شعاعین ... الجملہ ... شقوق ...

اخبار اور عرض ... سیتین ... ہی اکثر اخبار الطرف ... سلطان ... بنیاد ... نظر ... شقین ...

سنبل ہے ہجیئے ضایع نہ تخم کو کیجیے | زمین خاص ہی پھر ہاں تخم ہاں انفاس

دلبر عارف کامل ہی جوہری بیشک
وہ دل جو قابل عرفان ہی سوہی الماس

خدمت مین ہمجلیس کہے ہے میری التماس | تو میرے ساتھ رہ نہ بلا مجکو اپنے پاس
نیچے نظر ہی تیری لیا دیے تو غار مین | چل آ ادہر ہو عرش معلا سیے روشناس
از عرش تا بفرش میرے زیر پا ہی ہے | ہی نور لامکان سیے اب مجکو اقتباس
اس گلشن وجود مین گلہا ہے معارفت | پھولے ہئون پہ کیجیے ای بلبلو سپاس

صد شکر ہی دلبر کہ حضرت کے فیض سیے
تاریک منزلون مین منور ہوا قیاس

لبون کی سرخی تری کسنے لیا ہی چوس | وہ رشک حسن تمہی شہد سیے کیا ہی چوس
جگر مروڑ کیے دل تو ڑ پوچتے کیا ہو | یہ تیرے غصہ نے خون جگر پیا ہی چوس
یہ تیری بے رحمی پر مجہیے یقین ہوا | میا شیر نہ مادر سیے تو پیا ہی چوس
جو کچہ ہوا سو ہوا اب معاف ہو تقصیر | تیری جدائی نے آرام دل لیا ہی چوس

مثنوی

یعنی نوشیروان نے یہہ مواعظ سنکر بہ
کی بہت تعریف کی + اور ایک بات
یہہ کہ قصر سلطنت کے چہار ستون
ہیں اگر ایک بہی ستون اونمیں سے
نہو تو قائمی محل کی مطلق نہیں ہی
پہلا امیر [illegible] تدبیردان دوسرا حفاظت
ملک کے رکہنا [illegible] دشمنون کا

ایمن عافیت و دور از درست
ورنہ دارد بکار ملک شکست
دل مظلوم را کباب کنند
ظالم عامل جہان خراب کنند
[illegible] ہی مثنوی
[illegible]
[illegible]
اور علاوہ ان کے [illegible] بہی [illegible]

جہان شہد ہو وہان نوش و نیش ہیگا دلیر
کہ زہر یاد نہ ہو جب شہد لبا ہی چوس

لبون کی سرخی تیری کسنے لے گیا ہی چوس
لبون سے تیرے جو نکلی ہی بات ورتی چوس
بہلا بتا میری تقصیر کیا ہوئی ایسی
نہ جان تی ہون کہ دل تیرا لگ گیا کس سے

لبون کو پونچتے ہو تم جگر لیا ہی چوس
وہ حق مین میرے جو گویا زہر دیا ہی چوس
کہ تو نے خون میرا ناحق جو پی لیا ہی چوس
وہ بے رحم تیرے دل سے لیا ہی چوس

شیرین لبون پہ یون ہی یہ لیر خشک کی نظر
شبنم کو آفتاب نگل جون لیا ہی چوس

یہہ دنیا وہ ہی فاحشہ کرقیاس
اُسے نت نیا یار درکار ہی
عمر صرف جو کوئی اسمین کرے
دو روزہ یہہ دنیا ہی ہوشیار ہو
یہہ نوش و نیش ذات رب ہین سب مستعار

ہی آج اُسکے پاس اور کل اسکے پاس
کسی سے وہ خوش ہی کسی سے اداس
اوسی وقت آخر رہیگا ہراس
نہو سے کہین سوت کا تاکپاس
بجز ذات اللہ نرک کسکی آس

× ہین امین اور رعیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سلطنت

[illegible]

کیسے ہی خبر موت اور زندگی	تیرا دم ہی یون پہول مین جیون ہی باس

ردیف	دلیر خنک یہ انسان کو چاہیئے نہ غافل رہے حد خود رے شناس	الشین

نظر مین رکھیئے قدم دم بہ دم بہ سد ہر کر ہوش	وطن کے سیر مین سستی نکر سفر کر ہوش
مدام کیجیئے خلوت کو انجمن مین رہ	یہی کمال ہی جسکو ہوا سفر کر ہوش
خطر نظر مین دوئی دلین جان مین ظلمت	کبھی نہ دیکھ سکے یار کو سفر کر ہوش
مقام یار ہی بالا الگ جدائی سے	سو لئے راہ نما کے پڑے سفر کر ہوش

دلیر منزل وحدت بہت کٹھن ہے یہ
ملے اسے جو رہے آپ سے بدر کر ہوش

ہمین نے بار امانت لیا اُٹھا بر دوش	بجا ہی بولئے بے ہوش ہمکو یا باہوش
زمین ہی نہ کہین کوئی ہمسا دیکھے ہم	فصیل ایسے ملک سر جھکے پکڑ کے گوش
ہماری وصف کی صورت ہی جنت و دوزخ	ہماری ذات ہی یک بحر موج زن پر جوش
ہماری شکل ہی صورت بہ یار کے پیدا	ہمین نے خوان یہ اکوان کے ہوئے سر پوش

قطعہ

[illegible]

دلیر ہمسے کوئی معرکہ میں ہیں ہی کہیں
کہ تلخ خوار ہمیں ہیں ہی اور شیرین نوش

بڑا ہی ہمکو ہمارے رفیق سے ہے رنج
ہوئے بہت سے جمع اسکے پاس ہیں
شہد میں زہر ملا ہی ہمیں کھلا دیں
محب نما ہی حقیقت میں دشمن قلاش
بہت سے یاد ہی ظالم کو شعبدہ بازی
شجر سے سنگ جھڑا وے حجر سے ہو
فتح نصیب ہو اب فاتح حقیقی سے
فنائے ذات ہو دشمن کی فوج کی

دلیر دشمن ظالم ترا ہی نفس خبیث
بڑے سے خطر جو ہو ہویدا اسو ہیں وہی

ہزار تیری دلیری پہ مرحبا شہباش
ہوا جو حال سے واقف تیرے کہا شہباش
بری بہ بھلو خوشی دل میں سامنے ساغر
خدا کے خوف سے محجوب ہو گیا شہباش
سر پیر ملک تو تیرا امارت ہو تے
رہا خلیق تواضع سے سر جھکا شہباش
حظوظ و لذت جسمی سے در گذر یکدم
جہاد نفس میں مشغول ہو رہا شہباش

دلیر تو نے دیا غیر حق سے منہ کو پھیر

اناہے فانی سے یہ تاکہے خدا شہباش

رہتی ہے ہردم مجھے اکثر سخنداں کی تلاش	بلبلِ بیدل کو جیسی ہو گلستاں کی تلاش
راست گویاں مثل عنقا کے بہت نایاب ہیں	کرتے ہیں اسکے لئے ہم راست گویاں کی تلاش
اہلِ عرفاں اس زمانہ میں نہیں ملتے کہیں	اس لئے رہتی ہے مجھکو اہلِ عرفاں کی تلاش
اہلِ ایماں تو بہت کم ہو گئے اس دور میں	ہے مجھے منظور اب تو اہلِ ایماں کی تلاش

اہلِ جوہر کی قدر منظور ہے تجکو دلبر
ہی ہمیشہ سے تجھے ہر نوع کے انساں کی تلاش

ردیف الصاد

ریاضِ حسن عقیدت کا باغبان اخلاص	ولیں وصلت دلبر ہے بیگمان اخلاص
ہزار نقش محبت سے ہو جبیں منقوش	قبول یار نہ ہو گر نہ ہو عیان اخلاص
متاع خدمت دلبر سبھی اکارت ہیں	اگر نہ ہو دل خادم میں دلستان اخلاص
نہ ہووے حجلہ دولہن میں جلوہ گر دولہ	اگر نہ ہو در دولہن پہ گلفشان اخلاص

متاع ہر دو جہاں پر نظر نہیں ہرگز
دلبر ہے بر سے منظور جانِ جان اخلاص

پڑا نظر عیب تم مین تو مہربان اخلاص	کہ بارہا مین کیا تم سے امتحان اخلاص
بہت تلاش رہی مجکو اسکی پہ نہ ملا	اگر ملا بھی کہین تو ہو بر زبان اخلاص
نظر مین اپنے نہ آیا و لے خدا جانے	کہین کہین ہی چھپے زیر آسمان اخلاص
نباہ دوستی ہرگز تو بے وفایون سے	ملے عدو سے تو پہر وہ رہا کہان اخلاص

خیال دوستی ہرگز نہ رکھ دلیر انسے
نہین جو رکھتے کسو سے بہی جاودان اخلاص

گر گئی جسے وہ پری پیکر نے ایسا کام رقص	لوٹتے افلاک ہی بس جوڑ بیٹھے نام رقص
آمد اسکی جسے قیامت حشر کیا ہی رفت ہی	جس تمہو کر سے اڑاتا ہی یقین ہیہ دام رقص
حالت وجد آگئی از بیخودی بولا انا	حق یہی جسے کردیا ناحق مجھے بدنام رقص
ہر کرشمہ ہر ادا ہر پھیری جادو عجب	دیکھنے والون کو بس نے کردیا ناکام رقص

ہی دلیر خنگ نواب از سر وردان یقین
جشن مین جیسکے کرے زہرہ ہی ہمہ شام رقص

لگا ہی دشمن دین بیت آبرے مخصوص	مجھے حضور سے ہی مجبور تا کرے مخصوص

نظر مین میرے تباہی خار کو گل کر — ہزار خشک کو تبلاے کر ہرے مخصوص

محب عدو کو محبون کو دشمنان بتلاے — جلا جلا کے نبا دیے بہت مرے مخصوص

عجب ہے شعبدہ بازی سے دام ڈالا ہے — ترت پچھے جو تماشے یہ دل ہرے مخصوص

خدا نے کر دیا القا یہی ہی ابلیس
دلیر مکر سے اسکے رہو ہرے مخصوص

ردیف الضاد

مطلب نہ گل سے ہی نہ گلزار سے غرض — ہمکو فقط ہی آپکے رخسار سے غرض

آنکھین ہے میرے مین تیرے دیدار کیلئے — خبر دیکھے عشق مین ہی کسی کار سے غرض

قند و شکر سے کام عشق مین مجھکو نہ ہار — ہی مجھکو اپنے لعل شکر بار سے غرض

کیا کام مجھکو اور کسی کے کلام سے — ہیگا مجھے وہ شافع مختار سے غرض

اے دلیر خنگ تیرے سب اشعار پر مضمون کو دیکھ
سب لوگ رکھتے ہین تیرے گفتار سے غرض

دیدۂ دل کھول روے یار سے رکھے غرض — زلف کے پیچون سے بچ رخسار سے رکھے غرض

ہی حقیقت مین اگر چہ خالق و ذرات ایک — لیک ظلمت سے گذر انوار سے رکھے غرض

LIBRARY Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

شعلہ رویونکی ثنا مین مت زبان اپنی جلا بات جو بیجا ہماری ہو تو مت کیجے قبول	مہ جبین کے نغمۂ اسرار سے رکھیے غرض چھوڑ کر باطل کو سچ گفتار سے رکھیے غرض

ردیف	یہ مراتب مبتدی کے واسطے ہین ای دلیر تو تو انکا سب سے گذر ہر دہار سے رکھیے غرض	الطا

عقل نے دفتر کو میرے کر دیا دلبر غلط عشق وہ آتش ہی جس سے جل رہے خط ہائے شک ہاتھ رکھ سینہ پہ اپنے دل کی بیتابی کو دیکھ نظر کامل مین جو ہووے عکس سے صورت	صفحہ غلط لکھت غلط ہر سطر کی سطر غلط طور پر موسیٰ کی ہو گئی گفتگو یکسر غلط لوح سے اسکے ہو نقش بیش و کم سب بر غلط ہو بلاشک خط ریحانی سیمین بر غلط

ہو گیا مجنون دلبر اس ماہ کا تسخیر مین
پڑھ رہا تھا بام پر جب کر دیا منتر غلط

قدم کو مقدم مخدوم پر تو دہر مضبوط عوارضات طریقت پہ دل نمایان ہو حباب موج مین محجوب ہی سمندر	حصول مقصد اقصیٰ پہ رکھ نظر مضبوط اگر ملے تجھے اس رہ مین راہبر مضبوط حجاب چہرۂ جانان سے ہو گذر مضبوط

[illegible]

نسیم جذبہ جانان بھیجے بہ گلشن دل	اگر کدیور صدق ہووے دید ور مضبوط

دلبر کو جو دلبرین کیون نہ بھیجے تو
نثار ہو لیے یہ ہی باند کر کمر مضبوط

جانا تھا اپنا دوست تجھے جاودان غلط	تیرا گہہ نہین وہ تھا میرا گمان غلط
اخلاص اپنا تم جو بتاتے ہو میرے ساتھ	کھتا وہ آپکا ہے اجی مہربان غلط
جس گل مین رنگ و بوئے محبت ہووے کہیں	اس گل کو چھنے جا ناسوے بوستان غلط

مردون کی تیغ ایک ہی بس لے دلبر ہے
مثل قلم کبھو نہ ہلاوین زبان غلط

ہر جزو کل بہ علم الٰہی ہی بس محیط	خالق کے ہر امر پہ دہائی ہے بس محیط
دیکھو بغور تم یہی نمونہ خدائی کا	دریا مین زمین پہ الٰہی ہی بس محیط
کھارون پر نمونہ ہی کیجیے نظر زرا	رزاق کی تمام خدائی ہے بس محیط
پیغمبر خدا کا یہہ الطاف سب پہ ہی	خلقت پہ مہر شاہ کی چاہیے بس محیط

فضل خدا ہر ایک پہ عنایات و لطف ہے

[illegible] بادشاہ ظالم [illegible] تمام رعیتون وغیرہ [illegible] احسن الذین ظلموا [illegible]

قطعہ

تازہ روی و انبساط ذات [illegible]

دو صفت کے بیچ حاصل نہیں ہوتا قطعہ
ایک ہی وقت از زمانش کے سوا گم نہ گی
دور و سلطان نخانا ازمودہ ایچ نو
الم اتحاد کرنا روا نہیں ہی ۲۶ از روی
تاجہا بادشاہ جس کی کو معتبر نہیں جانتا
تازہ روی سخاوت دگر است
از دگر شدہ را بوقت سخا
دری وقت علم معتبر است

گو دو صفت کے نزدیک سلطان
گو دقتاد وا بنک داغی
گو بنود ران وصف داگی
بیاد ران فعال ان بجا نی
سوا ان کے ہیچ بادشاہ کی
دیانت احوال ذکر وغیرہ لکھا

[illegible]

الفت دلیر جنگ کی گرامی ہے بس محیط

ردیف الظا

حضور باش رہے یار کے سدا محظوظ — شرر سے نار جہنم کے ہو صبا محفوظ
نثار یار پہ جینے کیا زرِ ہستی — دو نہی کی راحت و رنج سے ہو گا محظوظ
غلام امر میں صاحب کے جب ہوا فانی — عتاب کی سکونت سے ہو گیا محظوظ
حدود شرع میں رہ کر گیا جو با ایمان — نصیب ور وہی جب تک جیا جیا محظوظ

ہزار شکر کہ شرک خفی جلی سے دلیر
کرم سے اپنے خداوند نے رکھا محفوظ

جس ریاست کا ہی خدا حافظ — پڑھتے قرآن وہاں سدا حافظ
ہو حفاظت خدا کی تین جس کی — اس کا ہر آن مصطفیٰ حافظ
شہر شاہ نور کی یہ ہے تاثیر — وہاں ہوتے ہیں بارہا حافظ
یوں تو حافظ ہیں ہر جگہ اندر — یہاں کے نامی ہیں ہر جگہ حافظ

عبدیت سے دلیر جنگ تیرے

[illegible]

جان اور مال کا خدا حافظ

ردیفُ العَین

کرم سے حق کے ہوئے ہم نصیب کے تابع
نصیب ایسے کہ دل ہے حبیب کے تابع

حبیب ایسے کہ خاتم ہے سب رسولوں پر
شفیعِ روزِ جزا ایسے نقیب کے تابع

ہزار طرح سے ہے نفس گرچہ خواری پر
ولے مریض بُرا ہے طبیب کے تابع

ہزار شکر کہ دم جسم میں رہے تنگ ہم
رہے کھیے یہ اُسیکے نقیب کے تابع

دلیر تجکو بٹھا دے نقیب حضرتِ حق
سرا میں باغ عدن کی مجیب کے تابع

ہزار دل سے بدل ہم اسی کے ہیں تابع
جلوہ میں جسکے چلے جبریل امین تابع

قدم سے جسکے غریق ہو فرق عرش برین
ہنوے کسطرح اُسکے زمان زمین تابع

کلام و روایت حق جسکو ہو بجسم شریف
فضیلت اُسکی سے ہوں کیون نہ سبین تابع

کوئی رہے نہ رہے اختیار سے اپنے
پڑے ہیں جان کے اعضاے تن کہین تابع

نثار اسم مبارک پہ آپ کے سب ہین

کتب خانہ انجمن ترقی اردو (ہند) علیگڑھ
ANJUMAN-TARAQQI-E-URDU (HIND) ALIGARH

قطعہ

دلیر اور سبھی اُسکے جو جو ہین تابع

شرق دل سے مہر عرفان جب ہو جسپر طلوع — صبح ہر شئی سے نظر مین اُسکے ہو اختر طلوع

شبنم گرچہ تاب ہین خورشید کے دیدہ ہے — طشت مین دشنہ ہوتا ہے مہ انور طلوع

ذرہ ذرہ روے جانان کے لیئے ہے آئینہ — کیجئے جسمین نظر ہے شعلہ گو ہر طلوع

شاہ گرچہ خلعتِ رنگین مین محجوب ہے — ماہ رُخ کے تاب سے ہے گو ہر افسر طلوع

گل زرد دل ہو تہ جسمی مین نار عشق سے
ہان دلیر ہو آنکہ کھولے اختر جو ہر طلوع

کیجیے جو کوئی کام بسم اللہ سے شروع — کہتے فرشتے اُسکو یہ ہے راہ سے شروع

مشہور ہے یہ بات جہان بیچ جابجا — اسباب کار خیر ہے اللہ سے شروع

معلوم سب کو ہے یہ زمانے کی راہ ہے — اُلفت کا جگ مین راستہ ہے جاہ سے شروع

دیجور ہے وہ جسمین سخاوت کی بو نہو — دنیا مین چاندنی ہے جیسا ماہ سے شروع

شادی اُسیکو بولتے ہین لوگ شہر کے — ہو بخت بزم نور ہے بیاہ سے شروع

ہووے ترقی عمر و دولت کی اے دلیر — ہر کام بھلے نام سے اللہ کے شروع

ردیف الغین

گل کی خوشبو سے معطر ہو گیا میرا دماغ
سیر سے گلشن کے دل بھی ہو رہا ہے باغباغ

وصل گلرو ہے میسر سیر میں گلشن کے اب
ساقی گلفام نے بھر بھر کے دیتا ہے ایاغ

محو ہوں میں اسقدر نظارۂ گلرو میں بس
ہو گیا ہے سیر سے تیں اب دونو عالم سے فراغ

ایک مدت سے وہ گلرو کی تجسس تھی مجھے
کیسی محنت سے وہ جانان کا لاؤں اب سراغ

روز شب درگاہ حق سے التجا یہ کی ہے
عمر و دولت کا دلیر جنگ کے روشن چراغ

بوئے گل گلاب معطر کیا دماغ
رخ دیکھ کر پری کا ہوا جان باغباغ

اس گلبدن کو دیکھ کے صحن چمن کے بیچ
حیرت سے اسکے ہو گیا لالہ کے دل پہ داغ

جب ماہ وہ نے شب کو چمن میں گذر کیا
تھا عکس اسکے چہرہ کا گلشن میں جیوں چراغ

بلبل چمن میں بولیاں بولے جو گل سے تل
ہو کر خجل اڑے ہیں گلستاں سے زاغ و داغ

خوشبو دلیر جنگ کی مجلس میں نور و شب
ہے باغبان کو انکا چمن میں لگا سراغ

بیت [illegible]

قطعہ [illegible]

ہے شب دربار روشن شمع و قندیل و چراغ	یہ تجلی دیکھ کر گردوں پہ ہے کھاتا ہے داغ
یعنی ہے مہکار عنبر اور گل و عطر و عبیر	اہل محفل کے ہوئے سارے معطر تر دماغ
راگ اور رنگ کی سما بھر تنگ اندر گلیما	ہو گئے ناہید زہرہ جس سے خوش دل باغ باغ
دیکھ کر آرائش محفل کو باعیش و نشاط	شاد دل ہیں سب خوشی کی پی کے ہو بھر کر ایاغ

دیکھ کر بزم دلیری دوستان سب شاد ہیں
دشمنان ہو روسیہ جاتے رہے سب مثل زاغ

کسی کو اس بت بے پیر کا لگا نہ سراغ	کہاں چھپا ہے کدھر ہے کوئی کہا نہ سراغ
پھرے ہے ڈھونڈتیں اس ہی کے مہر و ماہ و نجوم	ہزار عمر سے آہنگ کہیں ملا نہ سراغ
فلک تلاش میں ہر دم ہے روز و شب گردان	زمانہ ڈھونڈ ہیں پر کوئی کچھ دیا نہ سراغ
مگر یہ حضرت انسان ہی کی ہے تدبیر	جو بر میں اپنے ہی پایا کہیں لیا نہ سراغ

دلیر یہ خبر یار راز مخفی ہے
بجز حرم کے ہر کسو کچھ بتا نہ سراغ

خوشبو سے نعمتوں کے معطر ہوا دماغ	دل باغ دیکھنے سے ہوا ہے گا باغ باغ

مصرع [illegible]

[illegible]

یہہ روشنی ہے کسکی مین پوچھا تو دل کہا
اس جا دلیر جنگ کا روشن ہوا چراغ

سایل کو دیکھتے جو ہووگا بد دماغ
سو روز حشر اسکی پیشانی پہ ہوگا داغ

دنیا مین اے عزیز سخاوت جو کوئی کرے
اسکی جزا مین دیویگا اللہ بہشت کا باغ

جو ہا بخیل وہ ہی سیہ رو بدو جہان
دوزخ مین جائے اسکی ہے تحقیق مثل زاغ

ہوگا اودہر کا اور ادہر نہ وہ بخیل
اعراف مین ہے لٹکا رہیگا وہ بن علاغ

ہردم سخی کا یار ہے یہ دلیر جنگ
وہ پہول سا پہلکتا رہیگا میان باغ

اندھیری رات کا مجھکو دیا خدا نے چراغ
کرم سے کردیا روشن مصطفے نے چراغ

رہیگا خیر جنگ یہہ تو قایم و دایم
لگایا میرا جی دنیا مین مرتضے نے چراغ

ہمیشہ چاہتا ہون ارواح سے اولیا کے مدد
اوجالا کردیا دولت کا اولیا نے چراغ

دلیر جنگ بہادر کو صد وسی سال
رکھا خدا نے چراغان سبکے بتا نے چراغ

قطعہ

حکایت

سپاہی سیے زر کا کرے جو دریغ
گرے اُسپہ بجلی سا ایک بات مین

تو کب اُسکے دشمن پہ پہنچے وہ تیغ
دلیرِ جنگ کی اِس طرح رہتی ہے

ردیفُ الف

فقیر خانۂ دل تک تو لائیے تشریف
کہا تھا آپنے آونگے ہم تیرے گہر کو
اگرچہ مرات دل پشت سے مکدر ہے
قبول کیجیے عرضی بہر و لطف قدیم

قدم کے شرف سے ذی شرف ہوا مکان
لطیف لطف سے ہوتا ہے منشین کشیف
ولے ہی مظہر عکسِ شریف ذات لطیف
کہ خار و گل مین نہین فرق کچھ ہے لطیف

سرا دل کو گئے پایک لفظ نہ فراش
دلیر منتظر وقت ہی بجان خفیف

گل نے اپنا منہہ تبایا بیچارہ غنچہ کا غلاف
الہٰا ہی سر یہ قاتل ہے نمین شمشیر لیے
واسطے اللہ کے بیدار ہو کیجے نظر
عطر دانِ گل کہیے ہوا معطر عند لیب

کب تلک سوتے رہو گے اب تو غفلت لحاف
منتظر ہی وقت کا گردن کٹے تک سلحق
دوست کہتا ہے کہاں کر ہو میری جرات عاق
ڈالیون پر چہو لیتے ہون گل کی کرید اصاف

گل جو غنچہ ہی مین رہ کر پہر پڑے پڑی دلیر
ہو گیا نا چیز و باطل اسم گل اسپر کذاف

بے زلیخا کے کسیون رہا یوسف	پہاڑ دامن کو کسیون لیا یوسف
عشق یوسف سے تہا زلیخا کو	حق بہ عاشق تہا برملا یوسف
خواہش اُسکی اُدہر تو اُسکی ادہر	بے زلیخا ہو یون رہا یوسف
پہر زلیخا کتین قبول کیا	لاکے فرمان حق بجا یوسف

حسن ظاہر سے دل کو پہیر دلیر
باندھے حق سے جون بندہا یوسف

دلیر جنگ کی ریاست مین ہے دو دہارا سیف	نکلنا سیف زبان سے ہی کام سارا سیف
نہ تیغ خنجر و ترواز تیر اور تفنگ	خدا کے فضل سے ہی تیز تر ہمارا سیف
عمل ہو سیفی کا توان دو تو قبول پڑے	لیا زمانے سے کچھ اب تو ہی کنارا سیف

دلیر جنگ کو عطا یون کیا خدا نے فتح
کھلا ہے میان سے تو نا کیا کنارا سیف

قطعہ

ردیف القاف

دیکھ تجھ رخ کو پری آج ہوئے ہم عاشق
اس جہان بیچ تو ہوتے ہین بہت کم عاشق

نازنین جب تیرے چہرہ کا بسا انکھون مین
جان قربان ادا پر ہی میرا دم عاشق

کہان تنگ بو لون سمجھتا ہی بعض تو ہرگز
ہم تو ہین دوست ترے جان کے ہمدم عاشق

نرگس چشم جو تو باغ کے اندر بدلا
دیکھ کر ہوگئے تصویر تیری ہم عاشق

کیون اڑاتے ہو ہوا پر ہمین گلرو اب تو
غیر کوئی نہین مین ہون تیرا محرم عاشق

آج تنگ آبرو جو دیکھا ہی بت نازک کی
ہوگیا آن مین اس شوخ کا عالم عاشق

ای دلیر جنگ بہادر ہو مبارک تمکو
روز و شب آپ رہین نت نت ہم جم عاشق

آمد آمد ہوی ہی صبح صادق
یہ بھی دن ہی تبادیا خالق

تازہ فرحت ہوئی زمانہ کو
دل بھی عیش و طرب کا ہی شایق

ٹھیک کیا ہے ہر شئی مین
اپنے تین سب طرح سے اب لایق

دیکھا ہر یک شہر کے اندر مین

[illegible]

	ہی دلیر جنگ نصیب ور لایق	

بلندي کي ہوا پستي سیے فایق	بقا کي سیر ہی ہستي سیے فایق
نہین حاصل ہی ہرگز مے پینے مین	نشۂ عشق ہی مستي سیے فایق
ہمیشہ ورد تھا مجنون کو در دید	یہہ صحرا ہی مجھے بستي سیے فایق
ملے یا نا ملے مجھے صنم وہ	تصور اُسکا ہمدستي سیے فایق

ردیف	دلیر جنگ کا قدم جس جاے پر ہو تو ہووے وہ جگہ بستي سیے فایق	الکاف

دولت پہ بھول مانگتے سایل کو مت جھڑک	کیسا ہي وقت ہو کسي فاضل کو مت جھڑک
گر مانگتا ہی تجھ سیے تو دے ورنہ ہنس کے بول	فرمایا خدا نے کہ سایل کو مت جھڑک
اُمید تجھ سیے رکھتے ہین مرہم کي اي طبیب	حاجت کي تیر سیے ہاے ہوئے گھایل کو مت جھڑک
منظور گر ہي راحت عقبا تجھے دلا	انصاف خواہ داد کیے مایل کو مت جھڑک

	محتاج اِس غني کے ہین کل سب دلیر جنگ امید رکھ شفیع سیے سایل کو مت جھڑک	

[illegible]

بہت ہشیار رہ اے دل کہ وہ دلدار ہی نازک
محبت سب تو کرتے ہیں نباہ یکتاری ہی نازک

رکھے گردن پہ خنجر بھی بلا ناسر نہیں ہرگز
نگاہ یار وہ خنجر ہے جسکی دھار ہی نازک

میان عاشق و معشوق جو کچھ رمز ہوتے ہیں
کراماً کاتبین آگاہ نہیں اسرار ہی نازک

ارے سودا کرو دل دیکے دل لینا سو مشکل ہی
مجھے سودا ہی دل لینے کا یہ بیپار ہی نازک

جب اُسنے مار ڈالے اُسکتیں بولے قُم معنی ہی
یہ وہ کشتہ ہی جس تیغ نگہ کا وار ہی نازک

مسیحا بار احسان معجزہ کا مت سُنا اُسکو
نہیں ہی تاب احسان خاطر بیمار ہی نازک

جو احکام شریعت ہیں ولیکن اُسکو ادا کرلے
کہ امر و نہی شرع سید ابرار ہی نازک

بہت ہشیار رہ اے دل کہ وہ دلدار ہے نازک
مزاج اُس رشک گلشن کا ارے بسیار ہی نازک

سنبل کہ عندلیبو لو گل رخسار کے بوسے
کہیں پژمردہ نا ہووے گل رخسار ہی نازک

قفس سے صید کو صیاد جلدی ہے مرغ کر
جراحت نا کہیں پہنچے پر منقار ہی نازک

پرو لو اشک لولو کو سمجھ کر رشتہ مژگان
ہی نازک تار مژگان کا یہ در شہوار ہی نازک

شتابی آکے بلوالے بھلا جام وصل اُسکو
کہیں مر جائیگا ظالم ترا بیمار ہی نازک

سنبل کر پاؤن رکھیے منزل جانا مین عشاقو — یہہ کوئی عشق کا کچہ تو عجب اسرار ہی نازک

ردیف — **اللام**

دلیر اتنی کہان طاقت سمجھ لے طبع کو اپکے
نہ یہان گفتار کی ہی جا بہت گفتار ہی نازک

محبوباغ ولایت کے دو گلاب کے پہول
بخانا یہہ شجر نور تہا امام حسین
پیاسا ذبح کیا انکو خنجر کے اوپر
کنارے بحر کے گلزار مصطفیٰ کا تہا
نبوت اور ولایت کے گل حسین حسن
انہین کو حق سے عنایت ہی آیہ تطہیر

کیا ہی پانی نہ دیے باغیون نے انکو ملول
نہ سمجہا دلین کہ روح نبی ہی جان بتول
پھرے تیسے کہان دیے اپنے بہکاکے جنکو رسول
دکھ دیے شجر فاطمہ کو قوم جہول
کیا جنہونے شہادت ازل کی دل سے قبول
خبر نہووے تو دیکہو بغور شان نزول

دلیر جگ مین دو جگ کی پائی ہی دولت
مدد حسین و حسن فاطمہ علی و رسول

در دلیر پہ بجتا ہی روز دل بادل
کڑک سے برق کی آواز کا ہی نقارہ

پھٹے شکوہ سے جیکے گھٹا کیئے بادل
پڑے ہے چمک کے جگر کانپ کرکے دل

[illegible]

اتار سر لیئے سوما کا چھین دل بادل
خدا جیب فتح دا اُسکی ہے تاریخ
عجب نہیں ہے وو نقار خانہ ایک دو بیر

لرز تے رہ گیئے کفار دیکھہ کر مقتل
ظفر نصیب ہوا جب بفضل عز وجل
ظفر ہے ایک طرف ایکطرف کو دلبادل

ابر حجل ہوا اُسکے شکوہ سے کیون کر
نقارخانہ دلیری ہوا فلک کا بدل

رباعی

دلون مین فوج بجا ہے آج دلبادل
یہہ تخت و تاج ملک مورچل تجھے ہے نقا
تخت شاہ نور علاقہ کے ہین بائیس محل

رہے قیام قیامت یہہ راج دلبادل
فضل خدا و رسول اور علی دلیر کون عز
محل بائیس کا دروازہ ہے کار دگی محل

آج کے روز عنایت ہوی قادر سے مجھے
ہوا اعلام کہ اُنکو ہو سے چالیس محل

حق نے دیا ہے آل محمد پہ مورچیل
جبرئیل کر رہے ہین فرشتون سے یون بیان
کیا مرتبہ خدا کیا آل رسول کا

حضرت حسن حسین کی مرقد پہ مورچل
حورین اڑاتے خلد مین احمد پہ مورچل
اللہ کی سرفرازی ہے سید پہ مورچل

[illegible]

اِسطرح حق کیا ہی عنایات اُنکے تئین
انپر ہی اور اُنکی سدا جد پہ مورچل

سمجھو تو مورچل ہی کہان ہے نصیب کو
ہوتا ہی تاک ڈال کی آمد پہ مورچل

تقدیر مین ہو جسکے اوسے مورچل ملے
بیجا نہین ہی ملتا تردد پہ مورچل

اُنسے عطا ہوا ہی ہر یک بادشاہ کو
اب تک خدا رکھا ہی بہت خد پہ مورچل

مسند نشین تجھکو خدا نے کیا دلیر
پشتین سے تمہارے ہی مسند پہ مورچل

اُتے ہین شرر آگ کے دامن کو لو سنبھال
ہنسے ہی خزان کی باد ہی گلشن کو لو سنبھال

ہو دست سر نہ پہنچے کچہ ہی تو کیجیے
لوٹے چلے ہی مفت ہی مخزن کو لو سنبھال

دیوانہ ہو رہا ہووے سایہ مین بوم کے
خانہ خراب ہووے ہی مسکن کو لو سنبھال

سب جا چکے پہ آنکہ کھلے تل رہو گے ہات
بے موت زندگی لیئے ماتن کو لو سنبھال

بستان سرا اُدھر جایے ہی خانہ زنجیر
لینا ہوا اگر تمکو تو گلبن کو لو سنبھال

پیرانہ سری تو نہین اب ہی تو جوان ہو
گر عقل ہی جا بجا موہن کو لو سنبھال

دین نبی کی راہ پہ کچہ کر کے دلیری

دلبر کی طرف عشق کے توسن کو سنبھال

بہار ہستی گل پر نہ بھولیے بلبل
تمک شراب مجازی میں گھولیے بلبل

نہ گل مدام رہے ہی نہ ہیے مستر دل
چپی نہ الست فانی پہ بھولیے بلبل

یہ شاخ گل نہیں ہی یک حباب نیست نما
جہد تو باندکے پر نہ جھولیے بلبل

غزل تو اپنے ہی سک کھ کی گل پہ گا گا
کہیں نہ بیت رہے گل کو کھولیے بلبل

دلبر گا تحسین جادو کے ہان اپی کھل جائین
وہن کو بعد از اخلاص کھولیے بلبل

جو بھی تیر میں عیب سو حق کے حضور بول
اور دوسرون کے عیب میں ہرگز زبان نہ کھول

سر نیچے کرکے دیکھ گریبان میں اپنے تو
خود عیب میں بھرا ہی نہ عیب اورون کا تول

ہو گی زبان قطع تری گر عیب جین ہو
بدخوی سے تو شہد میں ہرگز نہ زہر گھول

نئے کجروی نہ کام بڑے توسن خیال
بھل جایے یک دم جو کڑی جا ہے پھینکے کول

اپنے کو دیکھ غیر میں تو ہی ہی وان دلبر
اپنے دو کان سے آپ ہی لیجے بڑی بول

بہار آئی ہی گلشن مین بلبلون نے غل
دھناسری و بلاول تلک نہین گایا
سن بہاگ کا سُر کان سے نکلنے لگا
ارے نہ ڈالیو ہاتین ہمارے وطن مین

بھباس بھیروی توڑی سے کر رہے ہیں کل
نہ راگ باقی رہا سو تڑپ گئے بلبل
بیان کر رہے قمری نے شاخ پر تلتل
کہ جام گل کی محبت سے پی چکے ہم مل

دلیر کھل گئی آنکھین تو غنچۂ دل کے
بہار دیوے نظر مین تبہی گل و سنبل

محبو باغ ولایت کے دو گلاب کے پہول
دیا ہی ایک کو پانی کی جا زہر قتیل
غرض یہ پہول نے تیرے ای دوستان الم
وہ شاخ تہے شجر نور کبریائی کے
شقاوت ازلی چہا گئی تہی آنکھون پر
محب آل نبی مستحق جنت ہین

کہ جسمین رنگ نبی بو علی و برگ بتول
اور دوسرے کو عدو نے آب کر دیے ہین ملول
حسن حسین وہ شہزادگان بنت رسول
وہ پہول وہ برگ جسمین تہا فیض حق کا شمول
جفا کے تیغ سے کاٹے ہین جسکو قوم جہول
عدو کو ساتوین دوزخ کی جا ہے جائے نزول

تیرے دلیر کے مقصود یا امام حسین

بہار اور مین اور دو جو ہے کہا تفصیل کبہی
یہ بیان فرما کہا وہ چہار ہے ایک
ہشیاری ہے جو سرانجام کام کا چاہئے
دوسری بیداری کہ اپنے تئین آگے وقت
کے نزدیک تیسرا دلیری جو کام بڑا ہے
جوانمردی اور وہ یہ ہے جسکو
کہ خدمت وزارت پہ خوب سمجہے

دو کرا دو ہی اور بین قدا ہے
فرمو نشن ہوون اور حدیث شریف
بن ایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی فرمایا ہے
تو صاحب امر اور خداوند فرمان کا
ہوے پس اس کو نی چاہیئے کہ
وزیر راست کار اور راست گفتار
محمود از لوی نکتہ تو اعدے سے عدالت
بیکھو ازو نوشن بادشاہ کرے تو وہ وزیر
راست گفتار نے یاد و لوا دیسا دو
مرد کرے کیون کہ وزیر صفت رستی
و پاکی کے موصوف ہی در حقیقت مدد
گار دریکے ضبط قواعد ارکان عدل
و احسان مین سنبہ شریک ہوویکے
مثنوی چراغ فروز ملک و ازان
وزیران ذکر رحم آمیز بر حال فقران

زیارت ہو تیرے مرقد کی اُسکو جلد حصول

راگ بہرون تو پہلے ہے امول	دوسرا مال کوس منہہ سے بول
ہے سری راگ تیسرا مشہور	چوتھا جو راگ ہے سو وہ ہندول
پانچوان راگ سب مین ہی دیپک	میگھ اُسکے بجانے کا ہے ڈہول
چھٹے یہہ راگون کے مجارج اور پوتر	سات اُنکے تمام باندھے غول
سب یہہ راگون کتین خردمند تو	تال سُر کے ترازو اندر تول
راگنیان اُسکے ایک سو دس ہین	سو وہ اُستادون کے بموجب بول
تال بارا ہی اُسکے گانے مین	ساز طنبورہ اُسکو لیتے تول
تال اور سُر سے جو کہ نا گاوے	اُسکے سر پر لگا ئیے ایک دہول

عاشقون کے تو راگ سے ای دلیر
گانے والون کے دل پہ ہوتا حول

چشم معشوق جب ہوئے چنچل	صحنِ عصمت مین پڑ گئی ہل چل
کیسے ناز و ادا سے بھرتے ہین	سر پہ زرین ڈال کر آنچل

وزیر از جاہ و جود و در علم و اندیشہ از و سپہ
سلطان زندہ ماندہ و از ایک کو شش مین
انیس مین بجا رعایت جانب
تمام جیوونے سے بغدر احکام الٰہیہ
گوئی جانب حق ہے دوسرا سنا و
اول کا ایسا درمیان سے ہے اور
سوئی نگاہ ہے کہ سیل بہ نوع آہون کے
ذریعہ نمو و ہی پاکی ایک سر انساں
سے نہ کاج ہے عاقبت اُسکی بیکھ سر شتہ
بنوع حق مثنوی عاقبت نیکی نیکی
معلومات سنبہ بیت ان سبن پر
صلاح تمام سبن نیکی ہی
قاعدہ

حسن جدم عروج پر آیا
اسکو معلوم ہو حقیقت یہہ
رات دن بیقرار رہتا ہی
جسکے دل مین فراق رہتا ہی

رہ گئی عقل حات کو مل مل
عشق کی تیغ کا جو ہو گھایل
ہو دیے دل جسکا اس طرف مایل
نام پر اسکے وہ تو ہی بل بل

بس ہی تجھکو دلیر جنگ اب تو
روز و شب ہو حسین کا سایل

راستی مین مجھے ملا دنگل
سنگدلی ناپسند خالق ہی
دل صفائی سے راہ ملتی ہی
سنگدلی سے تو دل سیہ ہووے

کوہ بہتر ہی اسکا سب جنگل
اوسکا دونو جہان مین ہووے خلل
سخت دل بیٹھین حات کو مل مل
حق شناسی ہی اسکے حق مین خلل

موم کر دل کو اپنے خوب دلیر
یاد خالق مین ہر گھڑی ہر پل

آج ہمارا مقام ہی ہر یال
شکر حق میرا ہی مزاج بحال

شکر حق کا ہی ہر گھڑی ہر آن
پر ہی مجھ سے نہو گا شکر ادا
جو نعمت سے بھی ہی نعمت
حدث ہنوز تنگ بھید را تنگ
اس جگہ ہینے آ رکھ ہی قدم

لحظہ ہر لحظہ جون بجے گھڑیال
نعمت حق کا ہی بے شمار مجال
تندرستی ایسے جو ہین خوشحال
اس سخن مین تو کچھ نہین اشکال
ملک و دولت کی حق بڑائی چال

شکر حق کر دلیر جنگ تجھکو
ہوا زاید نکم مبارک فال

صاف سینہ انگا و نگا کفر ہی چھاتی پہ بل
زنگ جو یا دل کا کلمہ ہی رسول اللہ کا
باد اور آتش کی غالب خلط ہی کفار پر
ایک جا کھاتے ہین کافر کرو دریافت تم
اب تلک ہی ذات مین انکے بڑا ایسا نفاق
کچھ طمع داری نہ تبلا و توکل سا چیز ہین

سنگ دل کافر ہین وہ اور ہین مسلمان موم دل
سمجھو یہہ تحقیق اسمین فرق مین ہی ایک تل
دینداروں پر رکھا اللہ غالب آب و گل
ہین ایس مین ایک باسن کھاتے مسلمان سب مل
کوئی خشک آزا کھنچے کوئی صندل تصور
حرص کج ہین جان دیتے دور کر غنچہ کھل

ای دلیر جنگ اسمین آسان مشکل بات ہے

صبح اللہ پنجتن کا نام لو اوٹھہ کر بدل

ہے یہہ دربار کی عجایب چال	تختی دلگیر و ہوئے خوشحال
یون زمانہ کی اب ہے نیرنگی	دشمنون کو ہلاد دوستون کو دال
قدردانی جہان سے دور ہوئی	بہنچا ناقدری کا یہان تک حال
شکر کرتے سو بہو کے مرتے ہین	شکوہ گو ہین تمام لعلم لال
آدمی کو چراتے ہین حیوان	یون مخالف ہوا چلی اس سال
منتوی بولتے لتھو رہے ہین	حیعد کرنے لگے ہین قیل و قال
ہو گئے علم مین ہین یون مغرور	بھول رہے زیر کو کہتے دال اور ذال
مانگتے روز و شب ہین حق سے دعا	یا الٰہی یہہ دور کر جنجال

یا الٰہی دلیر جنگ کے نت

رہے آباد دولت و اقبال

جو ہی تیرے مین عیب سو حق کے حضور بول	اور دوسرے کے عیب پہ ہرگز زبان نہ کھول

شیرین سخن جو ہی سو خدا کو پسند ہی
مصری میں لے کے تیغ کہیں گفتگو نکہول

دیکھا نقارہ خانہ میں یک روز آن کر
نقارچی سیے کرتا تہا نقارہ نے یہ بول

نقارہ بولے خالی ہیا جسمیں عیب ہی
تو کتنا و نیتا رہیے بولوں میں کہوں کہول

ای دل قبول کر لے نصیحت اگرچہ ہی
دیوار پر لکہا ہوا سعدی کا ڈہونڈ تول

حکم خدا جو ہو وے سو ہو یگا یاد رکھہ
مت پی بینے کا باندہ ہمراہ اپنے غول

تحقیق جان جگ میں لیر خنگ کا سخن
نیکی کو اپنے چہوڑ کے مت لے بدیکو مول

بات جیسی ہوی ہے ویسی بول
جہوٹ پر کم زیادہ منہہ مت کہول

جہوٹ اور سچہ کو رکھہ کے میزان میں
معرفت کے سخن کو اسمیں تول

سنگ ریزی نکر دہن سیے کچہہ
گفتگو کے زبان سیے موتی رول

سچہہ کہو اسمیں فایدہ کیا ہی
جہوٹ کہہ مت لے دردسر تو مول

ہیں ہمیں دلیر خنگ کو مدد
جبکہ انکا سخن ہوا انمول

مین نے صمدی سے یون کیا ہو انتہول

شادی ہم انکی جلد کروا تے

نام ہے جگ مین یہہ ہمارا بھی

شکر اللہ کا بجا لانا ہے

دوست اول کے دوست سب ہو گئے

دشمنی سخت کا لفظ لیا ہو انمول

انکو کھلوانے کوت کر تمبول

رسم کا انکے تو بجا ڈہول

خانزادون کی ایک بجا ہوئی غول

دشمنون کا تو او ٹھہ گیا ہی بول

دوست دشمن کو اس زمانے مین

خوب دیکھے دلیر جنگ نے تول

گر لکھے کوئی کسی طور سے اشعار غزل

روتی صورت جو کوئی پاس کا مضمون لکھے

غیر کے شعر کا مضمون دغا سے لیکر

شعر او ہووے جو بے ساختہ نکلے دل سے

چوہ پو ھاتے ہو رسیلی ہو مزہ دار غزل

اہل مجلس او سے سن بولتے ہے یار غزل

فکر ناقص سے نہ لکھنا کبھو زنہار غزل

بولتے اف رے ترانہ او سے پردار غزل

دیکھا مین اپنے زر اولاد دلیر جنگ کے مذاق

کیا سخن تیز ہے اور کسطرح طرار غزل

فضل خدا سے باغ نہ گل ہوا بحال		مقبول گو نہیں ہوا میرا یہ اب مقال

ردیف	شیرین ہی یہ سخن اے نواب دلیر جنگ جسکے سمع مین پہنچا ہو مقبول باکمال	المیم

وہ نور حق کہ جسکا محمد ہوا ہے نام		ہے آج اُسکے جشن ولادت کا اہتمام
مولود کا ہے جشن مبارک خوشی کرو		نکلا فلک پہ دین کے خورشید انتظام
حضرت کے امتیون کو ہی اذن عام ہے		اُٹھیے یہ بچھا ہے یہان سفرہ طعام
کھانے کو کھاکے پائیے حسنات فاخرہ		پڑھ صدق دل سے بھیجئے صلوۃ اور سلام

حق اذن دے چکا ہے دلیر آپ کیتن ہا
کر دینگے عاصیون کو شفاعت سے فیض عام

سلام لیوے نہ لیوے مجھے سلام سے کام		زبان کھولے نہ کھولے مجھے کلام سے کام
اگر کرے نہ کرے مجھپہ وہ نظر ظاہر		مجھے ہے سامنے اُسکے سدا قیام سے کام
نہ بھول اپنے ادب کو تو پھر برا اُسکے		تو چھوڑ اُسکو نہ رکھ اُسکے کس غلام سے کام
ہزار گھر ہو منقش کہ جسمین یار نہو		نہین بکار وہ اُسکے ہی مقام سے کام

جبین تو ہر در و ہر بام پر یہہ لکھ دیجیے
توجہ جسکو ہو ہر دم مین اپنے مالک کی

کرینین وہ حضور کیسے نہ دیسے بام سے کام
اُسے نہ یاد کے خاطر ہی صبح و شام سے کام

دلیر دلین نہ ہو جسکے یاد حق ثابت
کسطرح کا نہ ہو خوب ویسے خام سے کام

برج دلونے کا ہتہ دیا جوت کے قدم
الماس کچ یہہ کان نمودار ہوگئے
نیلم کا رنگ اپنا کیا آسمان نے
لاحول پر قدم جو رکھا ہی زمین پر
سنکر یہہ بات ہوگیا یکبارگی زرد رنگ

فرش زمردی پہ ہی یاقوت کے قدم
ناسوت سے جو پڑ گئے جبروت کے قدم
دیکھہ اُسکتین اُکھڑ گئے ملکوت کے قدم
سر کے وہ عصا نیسے دلونکے اور ہہوت کے قدم
جب برگ سبز پر پڑے شہتوت کے قدم

جبروت سر کمر تیری ملکوت ہی دلیر
فرش زمین پہ رکھہ دیئے ناسوت کے قدم

عدالت برابر نہین کوئی کام
عدل یک گہڑی ساٹہہ حج کا ثواب

عدل سے ہوئے ہین سبھی نیک نام
یہان خوش وہان اُسکا جنت مقام

عدل روز شاہون کو منظور ہی
عدل سیے ریاست کو ہووے قیام

یہہ مشہور ہی سب ہہ عادل خدا
کہ قول پیغمبر علیہ السلام

ہر یک امر مین عدل و انصاف شرط
ترقی ہی دولت کی اُس سیے تمام

نہ جمشید و قباد و کاؤس کی
رہیے نار ہا اُنسیے کچہ اہتمام

ولے جو کئیے عدل بر حق دلیر
عدل سیے ہوئیے ہین سبھی نیک نام

اہل فنا کو نام سیے ہرگز نہین ہی کام
نام خدا کے ساتہہ رہے انکو انتظام

جاے فنا فنا ہی بقا سو بقا بحق
یہہ جای نے قیام ہی وہ جا باقیام

یک ذات ہی خدا کی بقا اور سب فنا
نابود ہین سبھی رہیے باقی خدا کا نام

نیکی سیے عمر صرف کرو یا بدی کرو
یک دن حساب ہوئیگا محشر مین والسلام

روزہ نماز حج و زکوۃ اور کار خیر بہ
سب پر دلیر خیگ یہہ ہی فرض قرض دام

زیر دستون کو کہان تک کے ستاوے حاکم
آخر یک روز سزا ظلم کی پاوے حاکم

باغبان ہوتے ہین گلذار جہان مین حق
اپنے حاکم کو رکھے یا دسو حاکم حاکم
ہی سزاوار حکومت اسے بیشک جگمین

ہیچ کھائی ہوئی شاخونکو جھڑا وے حاکم
بیخودی مین نہ کھین اسکو بھلاوے حاکم
اپنے حاکم کی حکومت جو چلاوے حاکم

آرزو ہی یہہ دلیر جنگ کی خدا سے ہر دم
ہفت اقلیم کا انشا بنا وے حاکم

فضل حق کا بہت بڑا ہی عظیم
نذر حق کی کیا ہون دل سے یقین
کرم اسکا دلیر دو رہین
شافی تم ہو میرے رسول خدا

تخت شاہ نور کا بہت ہی قدیم
محل بانیس دیے مجھے تو کریم
بھر عطا کر دیے مجھکو ملک قدیم
بخش دیے سب گنہ غفور رحیم

جو خداداد سید حسین حسن مین
ہون دلیر ابن خیر ابن حکیم

سمجھ ہی ریاستون کا عدالت سے انتظام
انصاف جو کہ حق ہی سو حق کو پسند ہی

عقبیٰ مین ہی بہشت تو دنیا مین نیک نام
افضل عبادتون سے ہی دفتر مین یہہ کلام

غیر اور قرابتون پہ نظر ایکسان رہے
یون پرورش ہو اور عنایات کی نظر

ہوتا ہی جب تو کام ریاست کا انتظام
جب تو بنیے ہی رہتے ہین الفت کے سب غلام

حق ایسی عقل جب ہی دلیر جنگ کو دیا
تو اُنسے سب زمانہ کے برآوین کیون نہ کام

چار حرفون سے ہی وکیل کا نام
واو سے حال اُسکو واقف ہو
ایے سے احوال یاد ہو اُسکو
یہہ صفت جس وکیل مین ہووے

واو کاف ایے لام نام تمام
کاف سے اُسکا ہو فصیح کلام
لام سے ہووے لایق اُسکے کام
کام اسکا ہو جیسا اُسکا نام ہے

ہین عدالت مین اس دلیر جنگ کے
وہی اوصاف کے وکیل تمام

چار حرفون سے ہی وکیل کا نام
واو سے ہووے واقف احوال
ایے سے سب یاد رکھے لکھے مضمون

واو اور کاف ایے سے لام کلام
کاف سے کیفیت کو جانے تمام
لام سے جب ہو لایق ہر کام

یون لیاقت ہو جب وکیل مین سب ‏ — تب ہوا آغاز کا انجام
اتنے باتون سے جو کہ ہو ہشیار ‏ — کرے وہ آ دلیر جنگ کو سلام
کیون نہ فیصل ہو واجبی مہر تو ‏ — جاری ہر وقت شرع کے احکام
قیصر روم شام تک جاوے ‏ — نا رکھے اُس پہ کوئی کچھ الزام
اُسکی دریافت کو مجید خان ہین ‏ — پختہ ہووے جواب یا کچھ خام
جب حضور مین ہمارے لیا آوے ‏ — فیصلہ تب ہر یک کا ہوا اتمام

معاملہ لاکھون فیصلے کرنے
ہے دلیر جنگ کا یہی اب کام

رسم شربت کا تمہین آج مبارک جم جم ‏ — حق تعالی کرے یہہ کاج مبارک جم جم
بہولے بھالے کی جو ہو شادی تو دیکھتے ہین ‏ — یہہ سہاگ اور ہو یہہ راج مبارک جم جم
دولہ دلہن جو ہو ہم عمر تو بولے سب لوگ ‏ — ہووے مانند شب معراج مبارک جم جم
ہے خوشی سارے زمانیکو اس شادی سے ‏ — دیکھنے اُسکو ہین محتاج مبارک جم جم

ہو دلیر جنگ بہادر کو ہمیشہ یارب

یون کرکے اگر دیکہین تو نفرت
کیونکہ سبب اسکے کہانا ضرور ہر بنا ہے
تو اسکو کہا دینے والا اور ذلیل ہون
آگے جو دانت مین سے باہر ہووے
جماعت یہ کہ دو ہر دو خلال کرنا مکروہ ہے
اور اونچی سے ہاتھ دھو ڈالنا او منہ دھوا کوئی نہ چھین اور
من الطعام ثم بعد الطعام نقرر ہو وغیرہ
ایک شخص یہ پانی ہو سبے جانا حکم اللہ
در جہان طعام کے جنانچ پانچ ہاتھ ہو تو
تو نوکر جاب یہ دو ہی ہاتھ نہ کہنی کا

تخت شاہ نور کا اور تاج مبارک جم

شب دیجور کیا ہی کام — روشن نایک کو کر دیا در دام
اُس قصوری پہ تو اُٹھایا ہات — چوٹ لگنے سے ہو گیا بدنام
نری گرمی ضرور ہی واجب — یہہ ریاست کے بھینگے دونو کام
اتنی تقصیر کی نایک برداشت — تیرا اللہ کیا کرے انجام
حاکمون کو تو عدل لازم ہی — اُسکو ہوشیار کرنے دی الزام

رکھہ تو خاوند سے اپنے خوف ہمیشہ
دو جہان مین ملے تجھے آرام

عام اور خاص مین عجب ہی عام — خاص کو خاص عام کو ہی عام
نیک نامی خدا دیا جسکو — نیک سو نیک بد سو ہی بد نام
دولت اقبال جاہ اور حشمت — حق تعالی دیا ہین انعام
روز و شب کھاتا ہی نمک حق کا — بندگی حق کی کرے صبح و شام

ای دلیر جنگ دولت اور اولاد

دو نوں ہاتھ دہو نا جو کہ کہانا کہا نا ضرور ہے
اور بعد اسکے ہاتھ پونچھنا ہو نہ ہے
اپنے طشت مین ڈال دینا اور
مہمان کے بعد ہاتھ اپنا دہونا +

دستور العمل شاہ جہان کا

...

تا ابد دیوے حق ہمیں آرام

فضل حق سیے ہو گئیے شادیاں کی مبارک انصرام	شکر یہ حق کا بجا لاتا ہوں میں ہر صبح و شام
التجا مقبول کر جیسا دیا ہی یہہ مراد	اسطرح کر دیے مشرف مجھکو حج بیت الحرام
یا الٰہی اس دلیر جنگ کی دعا مقبول کر	از طفیل پنجتن با حرمت خیر الانام

تیری کہوئی قسم تو نی کرلی ہضم ہوگا روز حشر میں تجھسے بد ہضم

بیضہ ہو کے کریگا نور روز حشر نے دستوں سے آویگا ہو تو نمیں دم

تیرا کوٹھا تو کیا سخت ہی بھلا کبھی ہزاروں قسم ہضم کیا

وعدہ میثاق پر تو نظر نہ رکھا تھیں رکھ لیا تو لوگوں میں اپنا بھرم

ہووے ہاضمہ کیا وہاں جو تیرا سارے جھوٹ تو الو نیے پیٹ بھرا

جھوٹ کے سوا گھٹ نہ حلق میں گیا بلکہ جھوٹ میں تیرا ہی دم و قدم

تو سچوئی کا کھائے جلاب بہانہ معدہ میں ہو دیے عذاب وہاں

گر تو توبہ کی تبرید ہے لے بہان تو حاکم حقیقی سیے کر لیے شرم

سبھی ہوئے ہیں دنیا کے ہر کرو فر ہوئے سمجھ جو اوین بر روز حشر

تو نے رکھہ لی ہی اپنے خدا پہ نظر رکھہ دلیر سچوئی کا اپنا قلم

اہل انصاف نے کیا ہی ترم	خرچ ہے یار کا ہوا ہی گرم
دین کو کر جتن کریے دنیا	حشر کے روز حق تو رکھہ لے بھرم
آو تم مدہم کنشت ہی جا کر	ہوا بازار رعایا کا ہی گرم
آسمان پر سے ہین زمین پہ گرے	حق تعالے رکھے جہان کی شرم
رہو ہردم دلیر جنگ خوشحال	تجھہ پہ اللہ رسول کا ہی کرم

تیری جھوٹی قسم نے دی تجھکو بہھ نیچ منہہ تبانہ خدا کو خدا کی قسم

نھین چلنے کی ہیسے تیرے شش و پنج تیری کذب مکر و دغا کی قسم

تو تو اپنی قسم کو نبھا یا نہین تجھہ خوف خدا بہی لایا نھین

کیا سمجھہ مین ذرا تیرے آیا نھین تجھے تیرے بھہ شرط و جزا کی قسم

تیری سانچی بہی بات نہ سانچ لگے تجھے دوزخ کی سدا آنچ لگے

تیرے پیچھے تو لعنت پانچ لگے تیرے چشم و نور ضیا کی قسم

تجھے عقل و ہوش و حواس نہین تیری قسم کی کیا تجھے پاس نہین

تجھے راست گفتگو راس نھین تجھے اپنے وہ وعدہ وفا کی قسم

تیری ہووئی تو ہوئی ہوتی ہے تیری بات ہے جو کچھ کھوئی ہے

تیری دیکھ لی ہمنے سچوئی ہے تجھے تیری سچ صدق و صفا کی قسم

جو قسم کو تو کھا کے گیا ہے ہضم نھین سمجھا کہ نکلیگی وہ ایکی دم

ارے رکھ تو بھلا خدا سے شرم نھین شرم ہے شرم حیا کی قسم

نہ سخن مین دلیر کے غیر ہے کچھ وے نکال تو سینہ مین بیر ہے کچھ

نہ بدی ایسی مین تو خیر ہے کچھ تجھے حضرت جل و علی کی قسم

گیارہوین صاحب بھادر نیک نام

سال ہے سال کا جو تھا حساب

سب نوشتہ پھاڑ کر پھکوا دیا

کسقدر سردار کی دانائی ہے

حق کو حق باطل کو باطل کر دیا

لیکے ادنی تا با اعلا تنگ وہان

خانزادون کا کیا قصہ تمام

ایک بیٹھک مین کیا سب انصرام

جھوٹ اور سچ کا نہ رکھا باقی کلام

جسکا ثانی کوئی نھین در روم و شام

عدل اور انصاف سے در خاص و عام

نام ہے باقی کو کا ایک دام

کی علی حضرت پہ موجب دیریں جہان
اپنے کا پیچھا ایسے عوض کی ہوں حکم ہو
اپنا ماہ چند تقریب جمع کی فرمایا نام
تو بیان کردن آنحضرت افزائش مال از رحم و
فتوحات افزائش حال از مستغنی
احسان + پیدائش حال + بیم دادن
نمودن تحفی جان + نوید
باعث مزید نعمت

دوست خوش اور ہوگئے دشمن خجل
فیصلہ سردار نے ایسا کر دیا
آج تک کس سے ہوا ہیں فیصلہ
روز کرتے تھے جو مخفی مصلحت

کر دیا اللہ نے کیا خوب کام
ہوگیا وکٹوریہ رانی کا نام
دو پہر میں کر دیا اُسکو تمام
ہو گئے شرمندہ وہ نمک حرام

کی دلیر جنگ کا خدا اقبال یون
حشر تک دولت کا ہو یارب قیام

تیری ہاہوئی تیغ دی تجھکو بعد رنج کہ دوبارہ لکھا تو خدا کی قسم
کُل دین ہو جو وفای کی نوکرہے وہ کسی سے وفا کی قسم
کیا بہول الست کے قول کو تو نہ خدا سے ڈرا نہ نبی سے حیا
تیری لوگ میں کب ہو اُمید وفا رہا کہا کیے جو تو نے جفا کی قسم
رہے روز جزا ہزار بلا کئے نیچے نگاہ بشرم و حیا
چلے وعدہ شکن کو لیے نار کدن ہزار محن کہ صبا کی قسم
در توبہ کھلا ہے ابہی تیرے منہ کو پہرا کے اُدہر کو تو آ

کرے رحم خدا دے بخش گنہ چلے راہ پہ سید اُہدا کی قسم
رہو حق کے نبی کے مطیع بدل چلو حاکم وقت کی صلح سے مل
یہی راہ دلیر کی سیدی سہل چلی باغ جنان کو حیا کی قسم

ای تیسی دل سے ہے صاحب کا نام
جیو جنتر یاد میں اُسیکے ہیں سب
یہہ نجانو بھین جبہہ کمر کا
کوئی کریم بولے کوئی بولے کرپل
یہہ نہ بولے کوئی میں عابد ہون بڑا
یاد حق سے کوئی بھی خالی نہین
ایک پر موقوف ہو جب یاد حق
یاد سے اللہ کے غافل کون ہے
جسکو چاہے اُسکو اللہ بخش دیے
یاد اللہ سے کوئی غافل نہین

ورنہ تو طہ ہی کہیے ہے رام رام
جانتے اسبات کو خلقت تمام
حرص میں غلطان ہیں نمک حرام
سب پہ اس اُس اللہ کا ہے فیض عام
حشر کا باقی ہے سب پر انتقام
جسکا کھاتے اُس کا گاتے صبح و شام
اور سب لیوینگے کیون اللہ کا نام
یہہ نہ سمجھو تو صرف ہے عقل خام
ہے شفاعت کے تئین خیر الانام
اور کیا لکھنا دلیر علیک السلام

حاصل ہوتا ہے اور عدالت کا نفع
خاص و عام کو پہنچتا ہے برکت عدل کے
دولت آخرت کی ہاتھ آتی ہے
ثواب اسکا حد سے زیادہ ہے

بیت

حکایت

ردیف النون

پیغمبر خدا تو ہین مھتاب لامکان — اصحاب چار یار ہین مثل ستارگان

جو اُنسے منحرف ہو ہمیشہ سے منحرف — تحقیق اُنکو جانا دلین ای مومنان

یہہ چار رکن دین محمدؐ ہین بے شبہ — ہون یہہ جو مہربان تو خدا اُسپہ مہربان

خلفاے راشدین تو ہین دوستِ نبیؐ — پیغمبر خدا کے ہین اصحاب ایکسان

تو دوستی مین اُنکی رہا کر دلیر خنگ
اُنکی ولا کیے تجھے برو قیت ناد ماں

زخم گنہ کو مرہم توبہ سوا نہین — تیرا سکے دوسرا کوئی دار الشفا نہین

میراث مین تو اُئی ہی انسان کی خطا — وہ کون بشر ہی کہ جسمین خطا نہین

ہرگ گنہ کو توبہ ہی یاد قران کی یاد — موجب یہہ زشت گناہ کا ہی دوسرا نہین

مجروح تھا نصوح گناہون کے زخم سے — مرہم بجز وہ توبہ کے اچھا ہوا نہین

توبہ پہ مستقیم ہو دل سے دلیر خنگ
توبہ شکست جسنے کیا باوفا نہین

سجدہ سوا خدا کے بشر کو روا نہیں
انسان کی ذات وہ ہے کہ سجدہ ملک کئے
ساجد تھے پہلے متی مسجود انبیا
کامل ہوئے ہیں دین کے کامل نہیں امتی

حضرت سوا یہ حکم کسی پر ہوا نہیں
ہیں شجر و حجر سجدہ سے ایکے بجا نہیں
قران میں بھلے حکم کو جاری رکھا نہیں
کامل کو سجدہ گر کرے کامل بجا نہیں

یہ خاص حکم احمد مرسل کا ہے دلیر
سجدہ سوا خدا کے کسو کو روا نہیں

عطر آنے سے معطر ہو گئے دربار یان
ہر طرف مہکار ہے جا بجا ہوئے گلاب
ہو وہ جب آمد ہے دلدار کی گلزار میں
موگرہ چنپا چنبیلی راہ تکتے در چمن
عطر و عنبر ہے سہاگ مجموعہ عطا لے
صحن میں گلشن کے ظاہر تختہ بندی ہر طرف

جیسے خوشبو سے مہکتے ہیں چمن کے کیاریان
اڑنے لاگے جسطرح ہوں عطر کے پچکاریان
قدرت اللہ سے ہوتے ہیں یو تیاریان
بو سے ہم کردیں معطر اون جب اسواریان
جھجے کرنے نذر سب آنکر بیاریان
روضہ نو ساختہ سے ہے عجب گل کاریان

فیض ہے یہ سب رسول پاک کا تجھ پر دلیر

[illegible] ہوا اسے دولت میں سجدہ [illegible] اور ہمیشہ [illegible] تنہا [illegible] پڑا رہی میں مشغول [illegible] [illegible] حج [illegible] اداے [illegible]

[illegible] صدق [illegible] حضرت [illegible] حج [illegible]

کرون لیکن ارکان ملک و دولت [illegible] وقت ہیں [illegible] اب [illegible] کے ثواب [illegible] حج کا ثواب [illegible] عطا کریں تو نجات دو جہانی [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible] ہو گی فقیر دولت [illegible] بادشاہ تمام [illegible] تجھکو نعمت دیتا ہوں [illegible] فرمایا جو [illegible] نعمت [illegible] تو ثواب [illegible] ہو سو دے [illegible]

[illegible]

جو وسیلے سے معطر ہین خیر در بار یان

دیئے کی روشنی ہر دو جہان مین	قبر مین حشر مین پھر لامکان مین
دیئے کے حین سبھی پروانہ خلقت	اُجالا ہی زمین اور آسمان مین
دیئے سے حشر تک ہو نام روشن	یہہ تا ہو تو نہین کچھ مہربان مین
دیئے کی روشنی مین اقربا خویش	تجلی ہی اُسی کی جاودان مین
دیا تحقیق توشہ آخرت کا	یہان بھی ہی اُدہر وتہ بہر دہان مین
دیا وہ چیز ہی تحقیق جانو	بلند رتبہ ہی جسکا انس و جان مین
دیا ہی شمع روشن تا قیامت	یہہ ہی اوصاف ہر یک کی زبان مین
بہت لذت کی باتین ہین وہش کیا	عجایب ہی مزہ شیرین دہان مین

سخاوت ہی دلیر یک چیز نادر
بلند رتبہ نیکیون سے ہی جہان مین

دیدہ نہین حسن آنکھہ مین دیدار حق اُسکو کہان	جسکی زبان منہہ مین نہین گفتار حق اُسکو کہان
ہیگا زبان سے مدعا گر دیدہ ہو وہ حق نما	ور نہ یہہ آنکھین یہہ زبان انوار حق اُسکو کہان

[illegible]

ہر علم و فن حاصل نہو کامل بغیر اُستاد کے
جب تک نہیں ملتے اسرار حق اُسکو کہان

حق بات کو حق جان کر رکھتا ہو جو دلمین نفاق
ظاہر غرض سے بن رہے گلذار حق اُسکو کہان

بندے پہ واجب بندگی اِس حد سے ہرگز نہ گذر
نوکر جو نافرمان ہوا اقرار حق اُسکو کہان

پُر علمِ و غش ہین نقش کے منہ پھیر سانچی راہ سے
پھر شرع کے بازار مین معیار حق اُسکو کہان

اِس بات کو تحقیق کر مرشد کی خدمت مین دلیر
دیدہ نہین جس آنکھہ مین دیدار حق اُسکو کہان

کبہو قدم نہ رکھا باہر اپنے گھر مین ہون
یہان مثال نفس پھر سدا سفر مین ہون

صبح سے شام تلک یون ہی دم و دل کا حال
ارادہ دور سے رکھہ بولتا نگر مین ہون

جگر کے حال سے پوچھو تو یہہ کہتا ہے دم
صنم کے پاس ہون مین گرچہ تیر بر مین ہون

رئیس اعضا جو پوچھو تو اس ہی سب مین
خیال عشق کا باندھا مدام سر مین ہون

جو مرغ سا مین تڑپتا ہون یاد مین اُسکے
پھنسا ہون جال مین گیتی کے تیز پر مین ہون

نہ تو سینہ مین گھر اپنا یاد کر دیکھا
کبھو تو بحر مین ہون اور کبھو تو بر مین ہون

دم و قدم سے کہان ہے خبر ہی لیر

ظل اللہ فی الارض معنی ہی

حکم دارد عدل لطف ... خلق را در پیہ لطف مطلق است

یہہ حسن سے پوچھو تو کھتا اگر مگر مین ہون

شیفتہ ہی پر شراب نشہ سے خبر نہین
ہے نو وزن ایسا ہو تو خبردار یار رکھہ
یہہ راہ عشق ہی کہ سنبھل کر قدم تو دہر
مین تو کی پی مین ہو گیا قلقل سا پیہ ہی
دو دون کی زندگی پہ ہو سرشار راندن
مدہوش ایسے ہو گئے غفلت کی پی ہی

ای سنگ دل ہمارے پہ تیری نظر نہین
معلوم اب تلک تجھے زیر و زبر نہین
بے ہوش ہو تیے کیف مین کوی اسقدر نہین
ساقی سے پوچھ جام کی لذت اگر نہین
دنیا کی پیچ و پاچ سے باہر نشہ نہین
نار و زرو شب کی تلکہ کچہ اپنی خبر نہین

صورت پرستگان مجازی کو ای دلیر
جام شراب باطن دل سے اثر نہین

مت چھیڑ دل کو دل کا ستانا بھلا نہین
دشمن ہی ہو رہا جسے دنیا ہو دلکتین
مالک خدا ہی دل کا نظر دیو اسکی ہی
دل کا خلاصہ ہیگا اسی دلبری کی بیچ

آزردگی دلونکی سے دانا بھلا نہین
مین کیا کرون نصیب ہٹانا بھلا نہین
دل سامنے سے اُسکے پھرانا بھلا نہین
دل چھوڑ دل کو کس سے لگانا بھلا نہین

جھوٹی زبان سیتے دلکی سچوٹی نہ جائی تو	قایل ہو دل سیتے سانچ چھپانا بھلا نہین
دل تن مین ہی رئیس سب اعضا عتین	محکوم کو رئیس بنانا بھلا نہین

دل سیتے تو کر عبادت حق ای ولیر جنگ
لوگون مین بندگی کا دکھانا بھلا نہین

السلام ای شہسوار پردۂ عین الیقین	آفتاب برج تمکین مہبط روح الامین
مشعل بزم صفا گنجینۂ نور ہدیٰ	محرم راز وحی یعنے ختم المرسلین
ماہ اقصیٰ شاہ بطحی زینت عرش برین	باعث کونین بیشک رحمۃ للعالمین
منزل آیات قران مورد وحی سما	صاحب نص بانیٔ دین سایر خلد برین
مفخر آدم صفی و مبشر موسیٰ کلیم	کوکب ہم لامکان و مشہر حبل المتین
متوج تاج لوا و منبع فضل و عطا	موجب موجود عالم سرور صدر نشین

بندۂ عاصی ولیر جنگ میکند از تو سوال
خذ بیدی فی یوم حشر یا شفیع المذنبین

غوث الاعظم پیر میرے قادر جیلان ہین	فیض اور لطف و کرم کے مطلع دیوان ہین

اي دلير کيا فکر تجهکو جب ہو حامي ايسي پير

فيض سي جنکي تمامي مشکلين آسان ہين

پير بهلي کي نياز کي روتان ن	جکي کهاني سي ميٹهي ہو ہوتان ن
بهاجي ہمين عجب مزا ديتي	شکم سيري سي جاتيي ہو تان ن
يه بهلي پير کي برکت سي	شير و خيرات کي بهيئي لوتان ن
کہ تو دنيا مين ہر گهڑي نيکي	نيک عملون کي باندهيي ہو تان ن

صدق دل سي نياز کر تو دلير

حاسدون کي دلون پہ ہو چوتان ن

تو ميرا ہي وکيل سيف الدين	ہي مدد تجهکو شہ محي الدين
شيرني فاتحه کي بهيجا ہون	سيف تيري زبان ہو شيرين
گفتگو اسطرح کي ہو تيري	تا عدو دو پہ تير سي رکهي جبين
ہو پشيمان بلکه ديوانه ہو	اپني اعمال کي عوض غمگين ہو
ہي مدد مجهکو شہ کمال ولي	فضل سي انکي حق دي فتح يقين

[illegible]

مدعا میرا راستی پر ہی	راستی پر چلے زمان و زمین

واہ کیا تیز تر ہی سیف دلیر
جس سے کٹ جاوے گردن بیدین

جنرج تامس چارلس لفنین بہادر مہربان
جسِن حق اللہ نے اُسکتین ایسا دیا
دوستی جیسے اُسکی ایسی چاند پہلی رات کا
عقل اور دانش مین اُسکے گر قلم رائی کرن
شش جہت کو جمع کرتا ہی زمانہ اسطرف
جب وہ عادل بیٹھتا ہی کرسی انصاف پر

فیصلہ بھی جسکا ہی منظور شہ انگلستان
لاکھہ دفتر ہو اگر تہوڑا لکہون جگایان
دوستی مین جسکے پاتے ہین ترقی دوستان
نور افشان انگلیان میرے ہون مثل کہکشان
جسطرف رخش ہمن کا اُسکے پہرتا ہی عنان
جہوٹ مانگے فرق سمجہ سے جیسے زمین و آسمان

کر دلیر اس مہربان کے حق مین تو دعا لیجیے
مہربان ہو اُس پہ ہر لحظہ شہ انگلستان

کیسے ہانکے سے آئے دنیا مین	کیا عمل تم کمائے دنیا مین
قدرت حق کا بیگا ہیہ بازار	نیک و بد کیا کمائے دنیا مین

[illegible]

اُسکی زیادہ لینا جائز نہیں ×

نیک و بد ہی ہر دو کا نون ہیر	کیا سودا خریدی دنیا مین
مومنون کی یہہ حق مین دوزخ ہی	کافرون کو بہشت ہی دنیا مین

سودا نیکی کا ئین خریدا دلبر
شافی حضرت ہین دین دنیا مین

ارحم الراحمین کی درگاہ مین	التجا ہی جناب اللہ مین
کل جہان کا تو ہی شہنشاہ ہی	تیرا احمد وزیر ہی جاہ مین
کیا ہی قدرت تیری خدائی کی	زندگی موت سال ہر مہ مین
ذلت عزت ملک ہی تیری ہات	ذکر یہہ ہی کلام اللہ مین
رزق تیرا ہمیشہ کہاتا ہون	کچھ عبادت نہوی تیری رہ مین
میری فعلون سی مین ہون شرمندہ	سرفرازی ہو عزت و جاہ مین
حشر کا خوف مجھکو ہی ہر دم	پار کر پل صراط کی رہ مین
عفو کر دی میری گناہان کو	تندرستی ہو ذکر اللہ مین

ہی وسیلہ رسول تیرا دلیر

ومن یتعد حدود اللہ
فقد ظلم نفسہ

[illegible]

دین دنیا کی عزت و جاہ مین

ہین وہ مرشد میرے بدین تن	خاتم از اولیا ہند و دکھن
ثانی مصرعہ ہی تاریخ رحلت	جنت الماوا جب کئے ہین وطن
نام انکا ہی شاہ عبد اللہ	کاشف راز تھے وہ شاہ زمن
تھے کرامت مین شاہ وہ مشہور	جو خلافت دیئے ہین حضرت من
ہی اُس خاندان سے نعمت	ہی نسب علوی از حسین و حسن
نام جنکا ہی شاہ وجیہ الدین	عارف کامل و فی ہذا القرن

ہی کرم نت دلپذیر انکا ۂ
دور جب سے ہے سارا درد و محن

جگر بند میرے ابو الخیر خان	نصیبے مین پورے ابو الخیر خان
میرے نور چشمون مین پر نور ہو	برکت کی تیلی ابو الخیر خان
مسافر تھے پوئے مین ہم چند روز	تو لد سو پایئے ابو الخیر خان
تمھارے قدم سے فراغت ہوئی	برکت کو لائے ابو الخیر خان

[illegible]

رحم دل سخی اور جوانمرد ہو
اگرچہ کہ سب میرے فرزند ہین
سبھون سے عمر اور برکت کے بیچ
خدا تمکو اولاد دیگا یقین
زمانہ بہت شش جہت سے ہی تو
میرا حکم تم پر سبھون پر ہو تم
جگر بند میرے ہو آنکھون کے نور

ہو بھائیون مین تم اے ابو الخیر خان
نہ ثانی تمہارے اے ابو الخیر خان
بڑے ہو فضل کے ابو الخیر خان
بڑو نام حق کے ابو الخیر خان
تو بھائی ہو تم جیسے ابو الخیر خان
کرو حکم حق کے ابو الخیر خان
ہو میرے سینہ ابو الخیر خان

دلیر ابن خیر اسکو فرزند خیر
سدا خیر مین رہے ابو الخیر خان

ہین صدر کے جرج تم نیک نام اور مہربان
ایسے دانا اور شجیع دریافت مین مشہور ہو
عدل اور انصاف مین ثانی نہین کوئی انکے
دوستی مین ایسے ثابت جو وہ جا سو کرے

اُدوار وزیر میر صاحب ہو بہادر قدردان
امن و امان جسکے سایہ مین ہمیشہ ہی جہان
شرق سے تا غرب تک جسکا پہنچا نام و نشان
ہین سراپا جن مین الفت جھہ سب تو ہی جہان

مہربان اور قدردان مجھے دوست ہین نواب کے ۔۔۔ پوچھا کیا ہی حقیقت کو عیان راجہ بیان

آرزو ملنے کی ہی سو ہم بہ مکتوب سے ۔۔۔ سنکے ہی اوصاف انکا ہو گیا دل شادمان

دوست ایسے رکھہ تجھکو فکر کیا ہی ای دلیر

یعنی اڈوارڈ بریر صاحب بہادر مہربان

خلل حساب کا آتا ہی ایک کوڑی مین ۔۔۔ تو پت کروڑون کا جاتا ہی ایک کوڑی مین

کریم بخش دروغہ ہی ایک کوڑی کا ۔۔۔ فرق حساب کا لاتا ہی ایک کوڑی مین

خطا تو کوڑی کی ہی پر اسے سبک مت جان ۔۔۔ غم جہان تو کھاتا ہے ایک کوڑی مین

امانت دار وہ لاکھون کا ہی ہر ایک نرد ۔۔۔ خلل جیسے نہین بجاتا ہی ایک کوڑی مین

بخش دیا تیری تقصیر نام پر تیرے ۔۔۔ کہ پت کروڑون کا جاتا ہی ایک کوڑی مین

سبک نظر مین مجھے کوڑی اگرچہ دیکھہ دلیر

امین مرتبہ پاتا ہی ایک کوڑی مین

زخم خطا کو مرہم توبہ سیو اٹھین ۔۔۔ بجز عبدیت خدا کے درگاہ مین جا بخشین

مجروح کا زخم دست دعا سے کھلا رہے ۔۔۔ تمھارا حق ہی دینے کو قدرت نہین کیا تمھارا

بخشش اُسی کے ہات ہیے وہ بے نیاز ہے	عابد وہ کون ہے جو دست دعا نہین
باور نہین تو دیکھو اطاعت حسین کی	سجدہ سوائے کا تیغے سر کو دیا نہین
بے رحم کیا ستم کیا آل رسول پر	جو ابتدا تھا ظلم کا سو انتہا نہین

خوش ہو دلیر جنگ مے ہوئی حسین کی
یہان تک کہ ہی تجھکو کر لکھنے کی جا نہین

گر کوئی آوے گھر تیرے مہمان	کر مدارات اُسکے از دل و جان
جس قدر خرچ کیجیے اُسکے لیے	بے غرض ہو وہ قدرت رحمان
جسطرح ہو سکے ہو مہمان خوش	راضی اُسکی رضا ہے خالق جان
سب بلیات اُسکے ہو وین دور	جس سے مہمان دل سے ہو شادان

دل مہمان نظر مین رکھیے دلیر
دل مہمان ہی مسند سبحان

چھوڑ لیلی کو کیون رہا مجنون	محو معشوق عشق تھا ہوا مجنون
لیلی جاذب تھی اور یہ مجذوب	تب تو لیلی انا کہا مجنون

گرچہ ظاہر ہرت تھیے پر صادق
دونو باہم تھیے عاشق و معشوق

واہ میاں واہ مرحبا مجنون
اُسپہ وہ اُسپو یہہ فدا مجنون

غیریت چھوڑ ملے حق سیے دلیر
جیسے لیلی سیے مل گیا مجنون

ایک شہر مین دو شہ سماتے تھین
دو عمل ملک کو بساتے تھین

جب تو اللہ لاشریک ہوا
اُسکا ثانی کوئی بتاتے تھین

سانچہ اور جھوٹ یہہ نمونہ ہی
راز مخفی کو کوئی پاتے تھین

ایک ادنی جو ہو کسیکو کام
پیرہن مین تو وہ سماتے تھین

ایک کا حکم ہو تو بہتر ہی
باتین دوئی کی خدا کو بھاتے تھین

دنیا دولت جو حق کسیکو دیا
پیدا ہوتے ہی سات لاتے تھین

پرورش پر نگاہ ہو جنکی
دل کسیکا وہ کب دکھاتے تھین

یاد رکھتے ہین وہ نصیحت کو
جو ہین دانا کبھی بھلاتے تھین

یہہ تو مشہور ہے دلیر سخن ہو

دو جہان ایک مینا مین جا تجھے

بات مین بات جیسے ہین یکسان ... اُنکے دنیا یہ مار و بالوشان ہے

جو خدا چاہتا سو کرتا ہے ... تہر درویش بجان درویشان

کاذبون سے خدا ہی ہے بیزار ... اُنسے بہتر ہی شہر خاموشان

دو جہان مین تبا کیے اُنگلی سے ... بولتے ہین اُنھین ستم کیشان

اُنکی صحبت سے دور ہو تو دلیر

دل کو ناحق کیے ہین یہہ کاوشان

ربتے تا پاس ہمیر کیے ہوس دنیا مین ... دست افسوس کیے ملتی ہی گمش دنیا مین

تا پیمبر سے مشرف ہوئی افسوس ہے ... بولتی کا ہیکو پیدا ہوی بس دنیا مین

مجھکو پیدا کیا حق نے کیے فرعون کی جا ... طیر کوئی نہین تھا جیسے سرس دنیا مین

جی ملکتا ہی مین جس حسن کیے خدا پر ہیچ ... دور کرتے ہین مجھے پیش دسپس دنیا مین

جب پیمبر نے کیے دور تو مین رنج کیے ... گرمین جیتی رہون گو لاکھ برس دنیا مین

ایک مین زہر مین ڈوبا ہی ادا ایک مین ... کرتے اس واسطے انگشت سے مس دنیا مین

جس جگا جاون بس رائی تو مشہوری بات
کوئی کہتا نہین میرے یہ ترس دنیا مین

حشر مین بہی سبہی کیا کرتے ہین یاد ہی
ہو گیا جن پہ ہی اسطور قفس دنیا مین

ایک پشہ کا بہی آواز نہین ہی اُس مین
یون مگس اُڑتی ہی یہ بانگ وہ بس دنیا مین

شہد وشکر سیے یہ جیو بہی نادر کہین
بن چکے اُسکے رہا نہین کوئی رس دنیا مین

ایسی تجویز کیا تو نے زمین آج دلیر
باقی کوئی نرہا قافیہ بس دنیا مین

سب پہ مختار ہین ابو الخیر خان
اور نصیب وار ہین ابو الخیر خان

جسکے قدمون سے زیب و زینت ہے
میری تلوار ہی ابو الخیر خان

کوئی سخاوت مین اُسکا نہین ثانی
سب کا اظہار ہی ابو الخیر خان

نام جس سے پدر کا ہی روشن
شمع انوار ہی ابو الخیر خان

دل کو آزردہ نا کیا کسکے
کیا سجہ دار ہی ابو الخیر خان

اور مہمان پرست فقیر نواز
اُس مین ہر بار ہی ابو الخیر خان

فکر انسان کی و حیوان کی
کرنے ہشیار ہی ابو الخیر خان

[illegible]

ہوویے اولاد سے وہ نت سرسبز	نت امیدوار ہے ابو الخیر خان
نام سے اُنکے خیریت ہے سدا	خاص گفتار ہے ابو الخیر خان
خیر سے ہے دال و دال سے ہے خیر	یون مددگار ہے ابو الخیر خان
دال سے ہے نصیب دولت ہے	اُوسکا اعتبار ہے ابو الخیر خان

اُسکے سر پر دلیر جنگ آباد
فضل غفار ہے ابو الخیر خان

زیب اور زینت سرکار ابو القاسم خان	تقسیم ماہوار کے مختار ابو القاسم خان
راضی ساہوکار ہین سبھی اُنسے	معاملہ بین ہین سمجھدار ابو القاسم خان
خوب شائستہ ہین حساب اور کتاب مین	یون جمع خرچ مین ہوشیار ابو القاسم خان
ہندسہ دان ہین سبھی عاجز اُنکے	کام مین ایسے خبردار ابو القاسم خان
تحت مین اُونکے ہین حاضر سبھی ادنیٰ اعلیٰ	ہین خبرگیری مین ہشیار ابو القاسم خان
دل کسیکا نہین آزردہ کیئے جز کل مین	ہین ہر یک شخص کے دلدار ابو القاسم خان
جو وہ کہتے ہین سو کرتے وفا وعدہ کو	ہین بہت صادق اقرار ابو القاسم خان

کارخانہ دیے خدا ایسے ہی وابستہ کو — پا لیتے سبکو بصد پیار ابوالقاسم خان
جب تو اولاد سے سرسبز خدا اسکو کیا — گنبہ پرور ہیں نیک اطوار ابوالقاسم خان

یون تو زمرہ ہی میں دلیر جنگ بہادر کا سب
اس لڑی میں در شہوار ابوالقاسم خان

با حسن و امتیاز ہیں عبدالمجید خان — عالم کے کارساز ہیں عبدالمجید خان
ہوشیار سارے کام میں ہیں عدل و داد کے — دانندۂ راز ہیں عبدالمجید خان
سرخ و سفید اور سراپا ہی خوبرو — اور سب میں ایک ناز ہیں عبدالمجید خان
خوش وضع اور جسم شجیع اور صف شکن — سب مکر و فن سے باز ہیں عبدالمجید خان
کیا معتبر مزاج ہی اس خاندان میں — مقبول بے نیاز ہیں عبدالمجید خان

حاضر دلیر جنگ بہادر کے کام پر
ہر شیٔ سے سرفراز ہیں عبدالمجید خان

آراستہ تیار ہیں عبدالکریم خان — ہمراہ لیکے بار ہیں عبدالکریم خان
نقدی سے لیکے تا بہ محل انکا بند و بست — ذی شان و اعتبار ہیں عبدالکریم خان

چھوٹی سن ہو بڑا حق انہیں دیا
باعزت و وقار ہین عبدالکریم خان

ایک لاکھ سے دولاکھ تک درست کرین
اس امر مین ہشیار ہین عبدالکریم خان

چھوٹی سن کو چھوٹا قصیدہ ہی بس دلیر
پڑہتے سبہی پکار ہین عبدالکریم خان

کیا نصیبہ وار ہی عبدالرؤف خان
ہر یک کا تم پہ پیار ہی عبدالرؤف خان

فرزند ہین نواب کے دلبند ہر یک کے
عالم مین یہ پکار ہی عبدالرؤف خان

چھوٹا سا دولہ بنکے جو شب گشت کو چلے
اسوقت پر بہار ہی عبدالرؤف خان

ایک طرف ناچ رنگ اور ایکطرف کو جلو
سہرہ بندہے سوار ہی عبدالرؤف خان

حق نے دلیر جنگ کو دکہلاوے یہ خوشی
ایسا امیدوار ہی عبدالرؤف خان

کوئی دنیا مین حق شناس نہین
دوستون مین وفا کی پاس نہین

یاد آتی ہی ہر یک گھڑی یہی بات
دشمنون سے بھلائی راس نہین

خرچ کے انکا کیا خیال کرون +
تاب لاتا جہان قیاس نہین

گلشن دہر مین ہی تون گلذار
گل ہزارون ہین جس مین باس نہین

بس یہ تحقیق دل مین کیجے بات
دوستی کی عدو سیے آس نہین

بیوفائی ہی نام دنیا کا
گروہ یون ہووے تو ہراس نہین

کون فریاد کسکی سنتا ہی
بجز اللہ کے التماس نہین

دوست اللہ بغیر کون دلیر
دلمیں لا کبہو ہراس نہین

دنیا اچہی مت کہاو مچہی کا نیٹے حلق کے بین
مت چہی اسکا نام تو ہی ہر مزکا ہوتا ہی

حلق کا کانٹا سجہ پوچہو تو اس سے زیادہ آل اولاد
لقمہ حلق مین جانے ندین چہین لین اگر کہو

ہنسہ کے مزکے سب ہین باتین اترگئی تو پہر کہاسے
انکو گلا تارس ہیونکا خار کا بیری ہی بہین

حلق کٹیے پر بہی چہوڑے حلق مین کانٹا انکا نا
دوست جو ہی سو دوست مقرر دشمن سے ہوتی

جو کہ عدو ہین خاصیت انکی گوشت کے اندر خار ہی
دلمین لیر جنگ انکے پیچہا تو کبہو ہونا ایک بار سن

جسکی زبان ہو شیرین تو کچہ کہات ہی نہین
جو گڑ نہین تو گڑ سے کیجے بات ہی نہین

[illegible]

رکھہ تو زبان شیرین تک گیری ہاتھہ مین	جو ہو زبان تیری مدارات ہی نہین
اجلاف سوا جلاف ہی اشراف سوا اشراف	کمظرف کا تو ظرف کبہو ساتہا ہی نہین
مردون کی گردیا ہی سوا کثیر کے مثال	نامرد کے ہی سایہ مین اثبات ہی نہین

دشمن ہی دوست ہوتا ہی شیرین زبان پر
اب تک دلیر خنگ سے ملاقات ہی نہین

نیشکر کر دیا دھان شیرین	حلق شیرین ہوا زبان شیرین
نکلے بند بند پر دعا دل سے	رکھے تمکو خدا نے شاد دہان شیرین
شروع جب دم قلم کیا لکھنے	نہین آخر ہوا بیان شیرین
پوست سے تا بہ بیخ تنگ اسکے	سب یہ ظاہر ہی اور عیان شیرین

گل شیرین دہان سے جھڑتے ہین
ہی دلیر خنگ کا تو بیان شیرین

مزاج ہلکا کھائے پہلا کا طبیب کے گھر جاو کون	دانت کو لون اور آنت ہر لے طبیب کے گھر جاو کون
بول و براز جب صاف ہو جا تو ہوشیار ہو وا سے	رکھو شکم مین باقی درد لقمہ کی جا طبیب کے گھر جاو کون

[illegible]

[illegible]

بہوک کرلے تین تو حصہ کھانا پانی سالن کی جا
ایسکے بموجب بہوک کے کہا جا طبیب کے گھر جاوے کون

دیر ہضم کے مت کہا چیزین یا دیتے ہین پر ہیز تو کچھ
وقت غذا کا معین ٹہیرا طبیب کے گھر جاوے کون

میٹھی کو لیے پن پر رکھ دے بادنجان ہوا نے تین
بالک بھنڈی ترای کو کہا طبیب کے گھر جاوے کون

گوشت جو کہاوے ہوش مین آوے ہر عضو کو ملے قوت
قوت بخشے مرغ کا چوزا طبیب کے گھر جاوے کون

تین ہی دم مین پانی پینا بخشے حیات وہ راحت
قیلولہ تو کرلے ذرہ سا طبیب کے گھر جاوے کون

ایک مہینے کو حمام کر نا تن جو بت کو کرلے روشن
قوت باہ کا یہی ہے نسخہ طبیب کے گھر جاوے کون

شافی میر اللہ صاحب وہی ہوا مین کھوی شفا
کرنا مبدل آب و ہوا مین طبیب کے گھر جاوے کون

صدقے مین اوس شافی حضر کے حق نے دیا ہے گنج شفا
حکیم میرا خود ہی اللہ طبیب کے گھر جاوے کون

سنکے حقیقت دلبر غیگ کی طاق مین رکھدے سب حکمت
مزاج اپنا آپ سنبھالو طبیب کے گھر جاوے کون

مجری نو صد نو دو زخم تو کھایا حسین
راضی ہو کر مر رضیا وہ امام دو جہان
رنین جب بھائی بھتیجے تکڑے تکڑے ہو گئے

منزل دنیا کو طے کر قرب حق پایا حسین
حرف شکوہ کا زبان پر اپنے نالایا حسین
دیکھ کر انکو خدا کا شکر فرمایا حسین

[illegible]

صابری کو دیکھ کر جن وحش بولے ہین واہ	مرتے دم تک بندگی حق کی بجا لایا حسین
صبر جو تھا مصطفیٰ مین مرتضیٰ مین سو کیا	بولے سب نبے کیون ہو خاتون کا جایا حسین
آسرا کہتے ہین اسکو وہ جہان مین ہے سپر	سر کٹا کے اپنا بنا امت کا سایا حسین
صبر مین ایوب تو مشہور تھے یعقوب بھی	پر یہہ صابر ایک خدائی مین نظر آیا حسین
چھپے بھتیجے تک کے بچے کو دیا کچھ دم نہ مار	واہ وا کس کس طرح اللہ کو سمجھایا حسین
بیاہ مین قاسم بتیجے کو مار ڈالے بچیا	اس بھتیجے کا بھی ہرگز غم نہین کھایا حسین
رو گیا ہو کا پیاسا دشت مین ابن علی	ابر رحمت اپنی امت پر بھی برسایا حسین

یا حسین ابن علی ہوئے دلیر جنگ کو مرد
آسرا ہین آپکے دل جان سے آیا حسین

بجو در مانہ کو ماہ سب دیکھتے ہین	ہمارے قدم روز و شب دیکھتے ہین
کیا جبکہ رزاق رازق جو ہمسکو	ہر ایک کو ہی ہمسے طلب دیکھتے ہین

دلیری قیمت فراست کی ہم مین
عدو کو ہین جان بلب دیکھتے ہین

[illegible]

ششن یہہ باتون سے خدا ہی امان
اُنسے بذات کوئی اور ہنین
شیخ سعدی کتابین ہین لکھے
یادرکھہ کریہہ بات کھول مین
کاذبی اُنکی ذات کے گن ہی
جبر دغا کے ہووےگا حاصل

سار بان نیں بان پتے بان ھ
کُتے بان باغبان گاڑی بان
ساتوان اُنمین ہی سگ دربان
کام رکھنا ہی اُنکتین پہچان
قایم ہرگنز ہنین زبان مین زبان
اُنسے ہرگنز کبہو ہوا نجان

ہی دلیر جنگ کی نصیحت یہہ
کوئی اس قوم سے ضرر جے بے ایمان

شکر صد شکر بدرگاہ خداوند جہان
بمضامین آن فرمان چنین کرد رقم
ہم رسوخیت و اخلاص ولی سامی
کہ بشورش و فساد انگیزی اقلیم ہند
ساکن ہند بارگم تمام ہی ماند ند

گشتہ از رانی وکتوریہ نازل فرمان
گشتہ موصول بمن نامہ آن عالیشان
از گورنمنٹ ممبائی باکشتہ عیان
بود در نظم و نسق شل آن عالیشان
کرد یقین آن ملکہ رانی قوی شوکت سامان

آرزوے دل من آمده از درگاه دولتم راشد از فضل خدا استقلال دوستان زخوشی باده عشرت نوشند	زین چون نکنم فخر بر ابناے زمان دشمنانم شده چون بید زہیبت لرزان کز صہباے سرور اند ہمیشہ مستان

ہست بدرگاه خداوند جہان عرض دلیر
که بآرام ہمه باشم و فرحان شادان

صد شکر ہی اللہ کے قدرت کے ہین قربان دریافت کیا مین نے تو معلوم ہوا یون خوش دوست رہین تیرے دشمن تو خجل ہو ہر آن ہو ہر روز عمر دولت و اقبال آرام سے خدا رکھے مسرور تجہے ہین	وکشور یہ رانی سے عنایت ہوا فرمان اللہ مہربان تو ہے سب ہی مہربان ہو صدقے سے پیمبر کے یوہین پوری ارمان دولت کی ترقی کا خدا نے کیا سامان آرام ہمارے سے ہر ایک پاتا ہی انسان

افضال الٰہی سے دلیر جنگ بہادر
فرمان کو سنکر رہین سب تابع فرمان

کہہ سے سلام کو سب دل اور سے پیر وجوان	۱۳۰۵	جرا مدی ہین بر آمد دلیر جنگ باشان

تاثیر تیرے نام کی جس تیغ مین بھین	واللہ جوہر ظفر اُسی تیغ مین نہان

اہل کمال کی جو زبان ہی دلیر جنگ
تاثیر اُس زبان کی کس تیغ مین نہین

بول بسم اللہ مین ایک ایک قدم پڑھتا ہون	نظر بد کے لئے صل علی پڑھتا ہون
چشم بد سے تجھے اللہ بچا کر رکھے	دشمنون سے یہہ سخن بولتا ہون لڑتا ہون
دور دل پر سے بدی کردو رہو نیکی پر	ہر کسی سے ہی ایسی بات یہ مین اڑتا ہون
گلشن دہر مین جز یاد الہی کے نکہہ	جب دہن کھولتا ہون پھول سخن جھڑتا ہون

ورد ہر دم یہہ دلیر جنگ کا ہی سُنئے ثنا
نظر بد کے لئے صل علی پڑھتا ہون

شاہ کمال اولیا اکمل ہین	پیر سارے تجھے ہین صاحب دل ہین
کرو ہردم دلیر جنگ کے مدد	مطلب یہہ آپ سے مفصل ہین
دولت اور عمر کو زیادہ کرو	عرض کرتی سے حق کے شاغل ہین
دشمنون کو ہمارے زیر کرو	جو تمہارے سے آج غافل ہین

نت دلیر جنگ کے لگ یہ سدا
پیر کامل خدا کے دامن مین

سا بچے ہو شاہ کمال ہو دیوان ہو تئین
کشف و کرامت آپکی کیا مین بیان کرون
واقف نواب کے ہو سدا دل کے راز سے
سب مین کمال نیکی ہی دیوانیے مشہور ہو
اللہ نبی کے بعد تمہارا ہی آسرا

سب اولیا کے دفتر دیوان ہو تئین
نواب کے ہمیشہ نگہبان ہو تئین
عارف ہو اور صاحب عرفان ہو تئین
کامل ہو اور باسر و سامان ہو تئین
مشہور بحشہر کے نگہبان ہو تئین

ظاہر مین ہین اوسکے مہربان دلیر جنگ
باطن مین بادشاہ کے مہربان ہو تئین

انگشتری ملی ہی مجھے نام پنجتن
کندہ ہوا ہی اوسکے مصفا نگین پر
حل ہو یہ نام پاک سیے دو جگ کے مشکلات
شمرن یہ پانچ نامو کی جو کوئی کیا کرے

ہر آفتون بلا ستی کریے کتین جتن
پیغمبر و علی فاطمہ اور حسن حسین
اللہ کے برگزیدہ ہین مقبول پانچ تن
دونو جہان مین اوسکو خدا دیگا امن

لولاک سے خبر ہوئی معلوم اسطرح	سر سبز ان سے سارا خدائی کا ہے چمن
جسکا گذر ہی عرش برین لامکان تک	دربار مین خدا کے یہہ ہین شمع انجمن
شافی ہمارے حشر مین پیغمبر خدا	ہر وقت ہی زبان پہ دلیر جنگ کے سخن

ردیف الواو

نام خدا ہی نام نبی کی ثمرن مت ہے غافل ہو	بہولو مت اس بات کو ہرگز مرد خدا گر عاقل ہو
اپنے عمل کے سوا نہ ساتھی ہوگا کوی بھی اے سجا	چہوڑ صحبت غیر کی دل سے حکم خدا کے واصل ہو
خویش و اقارب دنیا کے ہین عقبیٰ کا کچہ کام نہ کر	کام مین ایسے شاغل رہئے نیکی جسمین حاصل ہو
مین تو کہہ گراہی دنیا مین اسمین نہین ہی راہ نجات	رہ پر اپنی سیدہے چلئے وحدت کے گھر شاغل ہو
دنیا تو دو روزہ ہی یہہ دین کا توشہ جلد کرو	دل کو اپنے ادہر تو پہیر وانت مین تا کامل ہو
کعبہ و بتخانہ ہے دیر خانہ ہے خلوت خانے مین	دنگر دلکا طلوع ہوے ہر صورت کچہ نا حایل ہو

اس سے ہین کچہ بات بھلی ہے دلیر جنگ ہے خوب سخن
نام خدا اور نام نبی پر دل سے ہر دم مایل ہو

بے نماز لیے بہتر ہے مجکو	جسمین دو جگ کی خیر ہی مجکو

انزل الله فاولئك هم الكافرون

عبد حق ہون نبی کی امت ہون	باغ طاعت مین سیر ہی مجکو
راہ دین پر ہدایت حق سے	دل سے چلنے کی سیر ہی مجکو
ساجد مسجد خدائی ہون	نفرت رو سے دیر ہی مجکو

شکر حق ہی کہ راہ حق پر ہون
ہون دلیر اب ہی خیر ہی مجکو

دیوے نہ جو زکوٰۃ کہ صاحب نصاب ہو	روز حشر مین اسکو مقرر عذاب ہو
ہوتا ہی مال پاک دیئے سے زکوٰۃ کے	اس جسم و دل سے روح سے یون ہی حساب ہو
ہر خواب خور کے جسکو نہو کچھ تمیز کچھ	صورت مین ہی بشر وہ لیکن دواب ہو
انسان کی ذات مجمعۂ دو نو جہان ہی	عادت جو کر کیا وہی اسکو نقاب ہو

دیجیے زکوٰۃ مال کی یا تن کی دلیر جنگ
ہی گرچہ تو خدا کی طرف سے ثواب ہو

وصل کی شب کھلا جو گل شبو	اب تلک گھر مین ہی وہی خوشبو
سبز پوشاک اور سفیدی پر	خندۂ برگ گل قیامت خو

ایک نے جسکو مار دیا ایک قتل
بیکار اسی نے نہ قطع اعضا کیا اور
وہ اسی قاضی ہر ایک کے سریا دیت آنکھی
مسئلہ دیت ضرب عمین سو اونٹ
حجیب ہیا سالہ اور حجیب دو سالہ اور
حجیب ہ سالہ اور حجیب یک یک وچار
سالہ اور خطا مین جیب یک سالہ اور جیب
نر اور جیب یک سالہ اور ہ سالہ اور جیب
دو سالہ اور جیب سے سالہ اور جیب
دو سالہ اور دیت سونا دینار
چہار سالہ اسکو دیت مین ایک ہزار
اور دون کھاے نقد مین اور قتل کا کفارہ
دینار یا دس ہزار درم اور قتل ہی والا اتلا
بندہ آزاد کرنا اگر لا قت ہی والا
روزے ساٹھ یے در پے رکھنا قاتل
عاقلہ دیت دینے والے کو کہتے ہین

نرگسی چشم سے کرن نور کے	آنگ پو ندیے گئی میری اُمیو
سینے ہستے کرم سے ہو گلہار	لیٹے سیج پر کھا خوش ہو
ہے نو دانہ لپٹ کے لپٹ گیا	بستر نور پر لیٹے مہ کو
گردن و پا کے زلف اور خال ل	ہوے زنجیر قید وصل کے دو

عنبرین عرق و صندلین برسے
روز و شب مین دلبر چین کرد

اب طاق مین اس یار کے سر کو جھکا جو ہو سو ہو	پر دیکھو غیرت کے اب دیکھے اُٹھا جو ہو سو ہو
خوف و خطر سے راہ کے ڈرتا ہی کیون ہو صفت	مردی پکڑ رہبر کو لے رہ پر تو آ جو ہو سو ہو
منہ کو ادہر پھر ادہر آتا ہی کیون نہ بین	پروانہ سا جا شمع پر پر کو جلا جو ہو سو ہو
خاک پر پروانہ ہول تین سے پھر جب جلے	روشن کہین ہو تب مکان اب جل تو جا جو ہو سو ہو

مین تو کے اس جھگڑے مین پڑا چھے پر بکا درد دکھ
دلبر دلبر ہے کون ہے ہو مکر جا جو ہو سو ہو

مخدوم دین و دنیا بندہ نواز تم ہو	سب اولیا کے صف مین گیسو دراز تم ہو

اور وہ اہل دیوان نہین اگر قاتل اپنی
بیگانہ ہی والا عاقلہ قاتل کے اقربا ہونگے
مسئلہ اگر کسی نے عورت حاملہ
کو مارا اور بچہ اسکے پیٹ مین مر گیا
عشر یعنی نصف عشر دیت کا لازم
ہوگا اور جو لڑکی بچے ساتھ مان ہی
مر گئی تب دیت مع عشرہ لازم ہی
اثبات اسکا بہت مین ہو دیکھ
یہان بیان کئے واقف ہونگے واسطے
اسکے جو کوئی قتل ہوجاوے اسکو بچوا نہین
دیکھ لے واللہ اعلم مسئلہ اگر
کسی کے سوار کا چارپایہ کسیکو پامال
کرے یا ٹھوکر مارے یا قدم یا کاٹ کھائے
ہلاک کرے سوار ضامن ہے اور اگر
لات مارے یا دم مارے سبب ہلاک کی

ہو گئی اور مقتول کے ولی پر قسم
قسم کھاوے کہ اہل محلہ پر دیت واجب
اور نام قاتل کو جانتے ہیں اگر
بالغ ہوں قسم ہی کہ ہمنے نہیں مارا
علوم نہیں کہ کس نے اور ہونے کہ قاتل و
مرا ہوا پایا اور زخمی ہے اور مارا ہوا تولا
مسئلہ اگر کسی کو ایک محلہ میں
ہی کہ ظاہرا البتہ ضامن ہو نگا واللہ اعلم
ضامن نہیں اور اگر مرکب واسطے

مخدوم دین دنیا تاریخ تجھہ ولی کی ہے		واصل خدا کے حق سیتے نت سرفراز تم ہو

۱۹۸

مقصد دلیر جنگ کا بر لاؤ حق سیتے کہکر
سب ولیکے مطلبوں کے دانندہ راز تم ہو

خواجہ معین الدین چشتی بیڑا میرا پار کرو		چشتی چشتی اہل بہشتی بیڑا میرا پار کرو
مشکل میری گھڑی گھڑی کی کردو آسان یک لمحہ میں		دو نو جہان کے تم ہو شتی بیڑا میرا پار کرو

لطف و کرم کی کیجیے نظر تم انکا خادم ہے دلیر
درد کی ہی مجھہ دہار مین کشتی بیڑا میرا پار کرو

رئیس ہو نہ کا بھاگا ہی دیکھہ تھو تھو تھو		جو لوٹ مال و اسباب پیک تھو تھو تھو
جہان کرتے ہیں نفرین اُسکی اینک		تو بھول اُسپنے گیا اپنی بہیک تھو تھو تھو
یہہ تین تھومیں نکلتے ہیں بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳		بہگوڑا یا جی راوبی نام دیکھہ تھو تھو تھو

نہ نام صبح کو لیے تو زبان سیے آ دلیر
ہزار تھو ہو وے اُسپر کیا اتین تھو تھو تھو

نادیو بکاز کوۃ جو مالک نصاب ہو		شور و نشور اُسکا مقرر حساب ہو

ہیں واللہ اعلم حاکم کو لازم ہی
کہ ہر ایک مقدمہ میں مطابق حکم
کتاب کے عدل کرے تاکہ خلق اللہ
کو موجب راحت و آرام کا ہووے
پس اس لیے علما کہتے ہیں عدل
یعنی برابر رکھنا ہے درمیان

مثل غالب
دو فریق کے جو ایک ...
ہر ایک کو موافق اُنکے
... ہر ایک کو اور ہر ایک
نگاہ رکھنی ہیں ہر طالب
... جاری ... اہل
... ہیں ... اُنکے ... مانند
اصل میں جہاد اور لشکر ہاں انہوں
... امرا و وسرے ... اہل
... ہیں و ... ہیں ... ہیں
انتظام ... وزرا اور ... ہین ... ہیں
انہوں مانند ہوا ... باز کان اور ... فرزند ہو
... مانند ... ہیں ... ہیں ... وشمال کا
اہل معاملہ ... زراعت ... تو ... نب وکلان انکا
... اسطرح ... علیہ ... ایک ... دو ... ہو
... سے رہ ... اور ... ہی ... ہو ... اور ان
... فتق ...
پادشاہ

چاردون مین ہے ایکطرف مزاج
بادشاہ دیکھے تا شدید زیادہ و بیوپی تعد
التجا ہی بہت ویرانی ہے اور صلاح
و نہار امور ہے اور سکا منقطع ہوا
دی قطعہ ہمی ارزاق شبہ
بات پہنچیں ارین و دریافتہ یقین
پہ چون بیس از خدمتین در نجود
پہنچا خبر وارب روہین بہ سرکی
کہا کہ او ونشان پایین درست
کہا کہ او ونشین اور دوسرے
بجا ہے دو نشین سے تعلیم ہین
فضیلت عدل کے بہیجی ہو
حکایت انجام سلاطین عادل کی
تعریف مین ہین ایک روایت
چنانچہ روایت ہے کہ مجلس مین
علما سے امون خلیفہ کے

حکم خدا رسول کو جسنے اٹھا دیا	سو اسکو سب عذابون سے بہتر عذاب ہو
خمس و زکات جسنے دلا دو اور دے	بہتر اس سے بولو کون سا کار ثواب ہو
اعمال کا خدا و پیمبر کے روبرو	کیا وہی سے بیجا ہے سوال و جواب ہو
دشمن خدا کا اس سے زیادہ کوئی ہے کیا	اللہ سے بخیل کا اسکو خطاب ہو
محشر انھین کے واسطے حق نے کیا ہو	سر پر اسی کے جلتا ہوا آفتاب ہو
دیوے اگر زکات تو ہرگز ضرر نہو	دنیا کا گر لاکھ طرح انقلاب ہو

کچھ نہین کیا ہی تو نے سخاوت دلیر جنگ
عابد پرہیزگار ہو اور فیض یاب ہو

شہر شاہجہان پور مین حاکم نے کئے قاضی دو	ایک ہی وہام مین دو مغز سے ہین راضی دو
یک قضایہ مین دو شامل ہو چکا دین قضیہ	سرخرو ہوین تو دو ہوین و دیا ماضی دو

حکم پر تیسے دلیر جنگ کے دو نو مامور ہ
یہی نادر ہے کہ یک شہر مین ہین قاضی دو

ہو گئی نعمت عظمےٰ سے جو سیری مجھکو	ایک بوسہ تیرا سونے کا نوالہ مجھکو

روایت کیا گیا کہ خصوص بادشاہ عادل کے
قبر مین بام ریزیدہ اور جسد نہین ہوتے
اور اجزا اسکے انہون کے مطلقاً گلتے
نہین مامون فرمایا کہ ہیں بیسی مین صدق
ہین حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیشک نہین اور اکثر لوگون نے زبانی
سے سنا ہون نوشیروان عادل کی

ولادت فی زمان الملک العادل النوشیروان
مبارک سے فرماتے ہین اما
بادشاہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زبان
نہین ہوا چنانچہ حضرت رسالت
بادشاہ عادل اسی زمانے مین پیدا
عدل تھا اور اسی برابر دوسرا کوئی
ایسی بین پاس نہتی بلغ او منظم

بعض زمانے مین بادشاہ عادل کے
عہد مین تولد ہوا ہون کس ماہون خلیفہ
واسطے امتحان دیکھنے کو نوشیروان
عادل کے لانے کتنی کروا نے
بتوت وقت تمام اون کے طرف
روانہ ہوا وہان پہنچکر فرمایا دخمہ نوشیروان
کا کھولو تب سلطان کے کھولتے ہی نظر آیا
کہ لاش تازہ خاک پر سوتا ہی
جیسا کہ کوئی خواب مین ہی اور نہین
دیکھیو بعضی ہاتھ مین نہین ہر ایک پر
پند علیحدہ لکھا ہوا تھا پند اول یہ ہی
کہ دوست سے مروت کر اور دشمن
سے مدارا دویم کام بغیر مشورت خود نہ کیجے
تنگر سیوم رعایت ہمیشہ رعیت پر
کیا کر دوسرے یعقوب سے ہی کہ ایک

شب کو سینہ پہ میرے سینہ کو رکھ کر بولی		اب تو دل ٹھنڈا ہوا ملنے سے تیرے مجھکو

خوش بجوش رکھتا ہی اللہ دیوے دلبر جنگ کنگنین
عید کا چاند ہی رجب کا منہ مجھکو

گل کی شب کو کھلا تھا گل شبو		کی معطر فضا یے گلشن کو
تھا گلے یار موتیا کا ہار		اب تلک گھر مین اسکی ہی خوشبو
گل کے بو کی ہی چوطرف مہکار		سب معطر ہی ہر مکان دیکھو
گل نرگس سے چشم ہی اسکے		عطر مین ہی وہ غرق ہر سر مو
جب وہ دلبر گلے کا ہار رہا		مین بھی اسکو لپیٹ لیا خوش ہو
موگرا اور چنبیلی سوسن نے		عید بیان کی گلاب سے منہ دہو
گلبدن اپ عید سی سال ۰۰		فرش گل پر مدام مل کر سو
دیجے محفل سدا گل و گلزار		ادین غلمان نت تماشہ کو

پہول اور عطر مین دلبر جنگ نے
ساتھ گلرو کیے اوز چین کرو

سر ایکطرف سر ایک اونچیہ
تھتی ہی امون سر کہتی تھین
سکھے تھے سر معطر مین
سکھہ لو اور تاکس تین بجانب
سر دو منقول ہے کہ ایک مجانب
ایک شخص مرتا اوس نے سے تھا اجازت
سر کی طلب کیا اور مین بہت سے شاہ عادل کی
عجب فاصیت بی یہ ہی خاک ہر بعد مرنے کے خوش نہین
بادشاہ عادل سے سعادت نہین سمجھا
سر تھا اس سلطان عادل سعادت بیلا ادم
مین اسکو اشکی عجب ابن خزانہ ندو سے رانگو
مہ پایا انت سکو بہت سے سپند کیا اور فرمایا
زیب مین وصا یا ہی کہ ایکی مین شعور ہی
عدل و صد بلیغ بہمہ نو بست کنند
در دنیا بست خوبی عجب بست کنند
اندرین

سجدہ کیا ہوں عشق مین سر کو رکھا جو ہو سو ہو
شرم سے اس گناہ کے آنسو بہا جو ہو سو ہو

بندگی کچھہ کی نہین ریش سیاہ سفید ہوی
اب خدا کا خوف کر پیچھے ہوا جو ہو سو ہو

بندہ کرے نا بندگی تب تو عبث ہی زندگی
بندے کی شرم و حیا تو ہی بجا جو ہو سو ہو

عاصی و بیرنگ ہی مجھکو گنہ سے شرم ہے
شافی میرے رسول خدا بخشین خطا جو ہو سو ہو

ساقی تیرے نا آئے ساتھ خویش و برادر اور پسر
نیکی بدی ہمرہ تیرے وقت تھا جو ہو سو ہو

راہِ خدا مین نا دیا اسراف بیجا مین کیا
مصرف ہوا کھتے ہے توبہ کیا جو ہو سو ہو

حق دار کا حق نا دیا تو حق کتین نا حق کیا
حق بات سمجھہ ہی تلخ تر مین کہہ دیا جو ہو سو ہو

لہو لعب مین بیٹھہ کر نا حق عمر کو کہو دیا
ہوشیار لا طاعت بجا آگے ہوا جو ہو سو ہو

کرنا سعی بے فایدہ ہر سال مین ہر ماہ مین
اب وہ سفر کر جس مین ہو حج ادا جو ہو سو ہو

یا پنچوان فرض کر ادا بندہ ہے بیتین قرض مین
روزہ نماز و حج زکوات کلمہ ادا جو ہو سو ہو

دولت کیا حاصل ہوا انصاف حق کچھہ نا کیا
اب بہی سمجھہ رستہ بکر انصاف کا جو ہو سو ہو

ہمت کر ہر یک سے سرکشی خالق کے ساتھ مخلوق سب
لے خاصیت تو خاک کی خاصہ تیرا جو ہو سو ہو

بولا نہین تو سانچہ کچھہ ہر دم وظیفہ ہو تیرا جو
اب وقت آیا سانچہ کا ثابت ہوا جو ہو سو ہو

نقل

لکھا دیکھے ہیں کہتے ہین کہ ایک شخص احوال اپنا کسی بزرگ کی ... منام ... ہین فرمایا ...

عالم کو راحت پہنچنے حق نے کیا تجھکو امیر
راحت رسانی مین تو اب کچھ رنج اٹھا جو ہو سو ہو

خوان برا خوان پوش برا اندر برا دائیر
افسوس اُسپر ہے بس برا جہوتا برا جو ہو سو ہو

دوستون کے ساتھہ جو کرتا ہو مردم بد سلوک
مین کیا کرون تقدیر کا ایسا لکھا جو ہو سو ہو

دوست اور دشمن کا کچھہ عرفان تجھکو نا رہے
خصلت یہہ بد کو میر اب تو نے چھوڑا جو ہو سو ہو

جسکے سمجھہ مین یہہ سخن ہووے جو بولا ہے دلیر
پاوے وہ بیشک ہر طرح راہ خدا جو ہو سو ہو

خوشی سے غیرون کے نہ پہچانا کاوے تو
یہہ کیا غضب ہے میان ہمسے رخ پھیرا دے تو

ہی روز و شب تیرے نالے کی گریہ و زاری
جو موج آنسو کے ہر چشم سے بہا دے تو

اب وقت خواب کا ہی جا نکل میرے بہا نے سے
بجانا کانا تیرا ایک طرف لیجا دے تو

نمک تو کھاتا ہی خالق کا اُسکا کانا کا
عجب ہے خلق کا ہر روز گانا گاوے تو

نبھانا وعدہ جانا کا سخت تری گام
اگرچہ ہر گھڑی ہر لحظہ آوے جاوے تو

دلیر جنگ تو وہ اپنے بات پر محکم
جو وعدہ اپنے خداوند کا نبھاوے تو

ردیف الہا

واہ کیا آپ کی تصویر ہی سبحان اللہ
سورۂ یوسفی تفسیر ہی سبحان اللہ

خال و خط نقطہ و مد زلف کنار رخ کے
مصحف نور ہہ تحریر ہی سبحان اللہ

ہیں یہ اس صنعت ندرت سے نہ دیکھی تصویر
دست قدرت کی یہہ تاثیر ہی سبحان اللہ

نقش دیوار ہوا دیکھہ مصور صورت
حسن میں کیا بت کشمیر ہی سبحان اللہ

نافۂ مشک ختن شانہ سے یون کھلتا تھا
گیسوئے لف گرہ گیر ہی سبحان اللہ

باتون باتون ہی مین دل چھین لیا یون کی نین
یادکم سن مین یہہ تدبیر ہی سبحان اللہ

خون مین غلطان ہین دیکھہ کے ہستا ہو لا
واہ کیا کشتۂ شمشیر ہی سبحان اللہ

یعنے آدم کتین سجدہ ملایک نے کیئے
حضرت انسان کی یہہ توقیر ہی سبحان اللہ

یہہ غزل دیکھہ کہے ہند و دکھن کے شعرا
کیا ولیر یہہ تیرے تقریر ہی سبحان اللہ

ناخن صبح سے جب کھل گئی غنچے کی گرہ
دستۂ گل یہ پڑی دست بہار کی گرہ

گل بچارے کو نہ آرام ملا شاخ پہ کچہ
خیر گیا دار پہ گردن پہ نے تا گے کی گرہ

حکایت

تھا وہی خوب کہ وہ قابل تکلیف تھا — قید میں سخت ہی یہ رنج اٹھانے کی گرہ

خدمت شاہ اگر غیب میں ہو آسان ہے — ہی یہ مشکل کہ رہے ہو سبل تیغ کی گرہ

پر حضوری کے برابر نہیں شرف دلیر

کنج پنہاں ہی یہ تکلیف خزانے کی گرہ

ہو گیا گلزار ابراہیم پر آتش کدہ — بن گیا نمرود پر عشرت قصر آتشکدہ

ابتدا سے انتہا تک ہے سفر انسان کو — دیکھتے چلیے کہ ہے زیر جبہ آتشکدہ

چال پر اپنی نہ نازاں ہو رہو آئی ہر — بارگاہ بے نیازی کا ہی در آتشکدہ

ہمنے دیکھا ہی یہاں پر کر تجسس عقل سے — ہی مجبر رہبر کے ہر رہ کا گذر آتشکدہ

ئیے وہی ظلمت ہی جسمیں چشمۂ آب حیات

ہی دلیر اسیر چلیے جو پیے خضر آتشکدہ

کون ہی تو بھی کہاں کا اور کہاں کا گلہ — یا کسی کافر کا یا مومن سے اپنا گلہ

ہم نہیں سنتے اچگو کمی تو اپنی وصف کی — کس لیئے چلاتے ہی کھولے دہن کرتا گلہ

ہو گیئے صیاد کے پھاندے میں قیدی عندلیب — بے وفائی سے گیئے گل کی کہیں یک جا گلہ

تیشۂ فرہاد سے فرہاد ہی مارا پڑا
رو برو اُسکے کہیں شیرین سے کچھ ہو گلہ

شکوہ و غیبت شکایت عیب چینی ہی حرام
دوستانہ گر کبھی ہو رو برو بر جا گلہ

مالک اِس تخت گاہ کا ہی اللہ
ہو السوار لول بسم اللہ

مستجب کر دعائے خلق اللہ
بطفیل رسول صلی اللہ

ایسے فکر و نسے بھر رکھا غلہ
سب رئیسون پہ غالب ہی اللہ

فکر سے اپنے کسینے پار ہوا
جند تنا شد نیض فضل اللہ

تیغ ہی جسکی اُسکی رنگ ولیر
تاج ہے سر پہ تیرے ظل اللہ

سرخ رنگ سے گل لالہ
کفر سے دل پہ داغ ہی کالہ

ہوا شاید کسی سے نافرمان
جب تو ہر سال سے تہ و بالہ

نرگسی چشم موند کر اپنے
گل چمن مین او گل نشا نقو الہ

شکر اس سال مین خدائے ولیر

اجار میں لکھا ہی سکی ... ہی بہشت میں ... یہہ ہی دیکھو ... ہی خوشنودی ... اور ہیولین ... جو کہ دنیا میں آدم سے ہوتے ہیں [illegible]

اور ان ہر دو برادر ... لطف ... دکھلات ... [illegible]

اور جہان ہو جنت نہ جاتی ... ہی الکس ... اور آخرت میں ... ہی فضول ... [illegible]

دو ورگھہ اور عدو کتین تمالہ

نور چشمی کی مبارک ہو تمہیں بسم اللہ	دیجیے رخصت شادی تو ہمیں بسم اللہ
جیسے دولھن سے سنا سورۂ اقرأ ہمنے	ہم دولہ سے نکح خوانی سنیں بسم اللہ
آرزو دلکی ہماری ہے یہی دیکھہ تو لین	جلوہ گر دولہ و دولھن تو رہین بسم اللہ
روز و شب درگہ سبحان سے یہہ کرتے ہین دعا	رسم ہین شادی کے سب اکے ہمین بسم اللہ
قطب دین شیر فکن خان بہادر جمشید	تمکو داماد مبارک ہو کہین بسم اللہ

لوگ شاہور کے خوش ہو کے یہہ کہتے ہین دلیر
چلی شادی کو تو سب ہم ہی چلین بسم اللہ

طعام کھانا ہے بول بسم اللہ	اختتام اسکا ہو بے شکر اللہ
ہیگا آداب طعام اکل حلال ﷲ	لقمہ مہمان کے سات ہو للہ
اول آخر مین ہے نمک چکنا	یہہ ہی ہے سنت رسول اللہ ﷺ
حشر کے روز اسکی پرسش ہی	پوچھیگا یہہ حساب سب اللہ
سات مہمان کے اگر کہاوین	ہو اوہ نذر راہ عند اللہ

عظمی ... وفضیلت ... سعید ... [illegible]

... [illegible] ... واسے ... روا ... مثنوی [illegible]

تین انگلیان کو چہوڑ کر کہاوے | جیسا کہاتے تہے وہ حبیب اللہ

پر جو مہمان کی برکت سے | جان لے اسکو تو نے فضل اللہ

سات مہمان کے جسنے کہاویگا | اسکا آداب یہہ رکہا اللہ

تہوڑا تہوڑا وہ کہانا لے کہاوے | ایسا کہاتے تہے شاہ بیت اللہ

کیونکہ شرماکے نا اتہے مہمان | بہوکا رہئے یہ نا معاذ اللہ

میہمان کو کہلا پلا خوش کر | دنیا رخصت اسے سبحان اللہ

اور وہ کہائے ملک ہہین اٹہنا | خود کیے ہہین رسول صلی اللہ

چہوڑ کر اسکو ہات نا دہونا | وہ بہی جہٹ شرم سے اٹہے واللہ

ہہین یہہ آداب سیار مہمان کے | خوش ہے یہہ بات بہت اللہ

یہی کام آویگا بروز حشر | جو کے دیوے دلاوے گا للہ

دنیا سب مین دلیر جنک ہے خوب
ہوسکے جو برائے عند اللہ

حصہ ازلی سے جسکا تہا توشہ | ہوئی دولہن یہہ وہ ہوا نوشہ

حق سلامت رکھے صدا ہمکو
ہوش میں لاوے حق نے آنکھے تین
پرورش انکی حق کو ہی منظور
شادیون کی مدد کیا اللہ

ہی سیدے سبے یہ پردہ و گوشہ
سارا کنبہ ہی انکا بے ہوشہ
ان سبے رہنا نہین فراموشہ
عاقبت کا درست ہو توشہ

نام ہر جا دلیر جنگ کا گیا
واہ بولا ہر یک بصد جوشہ

گاتے گاتے پڑا کلام اللہ شہ
محمد خان کا پسر ہوا لایق

یون مدد کر دیے رسول اللہ
واہ صد آفرین سبحان اللہ

واجبین اس نماز و قران کے
ہو دلیر جنگ کیتن مدد اللہ

ای نجومی تیرے قسمت کے ستارے کو دیکھ
ماہ نو دیکھ سا ہر جب شدبانے لگا
زحل مشتری ہو جا کے قران السعدین

بھول جا قرعہ کو قدرت کے انتارے کو دیکھ
یون اجالا کیا اللہ نے اندہارے کو دیکھ
موجزن یون ہوے دریا کے کنارے کو دیکھ

کونسی جا ہے انجم کا مد ہہا ہی جگہت
طالع خورشید کے مطلع کے نظارہ کو دیکھ

یوہین ہو جاتا ہے قسمت کی دلیر سے دلیر
برج کو دیکھ نہ ہرگز کوی تاریکو دیکھ

چال تو اونسی مت چل ہالم تہو کر کہا کر گر یگا دیکھ
سا تھ رستہ جو تمارہرن عمل تیرا ہی رفیق تا تھ
آج کی کل پر مت رکھ ہرگز کرنا ہی سو کر لے آج
کہا کسو کا جو کوی مانے اوسکا بیڑا انت پار ہے

سا ئیں ملا تو رستہ سیدہا منزل سے پہر گا دیکھ
نیکی بدی کی راہداری ہی توشہ سخاوت کا دیکھ
خالی ہو گا سخن ہمارا کیا جو کچھ سو پہر یگا دیکھ
بہول خودی پر جو کوی آوے ڈوبے سو تا پیر سے نگا دیکھ

دلیر جنگ کی مانے نصیحت آدمی اسکو کہتے ہیں
حاصل ہو گا کام وہی بس عمل جو کچھ تو کریگا دیکھ

حق کی پرستش کر لے مخفی مت جا کعبہ بتخانہ
خدا جو پوچھو اسمین ہی نہ اسمین خالی ہر دو مین
دل جو ہی سو خدا کا گہر ہی ڈہو نڈنہ ہرگز ہر جا
دریا کا نہ صفر کر داور خشکی سے ناکام رہو

یار نہو جب ساقی اپنا کیا گنجی وہ میخانہ
مسجد دیول دو نو سمجہو صاف ہی دلکا بہلانہ
چہوڑ تو کیون آباد شہر کو دیکہتا ہے جا ویرانہ
پاس خدا کو رکہہ کر اپنے کا ہیکو بہٹکا نا جانہ

کلون مین شاہ و صحرا مین دریا مین نخشکی مین
کون ہرنا مین اور کون خدا ہی سن صحیح کو دو اور

حاکم جو ہی اِس نگری کا دل کی نگری مین ہی تھانہ
اُسکے سیوا کچھ اور نہین ہی اُسکی حقیقت کو یار

دلیر جنگ یہہ بھی سیدھی نیارا خو کرو دقت یہ اُسے
اُسے مین جو دو دو کہ سمجھے ہم اُسکا ہی دانہ

ازل سی ہووے جدا ہی تو کیا کریے واللہ
حباب ہین غرق بہوت بحرِ دنیا مین
کہا خدا نے ہی قرانہین کل شی فان
ہزارون فانی ہوے ہین یہہ دار فانی مین

جو ستعار حیاتی رہے رہے واللہ
فنا کی کشتی ہی گرداب مین بہے واللہ
بقا ہی ذات تیری اور سب مرے واللہ
جو یہہ سرا مین قدم اپنا آ دہرا واللہ

دلیر جنگ بہادر یہہ نکتہ فرمایے
رجوع خدا کے طرف ہو عمر سرے واللہ

در بہشت پہ لکہا ہی اللہ لا الہ الا اللہ
جسکی پیشانی پہ کلمہ آتش دوزخ اسکے حرام
شان مین اُنکے کہا ہی حق لولاک کا مشہور بات

کلمہ طیب ورد زبان کر محمد الرسول اللہ
پنت و پناہ ہوا اُسکے پیمبر پاک محمد صلی اللہ
وہ خدا کے خاص نبی ہین شاہد اُنکا ہی اللہ

[illegible]

نور جد اکبر انبیا خدا نے بھشت کے در بدیکا — دیکھ فرشتے اسکو پکارے صل علی و صل علی

دلبر جنگ کے ورد زبان ہی ہر لحظہ شام و سحر
اللھم صل علی محمد و آلِ محمد

یکمادری برادر اولادھی واللہ — یے مادسو ہمادھی ہمادھی واللہ
ان دو مین تو یک ماں کا فقط فرق ہے جانو — ایجاد یہہ ایجاد یہہ ایجاد ہی واللہ
یوں دادا تو آدم ہیں او یک دادی ہی حوا — یہہ مادری یہہ مادری یہہ مادری ہی واللہ
یک باپ ہو یک ما ہو تو کیا خوب ہی جوڑا — دو ماں ہو تو برباد ہی برباد ہی واللہ
جس بات میں تو بات نہو کہات او بولے — کیا کہات ہی کیا کہات ہی کیا کہات ہی واللہ
حق نے تجھے دیا نہیں یکمادری برادر — ارمان ہی ارمان ہی ارمان ہی واللہ

ردیف — جو کچھ کہ دلبر جنگ بہادر نے ہیں فرمائے
ارشاد ہی ارشاد ہی ارشاد ہی واللہ — الیاء

دور کر درد میرا یا شافی — نذر تیری کیا ہوں میں خاصی
ہوئی تعمیر مسجد کاسی — ایسے کاموں ہیکا تو راضی

ابیات

[illegible]

[illegible]

رحمۃ اللہ لکھا جاتا تھا ھذا النسخ صحیح
ادر نسخ میں یہ بھی اور پیشانی پر
وہاں اب موسی کی روز قیامت میں
خبر دیا اور موسی علیہ السلام کہتی
پہن جاتا تق ہمیا توریت میں
میں آیا ہی کہ نسخ میں بھوٹ میں
داغ ریخ ہیں اور حدیث شریف تو
اٹھانا ضمن دو ستون میں دیکھی

بطفیل رسول کے عافی		میں گنہگار بہت ہوں عاصی
صاحب حوض کوثر الساقی		بارہ سو سن تہتر ہجری

میں دلبر ابن خیر ہوں عاصی
استجب کر دعا تو یا کافی

پر مہر خدا ضبط سے ہر منہ پہ لگا ہی		ہر شیشہ اگرچہ یہاں مے سے بھرا ہی
ہر گل بصیرت سے جو کھلوں ہوا ہی		ہر دیدہ نہ ہو قابل دیدار صنم یہاں
انوار سے رخسار کے محروم رہی		جو دل کہ رہے بیچ میں اس زلف کے تکیہ
تعمیر کے ہونے ہی نمودار فنا ہی		بلبل نہ ہو بلہار تو گنے سے کلی کے
دروازۂ دیدار تو یہ بند کھلا ہی		اس ہستی موہوم کے پردے کو اٹھا دے
یک لمس نور چہرہ سے کوہ طور جلا ہی		نازاں نہ بصیرت پر ہو اشہی تو زعم میں

گو آب ہی آئینہ نہیں موج سے خالی
طوفان تعین کو دلبر اسی کے جلا ہی

طرح طرح کے ملے جب آفریق مجھے		کرم سے اپنے دے اپنے طریق مجھے

نسخ کے قرآن شریف میں ہی نسخ
لکھتی فاسق کہتی ہی اُن جاے
کہم فاسق بنا ہے کسی فعل ازدہ
کا بھی اگر کوئی از دیگر
اور دفعہ تو بیاتین ایسا کیا

[illegible]

[illegible]

ہر اک بیخ سے پھیرے ہیں نوشابۂ فلک
قیطاب سا کئے اپنے رنگ رفیق مجھے

دُرون نہ مارسے ہر چند بنہ ہو نکلے
لسان شعلۂ آتش کئے عریق مجھے

صدف ساجر میں تشنہ ہو کھو اُٹھا نکلا
پلا کے قطرہ نیسان گئے غریق مجھے

دلیر فکر سے ستہ رہون کتا دبذکر
نہیں ہے پہ ملے اب جیسے شفیق مجھے

جو ہری جو ہر شمشیر کو کیا جانے ہے
ہر مصور تیری تصویر کو کیا جانے ہی

حاملِ طبلۂ در ہو نہیں گم گوہر ہیں
ہر معانی تیری تحریر کو کیا جانے ہی

جانتا رمز کے سنتے ہی تریجا و یکا
جو بجانے تیری تعطیر کو کیا جانے ہی

چشم حسن نکتۂ خط و خال نقطہ دیکھے ہی
جو ہی معنی تفسیر کو کیا جانے ہی

حنیف خورشید منور ہی حسد سے خفاش
انگ موندے رہی تنویر کو کیا جانے ہی

زیب مسند ہی صنم تسکھیا در وارے
یا بریدہ جو ہو تحضیر کو کیا جانے ہی

فرعہ و انبیق بھی ہی اگ ہی اشیا ہی دلیر
جبلو حکمت نہ تقطیر کو کیا جانے ہی

فرح میں تلا بعد کئی دن ... [illegible]

[illegible]

مت انکھو کر بحر مین یا بر مین کون ہی
یا خاک مین خاشاک مین یا زر مین کون ہی

اولا ہین آدم کے سبہی خاک کے پتلے
پھر اُمتی و غوث و پیمبر مین کون ہی

یک آب سے سیراب ہی یہہ باغ نقش
سمجھے ہی بیخ و شاخ مین گل بر مین کون ہی

گر فرق مراتب نہو زندیق ہو بیشک
یہہ اثر یقین ہی موثر مین کون ہی

ہر ذرہ آینہ ہی اُسی شمع رُوے نما
دیکھیے ماہ و اختر و گوہر مین کون ہی

پر یون نہو کہ تن مین ہو تشاج شجر غیرہ
بہتر مین عکس یار ہی بدتر مین کون ہی

تا نفس خود گرم کرے زشت و بھلے کو
پھر اُن سے الگ ہو کہ مظہر مین کون ہی

گر عینیت و غیریت حق کو تحقیق
منظور نظر کیجیے ہر ہر مین ہی

ہی شاہد و مشہود مین کچھ رمز در نہان
کہہ کل جاے اہی دیکھیے اُس پر مین کون ہی

دن پیر کے نیاز ہی پیران پیر کی
تندور کے مقام مین ایسی نظر کی

کھانے سے اِس طعام کے حسنات ہی بہت
کل اُسمین ہی نجات صغیر و کبیر کی

مجھکو امید حضرت روشن ضمیر کی
درگاہ مین سنبھالا ہو پیران پیر کی

بیت — نہین ہو سکتا دخول [illegible] ہی دور ہو
آ زیک الحاد [illegible] عجز بخود زنجل [illegible] تم و
سا نوین آ ذرہ [illegible] ہمین اعلم ہمت اور سعفا ہین
آ اہدت ہ عالی ہمت اور سعفا [illegible]
محبت ز ہین [illegible] لازم ہی دونون ہمت اور [illegible]
بخیل ہے [illegible] ہین ہمت ہی [illegible] بخیل ہی کہ
بہین رکھتا کسی کو [illegible] دیتا ہی کسی
مال ہے لیے [illegible] ہی اور ہمت
وہی ہی کہ نہ آپ کہاتا ہی نہ دوسرے کو
کہلاتا ہی اور سعفا وہی ہی [illegible]
نہ دوسرے کو کہلاو اور [illegible]

شعر کے حکایت [illegible]
[illegible]

[illegible]

ھی خاک پاے غوث کے نعلین کا دلیر
دستار خاص مجھکو ملی دستگیر کی

حوض کوثر کے بانٹنے والے
جنکے دلمین محبت انکی نہو
بولے حضرت علی نے جس دلمین
اسکو محشر مین حوض کوثر سے

شاہ ساقی علی ولی ہونگے
بوند پانی نہ اُسکو اُسسے ملے
الوقت تو بکر نہو پہلے
مین نہ دیونگا بوند پانی کے

الغوث چار یار دل مین دلیر
رکھئے اسطرح ایک ایک سے پہلے

نذر اللہ کے نام کی گشتی
آج روز جمعہ نیت خاص
بیکس و بیوطن غریب و فقیر
کیون نہ پاویگا مقصد دل کو
درد کے موج سے نکلنے کو

مقتدا ہے امام کی گشتی
کھاتے ہین متھے طعام کی گشتی
سبکو کھیا اذن عام کی گشتی
پیشوا ہین معین الدین چشتی
یا علی تیرے نام کی گشتی

مثنوی

[illegible]

[illegible]

کار دنیا یہ مت بہروسا کر	تیرے تئین ہی رسول کی پشتی

بحر افکار مین کہڑا ہی دلیر
پار کر اس غلام کی کشتی

مشکل کشا دست مین تیرے کشادہی دکہ درد دور کر کے مجہے تندرستی دے	پل پل کی خیر ہو وے میری یہہ مراد ہی اور بخش دے گناہون کو ہر دم یہ یاد ہی

بندہ دلیر خاک ہون امت رسول کا
نعلین سے رسول کے دل میرا شاد ہی

بیٹہے بیٹہے تو دن بہہ جاتا ہی شکر اسکا تو کیا کرون مین نے بندگی مین تیرے قصور نہو عمر گہٹنے کی دب بجے گہریال	رشتہ عمر کا ستہ ہوتا ہی پانی شربت مجہے پلاتا ہی دل برائی سے نت ڈرتا ہی حشر کا مجہکو خوف آتا ہی

اے دلیر تو نہ کچہ فکر بہشت
ساقی تیرا تجہے پلاتا ہی

[illegible]

[illegible]

اللہ کی عنایت سے یہ شوکت ہے ہماری	خیمے ہیں استادہ ہو یہ دروازہ اگھاڑی
اُس کی بلندی پہ اگر ہے تو فلک ہے	ہاں تب تو نکلتی ہے عماری پہ سواری
اک پہر میں گوئیے جو سوا لاکھ اڑایا	نانا نے پر اُس کی تیاری نہ بگاڑی
سن ہو تو یہ نور ہے اب نور خدا سے	ہے دین محمد کی دین داری پہ تیاری

ہے یہ وہی دروازہ دلیران الوالخیر
نواب مجید خان نے جس کی تیاری

شب معراج کی برکت سے مبارک شادی	ہو پیمبر کی ہدایت سے مبارک شادی
آئی ہے میری ہر وقت یہی سرور سے	خان عبدالروف کی شوکت سے مبارک شادی
سہرا یہاں باپ و دادا کے ہیں باندھے سہرا	ہو وہ مجید ملک و دولت سے مبارک شادی
سر پہ سایہ ہو مجید دونوں کے رسول اللہ کا	اولیا سب کی کرامت سے مبارک شادی ؛

آلی اولاد ہے دیکھا دے دلیر جنگ کو خدا
آل احمد کی ہو حرمت سے مبارک شادی

سبھی اچھے ہیں پر یہی کون برے	سہرا یہ پہنے سے رکھے خدا نے پیر سے

بے نیاز خدا کے بہاتا نہیں
خود پسندی نہیں ہی حق کو پسند
لون کہاتا ہی روز و شب جسکا
مدہ کہین کوئی جہاں نمیں تہا
کرتو دنیا مین بندگی حق کی
یاد کر کرکے اپنے عملون کو
عمر کو یار تو غنیمت جان

مین اور تو کے توڑ دے جہگڑے
اچہے اچہے ہوئے خودی سے برے
طالب زیست شکر اسکا کرے
جب بشاہد ہین ہٹ پاؤن تیرے
فایدہ نین ہی جبکہ عمر بسر ہے
رات دن خشمون سے لگا دیے
قدر شے شے کے بعد ہی رہے

مخلص اسکی کیون نہووے دلیر
دیکہے سجدہ مین سر جدا دے

تاریخ دسوین کو ہی شہادت حسین کی
راضی ہو جبر رضا شہادت قبول کی
کہا زخم تن پہ نہ صد و نود بہ امام
مجروح ہو اسقدر تن تنہا تو فقط طہیر

اظہر ہی مومنون پہ لیاقت حسین کی
اللہ کو پسند ہی اطاعت حسین کی
جرأت آدا کی دیکہو شجاعت حسین کی
روز جمعہ کو شکر امامت حسین کی

[illegible]

طفلی سے ورد تھا کہ فدا ہوں برادر پر	مولود سے مدام یہی عادت حسین کی
پیغمبر خدا کا نواسا ہی اسعد	جاری ہی تا بحشر کرامت حسین کی

عشرہ پہ آگئے دی ہی شفا تجھکو ای دلیر
کیا غیب سے ہوئی ہی عنایت حسین کی

روٹ سوا من کا ہی نیاز علی	فیض سے جنکے کل بلا ہی ٹلی
میرے مشکل کو حل کر مولا	آپکو پہنچا قرب لم یزلی
آپ ساقی ہیں حوض کوثر کے	میں تو کہتا ہوں تمسے ای لی
بغض جسنے رکھے صحابوں سے	ہی وہ کمبخت گمرہ ازلی
آپکی شان ہی لا فتا الا	فوج میں میرے ذوالفقار علی

ہی دلیر جنگ کی فوج کو برکت
نام سے تیرے یا علی ولی

ایک درم سود کو جو مرتا ہی	مال سے اپنے زیادہ کرتا ہی
سود خور کے گہر کا لقمہ حرام	حکم حق سے نہیں وہ ڈرتا ہی

[illegible]

[illegible]

غرض یہ بدتر ہی ہے جاندات	جگ کی جیر گین روز چڑہتا ہی
کافرون کو جنت ہی دنیا	دکہہ یہہ سب آخرت مین ہی
قرض حسنہ ادا اور یہہ دونا	نہین اس فعل سے گذرتا ہی

شروع پر ہین دلیر جنگ تمامتر
مدد اللہ جب تو کرتا ہی

کم تول ماپ سے ہی گرانی اناج کی	بارش سے ہی نمود نشانی اناج کی
کم زاید اسکا پاس خدا کے حساب ہی	پوشیدہ کچہہ رکہا نہین بانی اناج کی
میزان پاس اپنے رکہا ہی خدا کریم	ظاہر ہی سب یہ رمز نہانی اناج کی
پرسش کیا ہی حشر کے دن تول ماپ کی	خالق کیے مین باندہے گناہ جا اناج کی
اوزان جسکے ہاتہ مین ہو وہ نہینک رہے	مت سر پہ لیوے بوجہ گرانی اناج کی
بدلہ کریگا خالق اکبر بروز حشر	بہتر نہین وزن مین چورانی اناج کی
لازم ہی جسکے ہات ترازو ہو سانچ کی	یہہ معصیت ہی جان پہ آنی اناج کی
مسئلے ہین اسکے طول بیان ہر کتاب مین	آخر گلے مین بوجہ اٹہانی اناج کی

نہ محل مدح ہے اب نہ مجھ کو یارا ہے
ادب سے عرض ہے قبول کر لیا
یا الہی دعا ہو میری قبول
بہکیکا جو سنجوں کو
ادب سے عرض ہے دیکہین بروز جزا
قرب آل محمدی مین جا پایا
اور جو دیکہے یہ نظم ہی عام
بس کیا میں ایسی ختم کلام
تمام شد
بتاریخ ۲۲ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری

تمام اس کتاب کی ہوئی تاریخ رجب کی
تمام ہوئی تاریخ ۱۹ ماہ رجب المرجب
ختم ہوئی اور بعد اسکے
سن جو ہے ۱۳۰۶ ہجری اور ہزار
بعد اسکے جو چہاپا
نقل اسکا ہوا
ہمارا کتاب بیان کی

سکتیں نہ مال و نہ اولاد ہو

نہ بیٹی کی سکی سی پر دادی

خمرہ و ہیبت تو شغل او سے نظر

یہہ بوہیں سکہ ہیں ان او داد ای

شکر حق کا ہے ولیکن اگ ہو

دولت اور نیست ہی اور اولاد ہی

غزل

اپنے وزن پہ جو بیچے کیا زر و لیر جگ
یہہ کیفیت ہی یا زیادنی اناج کی

صدقہ گناہ اور خطا کو مٹاتا ہی
صدقہ اٹھاتا ہے بلا کو دیے اسطرح تھا
صدقہ تمام عمر کا ہے رد بلا کرے
ہاتے تو اسکا نام زبان پر تو صبحدم

اور آتش غضب کو وہ ٹھنڈا کرا دیتی ہی
پانی سے جیسے آگ کو جلدی بجھاتی ہی
ہر ایک فقیر رنز یہہ سبکو سناتی ہی
نہ آپ کھا دیے اور نہ کسیکو کھلاتی ہی

اس بات کو تو یاد رکھو دل میں اے دلیر
جو کوئی کرے بخیلی سزا اپنی پاتی ہی

گھر کی آبادی سو وہ اولاد ہی
حق کہا ہے باقیات صالحات
گھر بھرا رہتا ہی سب اولاد سے
جسکے تین بیٹے نہو اس شخص کی
جسکے گھر میں بیٹ بھرا اولاد ہو

لاولد کی زیست بے بنیاد ہی
وہ سخن لب پر ہر ایک کے یاد ہی
ہوتا بچوں سے بہت دل شاد ہی
روز و شب اللہ سے فریاد ہی
لوگ کہتے اسکا گھر آباد ہی

پن دلبران نیم بون ...
پیر ہیبا دشمن کو دیکھ غلطانی

غزل

کیا خوب ہے فضیلت ... در در ... تیرنگی
...

اے بلند خدا ہیں سب ... توصیف کی
... نبی پر آل نبی ... خدا سے

الحفظ جب دین سے تو دبر کی انکہ ہے

غزل

مدار دیکھن کا نظر یان ہے
تمام جابر نہایت اان ہے
نقش سے جب یہ بو بلی کی جسم فرد
شاہ اسکا تو سب دو دندان ہے
صبح ہو وین لال وین سبز برگ
پہریک ہے سب کی عجایب شان ہے
اسکی حقیقت کو ذرا دیکھو بغور
ایک چیز دیکھیں عشق کا میدان ہے
آپکا سینہ ذات کا سامان ہے

	مصرعہ دلیر جنگ بہادر نے جو کہی طاقت نہ جسمین قافیہ کی اور ردیف کی	

مدت سے ہیں دربان میرے شیر شاہ ولی	دیوڑ ہے نگہبان میرے شیر شاہ ولی
آفت جو بلا ہووے سو سونپا ہوں انہیں کو	ہر درد کے درمان ہیں شیر شاہ ولی
چھوٹوں سے بڑوں تک ہیں سبھی حفظ میں انکے	ہو مشکلیں آسان میرے شیر شاہ ولی
لیتے ہوئے دروازے پہ مردان خدا ہیں	اللہ کی ہیں شان میرے شیر شاہ ولی

	کرنے کو ادا ورد دلیر جنگ کے ہر دم موجود ہیں ہر آن میرے شیر شاہ ولی	

معشوق کی جو آنکھ یہ لیموں کی پھانک ہے	رنگ ہے سونا اسکا عجب رس کی انکھ ہے
تیر مژہ سے مارتی ہر ایک کو جان سے	کیا ناز اور ادا میں بہر جہانک تانک ہے
صورت کو اسکی دیکھکے سب بولتے ہیں واہ	چہرے پہ خوش الف سے نمایان دو ناک ہے
جو دیکھتا ہے اسکو سو کرتا ہے الامان	دو ابرو اسقدر گویا عریان بانک ہے

	معلوم کرلیے ہیں یہ الفت دلیر جنگ	

غزل

گو ہے گالون پہ یہ زلف سیاہ ناگن پہلے
ہی بغاوت سے نظر آتی بھاگن بنکر

[illegible]

غزل

[illegible]

ہو مین غفلت مین جو کچھ سمجھتا ہی
سمجھ سمجھ کے سب ساتھ آتا ہی
سو ہی آتا نہین ساتھ آتا ہی جہان اوندر
فقط اعمال کے ساتھ جاتا ہی
سو دن کا کیا ... بیچ مین ہی
اب ... کام ... آتا ہی
نعمت ... خدا کو سب ناہی

سمجھ ... دو دو بھی
رنج اپنی ... سمجھتا ہی
روز شب ... نہین
صبح ... اپنی ... سوا
دو جہان مین ... تھا ہی
جو عمل ... ون ...

چہرہ ہی آفتاب سا اور زلف ہے سیاہ	رنگت نہ اُسکے روبرو لیل و نہار کی

تحقیق ہی یہہ ہے کہ سخن سب دلیر جنگ
دریافت اُسکو سب نے بہت بار بار کی

خالی آتا ہے خالی جاتا ہی	سب قرابت جہان کا ناتا ہی
نیک نامی ہو یا کہ بدنامی	جو ہو عقبیٰ مین ساتھ آتا ہی
لکھ کے اعمال روز نیکی بدی	وہ فرشتہ تجھے جتاتا ہی
ہی یہہ دو دن کی زندگی جگ مین	عیش مین پڑ کے کیون بھلاتا ہی
جو کریگا سو آپ پاویگا	آخر اپنی سزا کو پاتا ہی
آنکھ بد ہو وہ یہ پر خبر ہو وہی	سب کیا نیک مزہ نپاتا ہی
زن و فرزند کوئی نہ آوے ساتھ	کون کسکا کہان کا ناتا ہی
ساتھ کسکے کوئی نہین آتا	خود ہی جب گور مین سماتا ہی
جز خدا و رسول کے کوئی	اُس جگہ کون آ چھوڑاتا ہی
چاہے بخشے وہ چاہے نا بخشے	وہ رہین اُسی خدا ہی کا جو آتا ہی

غزل

رحم دل کی تو بات وہ کم کرتی ہی
حیا کی بات تو درمیان شرم کرتی ہی
جو گفتگو مین وہ ہی جلال پیش آو
مزاج سختی سے پھر کے گرم کرتی ہی
جو بات کرنا سو بہتر سنبھال کر کرنا
غضب کی بات تو پھر دل مین رحم کرتی ہی
درہ تو جو کسی کو نزدیک کہ کھاتی ہی
ہم جو ہو کہ تو بات درہم کرتی ہی
وہ رنگ جمادری کی کیفیت بیجھی
جو تانی بات پہ شب بھر برہم کرتی ہی

غزل

وہ جو کھانا ہی مین تیرا ظلم اٹھانے والے
قوالیہ کے طعام کو کھلانے والے
جو تو آتا ہی بہشت سے رو دو بھی تو نہ آئی
دیکھے اوسکا مزہ جو کوستانے والے

غزل اور انصاف اور دانندگی
سب بن سے مشہور تیری دلبری
جب دیا اللہ دولت مندگی
مرد تقوی حق تعالیٰ اگر پسند
شاہ مرد دکھ سے سخن کی زندگی
محبت میں عمر اپنی گذار
کر دن و فرزند سے گندگی
یہ ہمہ نالہ و روزہ عیان ہے

حق تعالیٰ کیا مودی ہے تمہارا ہمکو	کھانے والے ہو تم اور ہم ہیں کھلانے والے
اس سبب ہیں ہوں دشمن کو بغل میں پالا	کر بدی میری ہے دکھ درد کو پانے والے

یہہ دلیر جنگ بہادر کا ہے مصرعہ خاصہ
سب کہتیں ہیں کہ غزل زور سنانے والے

نقاشی میں قدرت کے جو تصویر ہے نیاری	اللہ کی ہر یک بات میں تدبیر ہے نیاری
در پردہ رکھا اسنے ہی تاثیر کو اک	یہہ جان لو ہر یک کی تقدیر ہے نیاری
جو بات ہے دریافت بغیر کچھ نہیں کرنا	اس واسطے ہر لفظ کی تاثیر ہی نیاری
اسباب ہے عیاں سارا یہہ تو لوح و قلم کا	کرتا وہ ہر یک شئے فلک پر ہے نیاری

کہتے ہیں دلیر جنگ بہادر کے سخن کو
کرتے جو سخن ہر کوئی پر اُنکی تقریر ہے نیاری

زندگی تک حق کی کرلے بندگی	نا کرے تو ہووے گی شرمندگی
آج پر مت بھول نا کر یاد حق	کر درست جو بات ہو آیندگی
جلد توشہ کر بقا کی راہ کا	جو حیات ہے نام سو تابندگی

غزل
تا بنا ٹوپی کی اڑ گئی تو بی بی
ٹوپی والے نے کی چھ سرکو بی بی
حکم رانی ہوئی ہے رانی کی بی بی
سرکو بانٹی پہ کچھ بھی بی بی
سرباجی ہو خار سولی ہے
سر ارانی ہو تاج مجھو بی بی

ن و ہوش و سیون نہ نیند و شان
سخن ہے وہ بی بی
جب ہے جب
سون و تقوی ہے دلیر جنگ بہادر
جس کی
غزل
حسن پیکا عیش و بادان ہیں
عشق ہے کلام و کلاج بن ہے
[illegible]

کھا نمک تو بنمک حلالی کر
اسے سمجھ حرف لا ناشکل ہے
سبع نیک ناشکل ہے

غزل

ہوشیار ہو ہنگام وقت صبح و صادق
غفلت میں تیری رات بیتی
اب جو تجھکو ہوئے شعور
تکلیف یہ ہے دن بے دن

کھانے میں اسکے اور نہایت ہے فایدہ	تحلیل کرتا طعام کو ہر یک آن ہے
شاہوں کے پاس بات تو مشہور ہے یہی	بیڑے یہ پانچ پان کے قربان جایئے

جانو دلیر جنگ بہادر یہ بات کو
زینت ہے محفلوں کی یہ زیب لسان ہے

تاریخ آج گیارویں دن کل میں آئے	سن مرثیہ حسین کا حسنات پایئے
ہے درد و غم الم یہ امام حسین کا	ماتم میں آن شہید کے آنسو بہایئے

نعلین کا ہوں گرد امام حسین کا
اسے دلیر جنگ شفا خاص پایئے

نمک اول تو کھانا مشکل ہے	کھائے پر پھر پچانا مشکل ہے
خلق کو سب زمین کرتا ہضم	مگر اسکو ہضم ہو پانا مشکل ہے
دل جو بد ہے تو بہوت کر کھلے	شرط اسکی نبھانا مشکل ہے
جو نمک کھا نمک حرامی کرے	اسکے تئیں منہہ دکھانا مشکل ہے
کھا نمک کر ادا نہ حق نمک	رو برو حق کے جانا مشکل ہے

غزل

جو از نفی نبھا لا نوبت ہمیں زندہ دلی
تماشہ ہستی و نفی کے دیکھ گلشن کا
گلوں میں ڈھونڈ چلا لا نوبت ہمیں زندہ دلی
جو از نفی و نفی کئیں سنبھالا ہوا
نفیروں رباع تو بجا نوبت ہمیں زندہ دلی
خدا کا دوست طریقت کی راہ
ہزاروں میں تو میں دیکھا نوبت ہمیں زندہ دلی
ابی کو صرد توکل ہی ہو تیرے سے
دلیر جنگ بہادر کو تن دعا کرتا ہے
ہمیشہ نوبت ہمیں زندہ دلی

غزل

یاد اگر دل کو ہو تو اس دل کو
ابے کہ ہر روز داد دو فریاد

اگر تو امید شفاعت اُس جناب پاک رکھ
ای دلیر مجھکو حمایت بس ہیں محمد مصطفےٰ

غزل

فضل احمد سے مبارک ہو تجھ آزادی تجھی
نعمت عز اور دولت کی آزادی تجھی
ہووے گا باو خدا تا صد و سی سال
گوہر تو بالون میں جواہر کی آزادی تجھی
جب تا قسمت ہو بلند اس کو خدا دیتا ہے
ساعت نیک کے ہات آئی کہ آزادی تجھی
لعل و الماس فرش میں قریب ہوئی ہے
بادشاہوں کے جہاں آزادی میں آزادی تجھی
ہی دلیر جنگ تو بہت دولہ سہاگن ہیں
حق مبارک کرے تا عمر آزادی تجھی

یہہ تمنا ہے میری ہمیشہ ہر دم
دمبدم درگاہ اعلیٰ میں یہہ کرتا ہوں عرض
لاکھ میں چاہا تو چاہا سو کرنا تو جب

جستجو مجھکو نہ یا رب قد شمشاد کی دے
عقلمندی کی ترقی میری اولاد کو دے
یوں محبت نہ کسیکو ستم ایجاد کی دے

آرزو جب یہہ دلیر جنگ کے دلمین یا رب
جو ہدایت سے خدایا تیرے ارشاد کی دے

غزل

اختر اوج رسالت ہیں محمد مصطفےٰ
نیر برج ہدایت ہیں محمد مصطفےٰ
باعث ایجاد عالم صاحب عالی مقام
شافع یوم قیامت ہیں محمد مصطفےٰ
اور جب حضرت ہیں چون امام انبیا
خاتم مہر نبوت ہیں محمد مصطفےٰ
جنکے ذات پاک سے قایم ہیہ عرش و سما
موجب آرام و راحت ہیں محمد مصطفےٰ
سید جن و بشر مفخر نا شق قمر
مخزن جود و کرامت ہیں محمد مصطفےٰ
عالم علم لدنی کاشف اسرار حق
کاشف اسرار وحدت ہیں محمد مصطفےٰ
ہے جمال نور افزا سے مجلی بدر فلک
شمع ایوان جلالت ہیں محمد مصطفےٰ
بس ہے جانبکے شفاعت انبیاء و الکرام
صاحب تاج شفاعت ہیں محمد مصطفےٰ

دیا ان کو کلک نے کس کی خبر خوب صحن کی
سنبل کی شاخ سے ہوئی زلف کا نافہ ختن کی
ہے رنگ سے سمن پاک نرم بدن کی
ہے نیر سے نمود ہے کس کے سخن کی
دو نیم کی آنکھ بہار چمن کی
سب انشا میں نزہت ہے عرفات سمن کی
وقت سے دو بات سے ہواے شبنم کی
چمن شہ ادب کے نو بہار بہار کی
صورت ہیہ دو نو صاف زیب انشا انداز کی
دیگر دلیر جنگ فرد ہو حق رحیم کی
کسی کی غزل بنا سے بین کا صوات کی

غزل

صندل ... آج حضرت شہ قادری
عروس کے درمیان کی دو دل سے آج کی
کشف

غزل

کشف و کرامات آپکی میں کیا بیان کروں	باطن میں جیسے آپکی ہیں ویسے ظاہری
بازار عرس میں ہے ہر یک جنس کی خرید	لیکن نشہ کی چیز سے یہ عرس ہے بری

الله سے عرض کرکے کرو دشمنوں کو دور
ہردم دلیر جنگ کے مددپر رہو یا پیر قادری

رتبہ بہت بلند ہی کو تجہ کا یار کے	یہ طور ہوگئے ہیں دل بیقرار کے
لالہ کے طرح سے تہہ و بالا ہی ہو گیا	قصے بیان کروں کیا دل داغدار کے
خوش ہو کے عندلیب چمن میں کہا پکار	آخر خزان ہوئی ہے دن آئے بہار کے
ہرگز نہ ہو لو وقت خدا نے کیا ہے خوب	اس سال میں نمود ہیں سیر و شکار کے

یہ ہی دلیر جنگ بیتاب کی گفتگو ہے
جاؤ نہ اسے پیری کبھو باتوں پہ یار کے

میں ڈھونڈتا ہوں تجہکو تیرا نام جہاں ہے	اے خاطر دل شاد تیرا ٹھکان کہاں ہے
ہیں او اس سے تو ہم سے جدا کب ہے وہ دلبر	دل خانہ الله ہے عیان راز بیان ہے
ہرشئی میں نمودار ہی قدرت تو خدا کی	جو نقطہ خودی کا سو یہاں ہے نہ وہاں ہے

غزل

اثر ای بخشی بہت سی
اور مدد کو میرے یہن مولی علی
بچپن پاک کی برکت سے
تو بلاتی سو مری آج ہی
خوب جانو دلیر جنگ دل کے
یہ غزل دشمنون کے دل پہ سلی

الفاق سے کر دو بات بہلی
قرب پنجتن موت شاہ کال و لی

غزل

انسان کو پرکھتے ہین جون سونا کسوتی
دوام دیکھے اللہ دلیر جنگ کیتن شاد
آخر نہ سہے انہن لوگون کو اسی بیعرتی
انکی بہت جو کرتے ہین ہر یکدم ہی جا کر

معلوم ہوا اس سے کہ اسوقت مین اب تو	بنہا ہے الگ اسکو بدلوا کے کسوٹی
اس بن نہین ایک لحظہ بہی کچھ بہی مین مرتکو	دیکھا نہین اسبات مین آزما کے کسوٹی

ہر وقت دلیر جنگ بہادر کا یہی فرمان
دلبر کو بلایا نہین بے آکے کسوٹی

داد خواہی کیے زخم کو مرہم انصاف ہے	یہہ جو ہے مصرع حدیث آئینہ کے روی صاف ہے
حاکمون کو ہے بہت دریا سخاوت اسکے روز و شب	جرم پر تعذیر ہے بے جرم کیتن معاف ہے
گفتگو پر یہہ سب معلوم ہوتا ہی انہین	راست ہے مذکور جو اور کیفیت الا جواب ہے

یاوری قسمت کی جب ہو تے دلیر
چشمۂ شیرین کیے سب معمور کس اطراف ہے

انسان کو بس دیکھا سونگر کسوٹی	سانچی جو ہوی سانچی ہے اور کہوٹی سو کہوٹی
ہر آدمی بن آدمی بن ہو تو وہ انسان	اقبال بڑا دیتی ہے دنیا مین ہمیشہ ہوئی
دنیا تو گذرتی ہی ہر یک طور سے دو دن	ہے دیبان مین ہر یک جو بتا ہو موئی
عزت کیتن چھوڑ کیے جاتے ہین طمع پر	ہر طور سے کہا تے ہین جیسا دال کے روٹی

رباعی

سب حمد و کو زیبک دنی و معبود نبی
ہر لمحہ نیا شیمون سے ہوی یا ہی نبی
ہر بون ہوا او سکی سے آزاد اب
خوش ہو یہ بین دلیر جنگ اب

رباعی

ذی عون بس کے انشین مین تو خط مند طور
اولاد ہو عونہ جو بادی ایک قضیہ کا لیے سنگ
سب یار اوس کین اسکو دلیر جنگ بس جنگ
مہر کے ہو بے یار دو بین نیت جو علی حیدر
دیار رب کا تمہا دی
ہوی بن کی اس سین یاروی
اس جلیہ دلیر جنگ مین آبادی
نشان و جہت لکھا یقین اولاد
۱۲۷۵ دو دن و ل رب و دی

جو کر دیکھا میں زمانہ ... [illegible]

[illegible] سے تو [illegible]

غزل

[illegible]

دنیا جھوٹی جھوٹ کہنا ساتھ خدا کو ہے بھاری
بانچ کے دیکھو کتاب بوتی جھوٹ جھو ساتھ [illegible]
جھوٹا سودا دنیا کا ہے ساتھ سودا اللہ کا
ساتھ کو ہر گز آنچ نہیں ہے چلے نہ جل میں [illegible]

ساتھ سے اتنگ زمین و آسمان اور [illegible] تمہاری
کبھو تے کھڑے ہیں کھینے خود [illegible] ناری
دیکھ کے اسکی خریدی ساتھ کا گھر ہے [illegible]
اسکو جتن کر رکھ لیے جی میں [illegible] حقیقت ہے [illegible]

جو کر جانے سمجھ بوجھ اسکو جھوٹا ساتھ قول و قرار
نواب دلیر جنگ خدا کی رہ کا سودا نہایت بیہاری

گھر کا دیپ صفا ہے تو آنگن بیچ
لازم ہے سمجھ کر تو چلے
بات میں بات اور باتیں گھات

جسکو پیو چاہے وہ سہاگن ہے
دولت اور حشمت ناک ناگن ہے
مانے تو گھر نمانے تو بن ہے

کہا دلیر جنگ کا کبھو نہو وے جھوٹ
مزاج دلوی ہو جسمین وہ آدمی بن ہے

نت دلیر جنگ کا بول بالا ہے
چرخ میں آگئے عدو سارے

منہ جو دشمنوں کا لا ہے
چرخ یوں انکو کھینچ ڈالا ہے

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

غزل

[illegible]

تمام کہا ہے اس طرح سب خواص و عوام
دی نہ دیگون مین باقی نشان اوغانی
مہمان و اسطے دیجان ہج ہوئے تین
تو نظام کہر مین کہین اردنان اوغانی
دیر فلک کا تصدق تمام کہا ہے تین
شہ بہار شرح دیتق او دیہان اوغانی

غزل

عاشقی کرنا سخت آفت ہے
عشق کی راہ مین مصیبت ہے
ناگ ناگن ہے عشق اور الفت
دیکھ نہ سمجو کہ اس مین راحت ہے
جو سخن عاشقون سے نکلا ہے
سودا او اعجاز ہے کرامت ہے
عشق کے روپ کے آفتین مشکل ہے

گلشن دہر مین ہر وقت بیان کرتے ہیں
رات دن دل مین تماشا ہی ہماری ہر دم

نگہ عقلی کرین ہستی کا چمن دیکھ چکے
دیکھنا جل کے عرب خوب دکہن دیکھ چکے

کعبہ اور دیر سیتی کب اسکو دلی خیک ہے غرض
دلمین جو اپنے گروجی کے چرن دیکھ چکے

نیہ مان لگا کے کرے بھجن تو رام سنیتی ہے کام مجھے
ستگر سنگت سنگ ہے موہ تو موم سا کرے دلکو
اشنا مسکر جامت کا سچی بیان گلے کی بے زنار
کرنہار کے کرت تہہ سیتی دیو اساری ہی برباد
تیکا لگا نا بہیکا کی نا تدر نمک کی کیا حاجت

لوجا کر بندت مر گئے رام سنیتی ہے کام مجھے
بھگت گرو کی کرے شیوا رام سنیتی ہے کام مجھے
رام کہا کر کھین ترے رہو رام سنیتی ہے کام مجھے
نرنجہار کا نت کر لوجا رام سنیتی ہے کام مجھے
جسکا کہوا نا اسکا کا نا رام سنیتی ہے کام مجھے

گرو محمد کے چرن کی خاک سے مین ہوں دلی خیک
بیڑا بیڑا پار لگاوین رب سنیتی ہے کام مجھے

کھلایئے لوگون کو نواب نان اوغانی
نیاز شاہ شرف بو علی قلندر کے

خصوص اہل ولایت کا جان اوغانی
رکھے ہین بہر کے زبس دود و خوان اوغانی

[illegible]

[illegible]

تحقیق ہے یہ کہ جیسی ہوئی نہیں سخن کرامت قدرت ہے تجھکو جن

کافر ہو جو چاہے سو کرے سب کی تجھ سے ہے نجات

سب تیری ہی توفیق ہے ہمیں بتایا ہے تجھ سے

تو ہی بخشے خدا ہے تجھ سے ہی ہو رجوع تیرا دل

انہیں سے تیرے دل میں تیری تعظیم ہی

او نگاہ جب مسیح نے جنت سے ہوں تو نہ | ایسی مزار اپنے فلک سید بھیجے گی ہا

سن لے دلیر جنگ کے نصایح کو ای عزیز

دستار عزا تبہ سے مت جیسیر بھیجے گی

جان سے بھکی جہاں ساری بندگی حق کو ہے یاری | اللہ ایک محمد برحق جسکی شفاعت بہتے ناری

خدا نبا پیغمبر کو پیشتیاں بین ات کے | یاد نبی سے مت ہو غافل اسکی حقیقت ہے نیاری

سر عالم نام انہو کا دو نو جہان کیا مالک ہیں | جان لے برحق جنت تک ہے انہیں سر پہ سرداری

دنیا بکی پانچ دن کی پنچ وقت کی نماز کرا ہیز | حکم انہسکے چلنا لازم ہے ہیچ نعل حق کو پیاری

اون شفاعت عطا دیا ہے حق نے محمد پیارے کو | سارے کہینگے نفسی نفسی انکو امت کی غمخواری

خطا وار ہے بندہ دیکھو ازل سے بابا آدم کے | حکم عدول کر کھائے گیہ گندم بھی شیطان سبکو بھاری

طفیل سے اس حضرت کے اللہ نے بخشے تجھکو دلیر

سوائے انکے شفاعت کے تیری نہیں ہے چھٹکاری

اقبال پہ ڈال ہات نہ تقدیر بھیجے گی | کاغذ کی لکھی ہوئی تیری تصویر بھیجے گی

دفتر تو خدا پاس ہے سب نیکی بدی کا | جیسی کو تو اعمال کیے مت جیسیر بھیجے گی

غزل

دل میرا باغ ... عاشق ...

نا ... عدو ... سب ... زینت ...

... صدوس ... یاں ...

... بہبو ... ہیں ...

... ہیں دل ... بیاری

اللہ دلیر جنگ بہادر ... کبھو

یارب دو دعا قبول ہو بندگی کا ...

... کو ... کرے

غزل

... دلبر ... عشق ... دو ... جہان ...

تب انکھوں سے دلیر جنگ نے کہا بات سوا لینی لینی

غزل

قدرت اللہ کی ہے ساری / ہوئی تصویر یک کی یک نیاری

ندی نالے تمام ہیں شیرین / اور سمندر تو سب مین ہے کھاری

نمک ہر شئی مین ہے ضرور رہا / سارے باتوں مین بات ہے بھاری

گر سمندر کو حق کرے شیرین / ہوتی عالم اور ادب کی ہے خواری

کوئی نہوتا کسو کا تابع دار / اور ہو جاتی سب طمع داری

کھارا میٹھا جو جفت کی اللہ / کی جمال اور جلال تیاری

دلیں اپنے دلیر جنگ سمجھو / کیا ہا سو خالق باری

جوش دریا مین جب ہو مشک ختن دیکھ چلے / خشکی مین مچھلیاں سند پانی مین ہرن دیکھ چلے

ندیاں سب کھاری ہے جیوں دریا تو ہوئی میٹھی / موج دریا سے تیر شیرین سخن دیکھ چلے

در ہو صحرا مین اگر دریا مین ہو الماس / جنسے مرجان کا صحرا مین وطن دیکھ چلے

میٹھے باتوں سے کھلاتے رہے ہم اب کو نمک / ترش روئی سے بہی ہم تیرا دہن دیکھ چلے

سیکڑوں مکر کیا تو نہیں دلبر لاتے / اب یہ دل کھنا ہی بستی کا فن دیکھ چلے

غزل

غزل

کل جو ہم یار کے آغوش لپٹ میٹ گئے — اوسہی ہو پہلو بہ پہلو سیر جھٹ پٹ گئے

ناز و غمزے ہی مین گذر ہے گئے و ناکیا تجھے — بعد چند روز کے جہاں سے جھٹ پٹ گئے

جب نہایت کیا الفت سے پری کا غلبہ — حالت عشق مین سب بھول کے ہٹ ہٹ گئے

آج کل کی نہی ہو گئے ملین سے کل — جو مکر رخ نہ کئے بات پلٹ بیٹ گئے

جوش الفت جو کیا دل سے غیر او نکا — تخت پر عشق کے یک بارجھٹ پٹ گئے

دل رجوع ہو جو گیا عشق حقیقی کے طرف — دور دل سے پر کئے بغض و کپٹ بیٹ گئے

اے دلیر جنگ بہادر ہین خدا کے راہ مین
دیکہکر سارے زمانے کو سمٹ بیٹ گئے

برکت امام حسین کے کیا ظہور ہے — کیا خوب اتفاق سے چہرہ نہ نور ہے

لازم ہے کلمہ گو کو جہین اتفاق سے — محفل امام حسین کی سبکو ضرور ہے

انکا ظہور حشر تلک ہے یہہ جان لو — جو خاک ہے سو خاک ہے جو نور نور ہے

او ذات ہے امام دو عالم کی مومنو — رتبہ جو جانتا نہین سو بے شعور ہے

نور کے زبان سے نکلا جو یہہ سخن — اس شہر کی بلا گئے شیر دور ہے

غزل

غزل

جسکو چاہے خدا دیوے بخشش
یہہ مکان خوف اور رجا کا ہے
رتبہ جو شاہ اور گدا کا ہے
یاور رکھنا جو رتبہ دین
اجمند اور انبیا کا ہے
قاعدہ جو جہان کی تخفیف
خادم ہر ایک انبیا کا ہے
بعد انکے ہین اولیا اللہ
انکے امام مصطفیٰ کا ہے
قابل بیچ جو خدا کا ہے

راہ اسلام انسکو کہتے ہین
راستہ سیدھا یہہ بقا کا ہے
جو شفاعت سے منحرف ہوئے
اسکی جانا اسکی جفا کا ہے
مصطفیٰ ہین شفیع امت کے

آدم کا گذر جان ہے اسجانہ فرشتے کا	تحقیق ہے یہہ مثلاً فردوس کے مالک سے
مشہور جو ہین باتین فرمائے دلیر جنگ نے	انسان کا رتبہ تو افضل ہے ملایک سے

مستزاد

جب عشق تیرا مسند سے دنیا کو بھلایا — انسان بناکے
پردے کو حقایق کے میرے دل سے اٹھایا — عرفان جتاکے
خود سے کیا محجوب مجھے دیدار سے اپنے — دل بہر طلب اور روشن
کیا جلوہ خدا نیکا ہر یک شئے مین سمایا — اعیان بتاکے
یون نور تیرے ذات کا سب مین نمایان — جون روح بجسم
جس سمت مین دیکھون ہون تو توہی نظر آیا — قربان اداکے
نیسان کے موسم مین سما سے سوا دریا — در صورت قطرہ
مین آب کے تئین گوہر شہوار دکھایا — یہہ شان خدا کے
قدرت کو خدائی کے نظر کرکے تو دیکھو — نواب دلیر جنگ
شاہون کو نمونہ دہ یہان اپنا بنایا — قربان جلاکے

یہہ بیان عشق اور رسالت ہے
ارشد دلیر جنگ ہے
رخ صاحب دوران کا
سخن غزل

بے عشق

غزل

مستزاد

جب عشق تیرا میرے سینے دنیا کو بھلایا	انسان بنا کے
میں شکر میں کرتا ہون کہ تو اپنا لگایا	غفلت سے جگا کے
تیار کیا ارباب عناصر کو جمع کر	صدا ایک کے ایک کر
نابود کے عالم میں کیا بود خدایا	اسرار بتا کے
تاریکی میں جب تک میں رہا بالالعزت	کس ناز و نعم سے
وا چشم ہوئے میری ہستی کا بتایا	پردے سے اٹھا کے
مدت سے تمنا تھی مجھے دید کی اوسکے	سو مجھ ہوا حاصل
جب وصل ہوا اسکا میں اپنے کھنچایا	یون اسمین سما کے
کچھ نا رہی اب کعبہ و بت خانہ سے مطلب	گھر میں ہی ملاز
سو رکھ لیا محبوب میرا جب مجھے پایا	یون دل میں چھپا کے
احوال مجھے پہنچایا میرا عشق نے اتنو	کیا بولون میں لوگو
خبر دیدئے سب بات سے ہون ہات اٹھایا	سر اپنا جھکا کے

غزل

دریافت یہہ کرادسکو دلیر جنگ نے کرنا ہے — حاسد کو نہ کیون نائب ابلیس کہینگے

مستزاد

جب عشق تیرا نیر سیے دنیا کو بہلایا	انسان نبا کے
کیا شکر کرون مین تیرا انسان بنایا	حیوان نبا کے
ہر دین تو تنہائی کیے ہے حل جے کیدم	مین ہون تیرا شیدا
افشا ہو یہہ راز ترا کسیہ خدایا	انجان نبا کے
سجدہ نکیا حکم خدا سیے ہوا مردود	ابلیس لعین نے
تا حشر تلک اسکتین آدم کو دیکہایا	شیطان نبا کے
جو خون کا قطرہ گرا آنکہون سیے ہمارے	ناچیز نہ سمجہو
اننگ ہی قطرہ ہے کہ دریا سیے نکالا	مرجان نبا کے
ہے عرض یہی تو سیے شب روز دلیر جنگ	مقبول جہان ہو
سب شعر جمع کرکے یہ یکجا ہے لکہایا	دیوان نبا کے

غزل

مسدس

راونا کو فوج کا بہانا — جسنے چاہا تہا ہند مین آنا
عقل مین وہ سمجہا تہا دانا — حکمرانی سے ہاتہ گیا تہا نا

جسکے لشکر کو بس نہین کہانا
یہہ ہی بہتر ہے تجہے نکل جانا

چہوڑ ہندوستان گیا نیپال — یا تو خوش حال تہے ہوئے بد حال
رنج مین چہوڑ بال اور گوپال — نہ رہا اُنکے پاس کچہ زر و مال

جسکے لشکر کو بس نہین کہانا
یہہ ہے بہتر تجہے نکل جانا

اصل جسکا بہگوڑا ہے باجی — فوج ہی اُسکی مل گئی پاجی
تازیے گہوڑے کی جیسی گو بانجی — وار پر جبر گیا ہے تو پاجی

جسکے لشکر کو بس نہین کہانا
یہہ ہے بہتر تجہے نکل جانا

جسپہ اللہ کی عنایت ہو — وہ سزاوار تاج و دولت ہو
کیون نہ رانی کو تخت و حشمت ہو — اُسکے دشمن کو صاف ذلت ہو

جسکے لشکر کو بس نہین کہانا
یہہ ہے بہتر تجہے نکل جانا

دوستان جسکے خلعتان طلبند — دست افسوس دشمنان لوند
ہر کسے بامراد خود برسند — رکہے رانی کو حق سدا خورسند

جسکے لشکر کو بس نہین کہانا
یہہ ہے بہتر تجہے نکل جانا

ہی وزیر جنگ تو بہت شانا — ایک نکتہ مین سکو بیجانا
جسکا اقبال ہے وہی دانا — جسکا کہانا ہے اُسکا ہے گانا

جسکے لشکر کو بس نہین کہانا
یہہ ہی بہتر ہے تجہے نکل جانا

مخمس از طبع زاد حضور

چرخ ہفتم نے دی یہہ خوش خبر — ہین کواکب جو شاد بالاتر
سو وہ گہر پر نواب کے حاضر — ہفت اقلیم کی حکومت پر

ہفت برجون کا نام ہے ظاہر

نکل خاص کا برج ہے حمل — ہر کواکب کا اُکتین ہے بل
نیک اُسکا ملیگا اُنکو پہل — از طفیل خدای عز و جل

ہی وزیر جنگ اُنکے سر کا چہتر

ہی ابو الخیر خان کا گہر جدی — ماہ افلاک زینت گدی
ہفت ہزاری ہے منصب جدی — بارہ صدی سے تیرہوین صدی

رہے آباد اس امیر کا گہر

ثور کا برج ہی ابو القاسم — انکو تعظیم سبکی ہے لازم
حق نبایا ہے انکتین سنغم — خاص وہ ہی خزانہ کا حاکم

عقل اور ہوش مین ہے بالاتر

ہے جمید خان کا خاص برج اسد — کرتے دریافت سار نیک اور بد
ہے عدالت کی انکو صاف سند — نہین او نہین ہے غیر جد و کد

صاحب حسن مالک منظر ہ

برج جوزا بنام عبد الحکیم — پشت پر انکے ہے غفور الرحیم

انکا کیا خوب ہے مزاج سلیم | ضبط میں جنکے آوے ہفت اقلیم

خوب ہوشیار ہیں ہر یک شے پر

ہیں کریم النسا جنکا شور بروج | دن بدن فوج کا ہے انکو عروج
سنہ پہ ہے حلم اور دلیں بوج | سب کواکب میں ماہ کو ہے وداع

فوج کے بیچ ہیں وہ زیبا تر

خان عبد الرؤف در میدان | صاحب عدل اور ہے وقتیان
انکے ہاں پائے یکیں سب ارمان | رسم شادی کا جلد ہو سبحان

سہرا افضل خدا سے ہو سر پر

ہیں دلیران خیر کے فرزند | فضل حق سے یہ سب ہیں خورسند
انکا ہے ایک نصیب دو چند | مالک تخت بیٹھے ہیں دلبند

رات دن سب یہ دشمنو پر

ہفت برجو نسے ہو گیا ہی حصار | سب کواکب کا انکو ہے ادبار
مالک فوج صاحب تروار | جنکے ارض و سما ہیں تابعدار

سر پہ انکے دلیر جنگ افسر

خواجگان ہفت کی مدد ہے دلیر | یعنی پانیس محل کو مت کر دیر
تو بہر تیرے ارجمند ہیں شیر | فضل حق سے تو ملک سارا گیر

جلد ایک یک محل پہ بہیج بسر

مخمس

خوش خبر یوں دیا مجھے شعبان | چلے آتے ہیں حضرت رمضان
ماہ شعبان عمامۂ رمضان | انکا جامہ تلاوت قران

لا بجا حق کی ہووے جو فرمان

در دوزخ تو اسمیں بند ہیں | و اشفاعت کے در دو چند ہیں
حق عابد بہت پسند رہیں | اور عاصی تو در د مند ہیں

در جنت کو کہولے رضوان

پاک کرتا ہے صوم گناہوں کو | اور بڑہاتا ہے عز و جاہوں کو
کہولتا مغفرت کے راہوں کو | حق ہی کرتا غنی تباہوں کو

ذکر قران میں کیا سبحان

روزہ داروں کا چہرہ ہے پر نور | اور انکی بلا ہے ساری دور
دفع اوس سے ہوا ہے فسق و فجور | ہی فلاح انکے حق کتیں منظور

وانز انس ابر ہیں سب کی زبان

از خداوند آکہ الامجب و | خانہ نواب کا رہے آباد
بی بی صاحبہ کی شاد ہو اولاد | از طفیل رسول حق رکھ یاد

فضل حق تجہ سے دلیر عیان

دیوان دلیر جنگی

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	محمدہی	محمد کہی
۲	۸	مرسل ہبت	مرسل تو بہت
۴	۷	دو ہو	دور ہو
۴	۱۰	رحم کچہ ہے	رحم کچہ فرقت ہے
۷	۹	سرکشون سرکشی	سرکشون کو سرکشی
۱۳	۱۱	آخر پایا	آخر کو پایا
۲۱	۴	آفتاب	مہتاب

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۹	چهر	چهره
۳۸	۱۰	ناوکے نوک	ناوک تیرکے نوک
۴۲	۳	لاتهي	لال تهي
۴۷	۳	کارخانه	کارخانه کا
۵٦	۸	بے بناوتین	بے تب بناوتین
۵۷	۳	انداون	اندرادن
٦٦	۱	واباد	آباد
۸	۱۰	پکیئے	لیپئے
۸۱	۱۲	اپنے لے	اپنے سے لے
۱۰۱	۱	کهنچي	کهینچیے
۱۲۲	۵	نام	تمام
۱۳۴	۷	قسم هضم	قسم کو هضم
۱۳۰	۱۱	عطالے	عطارے
۱۴۷	۱	پهوني سن	پهوتي سے سن
۱۴۸	٦	ولپه په	ولپه
۱۵۰	۷	میرالله	تیرالله
۱۵۳	۱	زین چوب	زین جهت چوب
۱٦۰	۱۱	بهنگیے	بهینگیے
۱٦۷	۹	اختمام	اختتام
۱۷۰	۱۳	صفر	سفر
۱۷۳	۸	کهینے	کهیلنے

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۷۵	۸	مین کي	مین کون کي
۱۷۹	٦	لگاوے	لگادے چهرے
۱۸۷	۱۱	کاشف	واقف
۱۸۷	۱	چهڑاوے مین	چهڑاوي
۱۹۰	۱۲	کالاهي	کاکالاهي
۱۹۱	۲۱	نابت	ثابت

غلط نامه سراج الانتظام

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۸	نمه	نغمه
۵	۲٦	توصیف انکے	توصیف مین انکے
۸	۱۸	احداد	اجداد
۹	۱۸	شرخ	شرح
۱۳	۲۷	حابطه	ضابطه
۲۰	۲	تحرورن	گرورن
۳۱	۲۸	تصبیل	تفضیل
۳۳	۲۵	بیجگا	بیگانه
۳۳	۳۰	هرگا	هرگاه
۳۷	۱۲	بکشاد	بگشاد
۳۸	۱۹	اهل	اهل شهر
۴۰	۱	بوت	نبوت
۴۰	۲۰	بهر	پهر

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
٤٦	٢٩	عرض	غرض	١٠٧	١٨	باب	بات
٤٧	٢١	کر	کز	١٠٩	١٩	بادشاه سیاوے	بادشاه
٥١	١١	واصت	وصیت	١١٥	١	جد	ج
٥٨	١٢	ورکان	وارکان	١٢٨	٢٩	اسبات	اسبا
٦٣	٢٠	تحربه	تجربه	١٢٩	٩	دغدعه	دغدغ
٦٤	٢٣	ثابت	ثابت	١٣٢	٨	طلم	ظ
٦٤	٢٨	دیکرس	دیکرش	١٣٤	٣	انبا	ابنا
٦٩	١١	فعل	فعل	١٣٤	٩	نیجه	نتیجه
٧٢	٥	زمی	دمی	١٤١	٢١	جاروں	چارو
٧٤	٢	محرات	محراب	١٤٢	١٢	چوري	چور
٧٤	١٥	نزر	نظر	١٥٠	١٠	انکا	انکا
٧٥	٢٣	مرع	مرغ	١٥٥	٢٧	رحصت	رخصت
٧٧	٣	اسني	راستي	١٥٩	٢٠	جهاو	چهار
٧٩	٩	فرما	فرمایا	١٦٢	٧	معصود	مقصو
٨٣	٤	جزم	حزم	١٦٦	١٠	آ	آنا
٨٣	٣٠	بقدر	یقدر	١٦٧	٩	نه	بر
٨٨	٢٦	روشس	روشن	١٦٨	١٦	بایه	بایه
٩٦	١٣	پوپوچها	پوچها	١٦٩	٢٧	سب	سبب
٩٦	٥	حکم	حکیم	١٧٠	٨	جالیس	جالیس
١٠٢	٢٢	مسحق	مستحق	١٧١	٢٧	ہین	ہین
١٠٤	٢٥	عیتون	زیتون	١٧٢	٥	دل بهیت	دل بهین